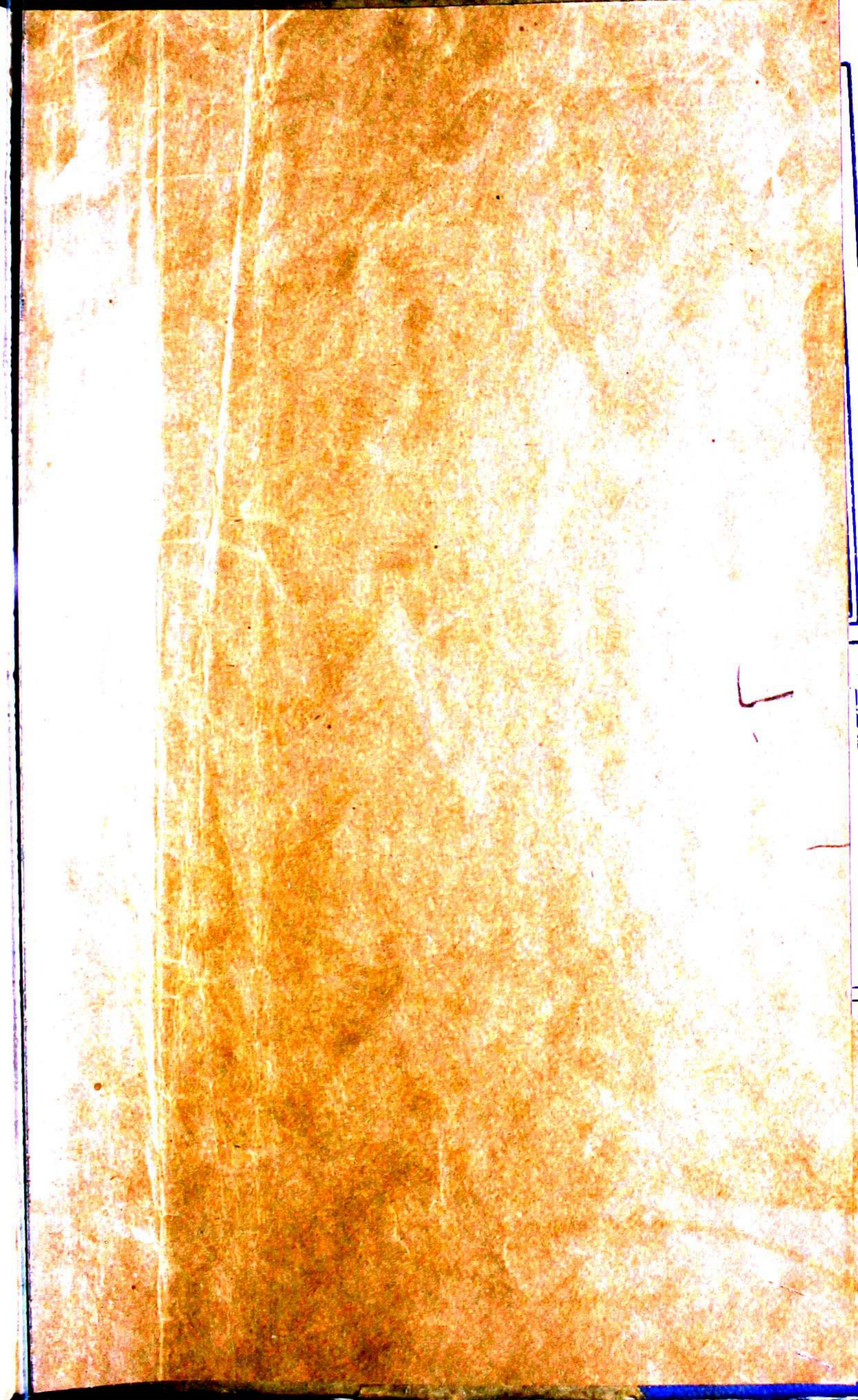


فا
60



263



2/1/20





263

Handwritten Arabic text, possibly a title or reference number, in red ink.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 عقلی طور پر نماز کے فائدے
 اُس کے چھوٹنے کے نقصان

انسان جب سو کر جاگتا ہے تو گویا کہ وہ مر کر زندہ ہوتا ہے کیونکہ سونا بھی اس اعتبار سے کہ آدمی کو اس احساس کر نیسے معطل رہتے ہیں مرنے ہی کی مثل ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ خدا نے اُس کو اس حالت سے جو موت کے مشابہ ہے اٹھا کر کھڑا کر دیا اور اپنے کاروبار میں ہاتھ پیر پالنے اور نماز قوت سے کام لینے کی وجہ سے جو کچھ اُس کی قوتوں میں ضعف آچلا تھا اس میں تندرستی اُس کی تلافی ہوئی کہان تو وہ بالکل تھکا ماندہ سویا تھا اور اٹھتے وقت اُس کا سارا کسل دور ہو گیا طبیعت خوش اور نشاط ہو گئی علاوہ اس کے خدا نے اس سونے کی حالت میں موذی چیزوں سے بھی محفوظ رکھا اور اُس کا کھانا پوچھا ہضم کر کے اُس کو ایسی عجیب و غریب صورت سے جس کے سمجھنے میں عقل چکر اجاتی ہے جزر و بدن بنا دیا اور اُس کو اس کا پتہ بھی نہ لگا کہ فعل انہضام نے کیونکر انجام پایا اور اس سے اُس کو کیا کیا فائدے پہنچے اور کون کونسی مضر چیزیں دفع ہوئیں اُس کی غایت درجہ کی کوشش یہ تھی کہ اُس نے کھانا انگلہ معدہ میں پہنچا لیا تھا اور اس طرح سے اس نے کھانے کی لذت حاصل کر لی تھی اس کے بعد ہضم وغیرہ کا خیال بھی اس کے دل میں نہ گذرا تھا اسپر کیا موقوف ہے نیند سے اور بھتیر سے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور خدا کی کتنی ہی بیشمار نعمتیں پائی جاتی ہیں کہ جو تحریر و تقریر میں آہی نہیں سکتیں اس لیے اُس کے ذمہ یہ بات ضروری ہو گئی کہ بیدار ہونے کے ساتھ ہی خدا کا شکر ادا کرنے کی غرض سے نماز پڑھے چنانچہ وہ اسی وجہ سے صبح کی نماز ادا کرتا ہے پھر جب آدھا دن گذر جاتا ہے اور خدا کے اسپر پڑے بڑے احسانات ہو لیتے ہیں مثلاً یہ کہ خدا زمین کو تاکہ اُسے اپنی معاش کی راہیں صاف نظر آنے لگیں روشن کر دیتا ہے اُس کے خواہ اس کو تقویت پہنچا دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ نافع اور مضر چیزوں میں تمیز کر لیتا ہے اسپر کسب معاش کے ذریعے آسان ہو جاتے ہیں

اُس کو غلغلہ جلتی ہے کوئی کھانٹک بیان کسے اس کے علاوہ بھی بے انتہا احسانات خدا کی جانب سے
 اسپر ہو لیتے ہیں اس لئے اُس وقت بھی اس کے ذمہ خدا کا شکر کرنا لازمی امر ہو جاتا ہے پس ظہر کی نماز ادا
 کرتا ہے پھر جب دیکھتا ہے کہ دن چلنے لگا اور ختم ہونیکے قریب آگیا اور اس عصر میں خدا کے بڑے
 بڑے احسانات اسپر ہو چکے اور اُس نے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے مکان کی طرف لوٹنے کا
 ارادہ کیا تو اُس وقت بھی اسپر اس خدمت کی بجا آوری واجب ہو جاتی ہے اور پھر وہ عصر کی نماز ادا کرتا ہے
 اس کے بعد جب دیکھتا ہے دن ختم ہو گیا اور رات آ پہنچی جس میں اسے راحت نصیب ہوگی اور یہ بات
 نہونی کہ ہمیشہ دن ہی رہتا جس میں کہ اُسے راحت و آرام کرنیکا موقع ہی نہ ملتا بلکہ وہ بخیر و خوبی ختم
 ہو گیا تو اسپر اُس وقت ہی یہ امر ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کی طرف پھر متوجہ ہو جائے چونکہ
 اُس کے لئے عین سعادت کا باعث ہے پس وہ نماز مغرب ادا کرتا ہے پھر جب چاروں طرف تاریکی چھا
 جاتی ہے اور سونے کا وقت آچھونچتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ جو نعمتیں صبح سے لیکر اب تک اسپر ہوتی
 رہیں اس کا شکر ادا نہ کر سکا اور جو کچھ عبادت اُس نے کی ہے اس سے سو حصوں میں سے ایک حصہ بھی
 شکر کا ادا نہیں ہوا اور دیکھتا ہے کہ خدا کا ایسے وقت کو پیدا کر دینا بھی کہ جس میں بہت اچھی طرح سے
 آرام کیا جاسکتا ہے اُس کی بیشمار نعمتوں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے اور پھر وہ بھی اُس حالت میں
 جبکہ اسے کسی کا خوف نہو اور اپنے مکان میں نہایت ہی نرم بچھونے پر اُسے آرام کرنا نصیب ہو پس
 وہ عشا کی نماز ادا کرنے لگتا ہے تاکہ خدا کا جو کچھ شکر ادا ہو سکے اتنا ہی ادا کر دے پورے طور سے شکر
 ادا کر کے سبکدوش ہو جانا تو ساری عمر صرف کرنے پر بھی ممکن نہیں ہے چاہے وہ ہزار عبادت کسے
 رات و دن بلکہ ہر لحظہ عبادت ہی میں مصروف رہے لیکن اس کی عظمت و بیشمار نعمتوں کے مقابلہ
 میں ہمیشہ عاجز اور قاصر ہی سمجھا جائیگا پھر دیکھئے کہ خدا نے ادا سے شکر کے لئے جو نمازین ضروری
 ٹھہرائی ہیں تو اُس شخص کے لئے جو مسافر ہو کل بیس ارکعتیں ہیں دس دن کو آدھ میں رات کو اور مسافر
 کے لئے تخفیف کر کے چودہ رکعتیں کر دی گئی ہیں چہ دن کو کیونکہ یہی سفر زیادہ چلنے کا وقت ہے اور
 اٹھ رات کو کیونکہ یہ ایسا وقت ہے جس میں مسافر ٹھہر کرتا ہے ان پنجوقتی نمازوں کے ساتھ اور نمازین
 بھی مقرر کی ہیں کہ جو واجب تو نہیں ہیں لیکن شارع علیہ السلام نے ان کے ادا کرنے کا اس غرض سے
 ارشاد فرمایا کہ اگر کہیں فرض نمازوں کے ادا کرنے میں کچھ نقصان رہ گیا ہو تو ان کے ذریعہ وہ پورا کر دیا جائے

اور ایسی نارون کو سنت کہتے ہیں اور ماہ رمضان کی طرف خاص توجہ کر کے اُس میں بیسٹ رکعتیں سنت
علاوہ اُن کے اور مقرر کی ہیں تاکہ اُس کی نمازون کی اور زیادہ تکمیل کر دی جائے یہ تو ہو چکا اگر ابھی ان
نمازون میں اور غور کیا جائے تو بے انتہا فائدے اور حکمتیں نظر آئیں گی مثلاً ان لوگوں کے نفوس
مہذب ہوتے ہیں خصوصاً جابرون اور منکبروں کے جو کہ زمین سے اپنے دامنون کے چہو جانیسے
بھی ناک چڑھاتے تھے اور اس سے انہیں عار آتا تھا چہ جائیکہ وہ اپنی پیشانی زمین پر رکھیں خدا کے
سامنے عاجزی کرنے کی عادت پڑتی ہے غافلون اور اُن لوگوں کو جو کہ دنیاوی تفکرات میں اپنے کو
کھپائے ڈالتے ہیں اسی بھانہ سے اپنے پیدا کرنے والے اور نگہبان کی یاد آجاتی ہے کیونکہ اگر
وہ اس خدمت گزار کی کے لئے اپنے پروردگار کے سامنے نہ کھڑے ہوتے اور اس امر کی اطاعت
اُن کے ذمہ ضروری نہ کر دیتا تو دن تو دن سا لہا سال تک بھی بعضون کے خیال میں یہ بات نہ
گذرتی کہ انکا کوئی خدا بھی ہے جسے انہیں حساب دینا ہو گا اور جو اُن کے سارے حرکات و سکنات
سے بخوبی واقف ہے اور اس امر کی شہادت کے لئے یہ کیا کم ہے کہ یہ لوگ اب بھی غفلت میں پڑ کر
طرح طرح کی مخالفت کا سبب بناتے ہیں اور تمام فسادات کے باعث ہوتے ہیں علاوہ برین نماز کے
وقت از سر نو توبہ کرنی بھی نصیب ہو جاتی ہے اسی موقع سے اس راز کا بھی پتہ لگتا ہے کہ نماز بندہ کو
اس کے پروردگار سے ملانے کا کیونکر ذریعہ ہے اور وہ تہیج اور بے شرمی کی باتوں سے کیسے باز
رکھتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں نماز کی نسبت واقع ہوا ہے اب لیجئے جماعت سے نماز پڑھنے
اور تمام اعمال نماز میں مقتدیوں کے اپنے امام کی اطاعت کرنے کا نکتہ سنئے اور یہ وہ ہے کہ
لوگ اپنے سردار کی تابعداری اور پیروی کے عادی ہو جائیں جیسے کہ ہم سرداران لشکر کو دیکھتے ہیں کہ
فوجی لوگوں سے ایسے کاموں کی خوب مشق کراتے ہیں جن کی نسبت اُن کا یہ خیال ہوتا ہے کہ میدان
جنگ میں وہ اُن کی بخوبی رعایت نہ کر سکیں گے اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ فوجی سپاہی
اپنے سپہ سالار لشکر کے حکموں کی تعمیل کے عادی بنے رہیں اور اس نکتہ کو فارسیوں کو سپہ سالار
رستم نے خوب ہی سمجھا تھا جبکہ اُس نے صحابہ کو دیکھا کہ اپنے پیشوا کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں
اور سارے حرکات و سکنات میں اُس کی پیروی کرتے ہیں چنانچہ اس موقع پر عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت
جو کچھ اُس نے کھا تھا وہ تاریخ میں بخوبی مذکور ہے جماعت سے نماز پڑھنے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے

کہ اوقات نماز میں مسلمانوں میں باہم ملاقات ہو جایا کرے گی اور اس طرح سے آپس میں محبت بھردری
 کے سلسلہ کو نہایت استحکام ہوتا رہے گا اسی لیے اس امر کی اور عبادتوں میں یہی رعایت مد نظر
 رکھی گئی ہے اور یہ کام اس طور پر انجام پایا ہے کہ ہر محلہ کے لوگوں کے لیے یہ امر مناسب قرار
 دیا گیا ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں پانچوں وقت نماز پڑھنے جایا کریں اسی طرح اہل شہر کو بھی چاہی
 کہ ہفتہ میں ایک دن جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے جامع مسجد میں جمع ہو جایا کریں یہی عید الفطر و
 عید الضحیٰ کی نماز اس کے لیے شہر تو شہر اس کے قرب و جوار تک کے لوگ ہی سال میں دو بار جمع ہوا
 کرتے ہیں علاوہ برین سائے عالم کے مسلمانوں پر یہ بات لازم کر دی گئی ہے کہ ان میں سے خدا
 جن جن کو قدرت دے وہ تمام عمر میں کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور ہی حج کر لیں جمع ہو جایا کریں جبکہ
 حج کے بیان میں اس کا ذکر آتا ہے اس شریعت محمدیہ نے اپنے پیرونی کرنیوالوں کے لیے ان نبی
 جمعون سے بعض بعض میں یہ بھی مقرر کیا ہے کہ انکا پیشوا لوگوں کو مخاطب کر کے خطبہ پڑھے یعنی ان کے
 سامنے کچھ تقریر بیان کرے جس میں ان کو نصیحت کے مضامین سنائے نازیبا امور سے زبرد
 تو بیخ کرے اور جو کچھ رسول اللہ خدا کے پاس سے ان کے لیے لائے ہیں اس کی انہیں یاد دلانے
 اور ان لوگوں پر یہ ضروری ہے کہ خاموش ہو کر گوش دل اُس کو سنتے رہیں چنانچہ آپ دیکھتے ہوں گے
 کہ وہ لوگ اس وقت کیسے چپ چاپ گھٹنوں کے بل سر ہیکائے بیٹھے بنا کرتے ہیں نہ کسی کو حرکت ہوتی ہے
 اور نہ ان میں سے کسی بات کی تحسین کے لیے کوئی تالیان بجاتا ہے اور نہ کسی امر کے قبیح ثابت
 کرنے کے لیے شور کرتا ہے وجہ یہ ہے کہ انہیں یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ خطیب شریعت
 کے خلاف کچھ نہیں بیان کرتا جو کچھ کہتا ہے ان کی شریعت کے موافق ہی کھتا ہے ان بالفرض
 اگر وہ شرعی حدود سے قدم باہر نکالنے لگے اگرچہ ایسا کبھی واقع ہوا نہیں کرتا تو سب کو چاہیے
 کہ اُس کی بات تسلیم نہ کریں اور ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اس کے قول کی
 ترویج کر دے۔ چونکہ نماز میں کثرت سے فائدے پائے جاتے ہیں اس لیے نماز کا ترک کرنا شریعت
 میں بہت ہی بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے اُس کے ترک کرنیوالے کی بہت سختی سے مخالفت کی گئی ہے
 اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں نہایت سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے یہاں تک کہ نماز کا ترک
 کرنا بھی کفر کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے جیسے کہ برابر نماز پڑھنا ایمان کی علامت قرار دی گئی ہے

اس موقع سے اُن لوگوں کی نادانی بخوبی واضح ہو جاتی ہے جو نماز کے بارے میں بے پروا ہی کرتے ہیں چونکہ کاہلی نے انہیں گھیر رکھا ہے یا شیطان کا اُن کے دلوں پر پورا تسلط ہو گیا ہے جس کی وجہ سے انہیں نماز کی واقعی خوبی نظر نہیں آتی اصل مغز کو چھوڑ کر پوست کو لے بیٹھتے ہیں اور اپنی نادانی کی وجہ سے اُس کے ترک کر نیکی واہی تباہی و جہین نکالا کرتے ہیں اور نامعقول عذر کیا کرتے ہیں چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ صاحب ہمارا رب ہماری کاہلی کی کیا پرواہ کرتا ہے اُسے ہماری نماز کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے ان کم فہموں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ ہاں بیشک تمہارا رب تمام چیزوں سے بے نیاز ہے تو کیا اسے نادانوں تم بھی تمام چیزوں سے بے نیاز ہو گئے تمہیں اُن فائدوں کی جو نماز سے حاصل ہوتے ہیں کیا ذرا بھی حاجت باقی نہیں رہی تمہیں خبر بھی ہے کہ خدا نے اپنے فائدے کے لیے نماز ہرگز مقرر نہیں کی اُس کا تو مقصود یہ ہے کہ تم نماز کے بشمار فائدوں سے بہرہ یاب ہو۔ اچھا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں تہذیب حاصل کر نیکی ضرورت نہیں رہی یا اپنے رب کی یاد سے بالکل مستغنی ہو گئے۔ یا شاید یہ وجہ ہو کہ تمکو اُس کے سامنے از سر نو توبہ کرنے اور اس کی اطاعت کی عادت ڈالنے کی حاجت باقی نہ رہی ہو اچھا اور کچھ نہ سہی تو کیا اُن فوائد کی بھی پرواہ نہیں رہی جو بھیدہ نماز باہم اپنے بھائیوں سے مخالفت کر نیکی وجہ سے تمہیں حاصل ہوتے تھے باہم محبت بڑھتی تھی آپس میں ہمدردی قائم ہوتی تھی اس کے علاوہ بھی بھیرے فائدے حاصل ہوتے تھے۔ میں تو کسی طرح خیال نہیں کر سکتا کہ تم ان سب باتوں سے بے نیاز ہونے کے قائل ہو جاؤ گے اگر تم سب ہٹ نہ رہی ہو پر مگر باندہ لویا اپنی نادانی سے اس کے قائل ہو جاؤ تو بات ہی دوسری ہے اُس وقت میں تمکو اس قابل ہرگز سمجھ نہیں سکتا کہ تمہاری کسی بات کا جواب دیا جائے یا تمہارا انسانیت کے زمرہ میں شمار ہو سکے۔ ایسے وقت تو تمہاری حالت بالکل اُن بیماروں کی سی ہے جن کو کہ کوئی خیر خواہ طبیب کوئی نافع دوا بنا کر اس کے استعمال کا حکم کرتا ہو اور وہ طبیب سے یہ کہہ کر اس کے استعمال سے پرہیز کرے ہوں کہ صاحب ہمارے دوا کے استعمال کرنے سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا آپ کو تو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے گو یہ بات سچ ہے کہ طبیب کو اُس کی کوئی حاجت نہیں لیکن کیا کوئی عامل بخیر کر سکتا ہے کہ ان بیماروں کو بھی ضرورت نہیں ہے یہی اس سے بے نیاز ہو گئے ہیں ہرگز نہیں بس صاف ہی سمجھا جائے گا کہ بیماری کی وجہ سے ان کی عقل جاتی رہی اور ہڈیاں بک رہے ہیں

نماز ترک کر کے اُس کے فائدوں سے محروم رہنے والوں سے یہ پوچھنا چاہیے کہ تم نماز کیوں نہیں
 پڑھتے اگر اسوجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو کہ تمہارے نزدیک وہ انکار کے قابل ہے اور تمہاری
 فاسد عقلوں میں وہ قبیح معلوم ہوتی ہے تو سمجھ رکھو کہ ایسے شخص کی نسبت شریعت محمدیہ کا یہ حکم ہے کہ
 وہ کافر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تب تو نماز کے بارے میں تم سے گفتگو ہی مناسب
 نہیں کیونکہ کفر سے بڑھ کر اور کون سا گناہ ہو گا بلکہ اسوقت تو تمہارے ساتھ ہی خیر خواہی ہے کہ
 تمہیں از سر نو مسلمان بنایا جائے اور تم سے اس کفر سے توبہ کرائی جائے اور اگر کاہلی کی وجہ سے
 تنہ نماز کو چھوڑ رکھا ہے تو بڑے ہی شرم کی بات ہے ایسی بھی کاہلی کس کام کی اگر تمہیں عقل کا کچھ بھی
 حصہ ملا ہو تو پہلا سوچو تو یہی کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اس میں اپنی ساری خواہشیں
 پوری کرتے ہو طح طرح کی لذتیں حاصل کیا کرتے ہو تمام دنیاوی کاروبار میں لگے رہتے ہو تو کیا صرف نماز ہی
 ایسی شکل ہے کہ وہ تم سے ادا نہیں کیجاتی حالانکہ اس میں کچھ بہت زمانہ بھی نہیں لگتا ساری نمازوں کے
 ادا کرنے میں ایک گھنٹہ نہیں تو دو گھنٹے صرف ہو جائیں گے تو کیا یہی عقلمندی اور یہی انصاف کی بات
 ہے کہ بائیس گھنٹے تک دنیاوی مقاصد اور لذتوں کے حاصل کر لینے پر بھی صرف ایک یا دو گھنٹے صرف
 کر کے دائمی فوائد کے حاصل کرنے سے محروم رہو اور اپنی کاہلی کے مارے اتنی دیر بھی عبادت نہ کر سکو
 جو دن رات کے دسویں حصہ سے بھی کچھ کم ہے بھلا بتلاؤ تو تم اپنے ساتھ ہی خیر خواہی کرتے ہو یہی تمہاری
 ان عقلوں کا نتیجہ ہے جن کے نسبت تم دعوے سے کھا کرتے ہو کہ وہ بالکل ٹھیک سمجھتی ہیں اور انہیں
 کی مدد سے راہ راست کے دریافت کر لینے کا تمہیں بڑا زعم ہے۔ جبکہ تم اپنے ہی ساتھ خیانت
 و دشمنی کرنے میں بند نہیں ہو تو تم سے بھلائی کی کون امید کر سکتا ہے اور اگر کھیں تم حاکم بن جاؤ تو
 تمہارے انصاف کی کسکو توقع ہو سکتی ہے اور اگر تم ہمارے درمیان تاجرانہ کاروبار کرو
 تو تمہاری امانت داری کا اس حالت پر کسے اطمینان ہو سکتا ہے اور جس وقت کہ تم نے اسلامی
 دین کے بڑے عظیم رکن کو گرا دیا تو مسلمان اپنے بھائیوں میں تمہارا کیونکر شمار کر سکتے ہیں۔ نماز
 کے ترک کرنے کا خدا کے سامنے تم کیا عذر کر سکتے ہو حالانکہ خدا نے اس کی بڑی تاکید کی ہے اور
 قرآن میں بار بار اُس کے ادا کر نیکا حکم دیا ہے۔ تمہیں اپنے پیغمبر سے بھی شرم نہیں آتی جن کا کہ یہ
 قول تھا کہ نماز میں میرے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوا کرتی ہے۔ خدا کی قسم ان لوگوں سے بڑا ہی

تعجب معلوم ہوتا ہے جو اسلام کا تو بڑے زور شور سے دعوتے کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں ان کی جان نکلتی ہے اور وہ کچھ ایسے نا سمجھ بھی نہیں دینا دی کاروبار میں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان برابر کوئی عقلمندی نہیں بڑے سائب الرائے نظر آتے ہیں لیکن جہاں نماز کا ذکر آیا اور بچوں کی سی باتیں کرنے لگے اُس وقت ان کی ساری عقلمندی جاتی رہتی ہے نماز کے فائدے ان کو نظر ہی نہیں آتے آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ میری سمجھ میں تو اُس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں آتی کہ ان کو خاص کر نماز ہی کے بارے میں خاص قسم کا جنون ہو گیا ہے اور اس میں تعجب ہی کیا ہے جنون کی بہتری قسمیں ہیں ایک قسم یہ بھی ہے۔ ان لوگوں کی حالت سے مجھے نہایت ہی شرم آتی ہے کہ جو کہنے کو بڑے عقیل و فطین سمجھے جاتے ہیں اور جب ان کے ساتھ کے بیٹھے والے نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ لوگ نماز سے ایسے گھبراتے ہیں جس طرح کہ لاجول سے شیطان بھاگتا ہو اس عقلمندی پر ایسی فرومایگی کی باتیں۔ شرم۔ شرم ایسے نادان کی سمجھ میں کیا اتنا بھی نہیں آتا کہ اگر کوئی مسلمان اُس کو اس حالت میں دیکھے گا تو کیا کہے گا اگر اُس نے کافر نہ سمجھا تو ضرور ہی خیال کرے گا اس کی نظروں میں کیا وقعت رہیگی یہی خیال کرے گا کہ یہ شخص بڑا ضعیف الاعتقاد ہے اس کا دین نہایت ہی کمزور ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ اُس کی شہادت قبول کیا جائے یا اس کو عادل سمجھا جائے بالکل ادنیٰ درجہ کا مسلمان ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اپنی اس قابل شرم حالت کی اُسے اطلاع نہیں اُس سے سب کچھ معلوم ہے بات یہ ہے کہ کبھی نے گھیر کہا ہے شیطان نے اپنا کھلونا بنا رکھا ہے جیسے چاہتا ہے ویسی بیٹی پڑھاتا ہے اُس بے نمازی شخص کو سمجھ لینا چاہیے کہ اُس کے مسلمان بھائی اگر کیوجہ سے اُس کی اس ناشائستہ حالت کا زبان سے اظہار نہیں کرتے ہیں تو کیا ہوا دل میں اس کو نہایت ہی برا خیال کرتے ہیں اگر ان کو موقع ملے تو نہایت ہی بُرے الفاظ سے اُس کا ذکر کریں اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور کہیں کہ بے نماز کمزور دین والا یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے ایسے شخص کی حالت پر انا لہو وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے۔

ہے یہ واجب سرخ رو مسجد میں ہو پڑھ کر نماز

چاہیے پڑھتے رہیں چوٹے بڑے گھر گھر نماز

اے عزیزو ہر طرح سے فرض ہے تم پر نماز

مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام

اللہ اذان فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
 فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
 اور سب اعمال نیک بد کی پریش پیچھے ہو
 باغ جنت قصر جنت حور جنت یک طرف
 بارگاہ حق تعالیٰ میں ہے وقت حاضری
 ہے بہت تاکید قرآن میں نہیں ہوتی معاف
 تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
 یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
 جس کو بیماری سے اوٹھنا بیہنا دشوار ہو
 دیکھو شاہ کربلا کو قتل کے میدان میں بھی
 جب اذان جمعہ کی سن لے جانب مسجد تو آ
 وقت ہو جائے تنگ ایدل تو مستی دور کر
 ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کی واسطے
 حال پر افسوس اُن لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
 حق تو یہ ہے بڑی نمازی بھاگتے کو سون تلک
 ہو کے مؤمن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
 ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک ہی رکعت کا اجر
 پاس کی مسجد میں ستائیس کا پاوتے ثواب
 ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ

کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذان کہہ کر نماز
 پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
 پوچھین گے پہلے ملک ہنگامہ محشر نماز
 حشر کے دن ہوگی خالق کی طرف رہبر نماز
 رکھ امید و بیم دل سے اور اواتو کر نماز
 شادی و غم میں کسی حالت میں مومن پر نماز
 گرنہ ممکن ہو او ترنا پڑھ سواری پر نماز
 پڑھ تم سے برابر ہو کے تو بے ڈر نماز
 تو اشار لیسے پڑھے وہ صاحب بستر نماز
 سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
 ستین پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ جھکا کر سر نماز
 چاہیے ہر ساعت مسنون کے او پر نماز
 روز محشر جو اولٹ مارین تر سے منہ پر نماز
 کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
 کوڑی پیسا دینا پڑتا گرا نہیں پڑھ کر نماز
 ہو بھلا اُس کے جنازہ کے روا کیونکر نماز
 کوئی دوکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز
 پانچ سو کا مسجد جامع میں پڑھے گے نماز
 مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز

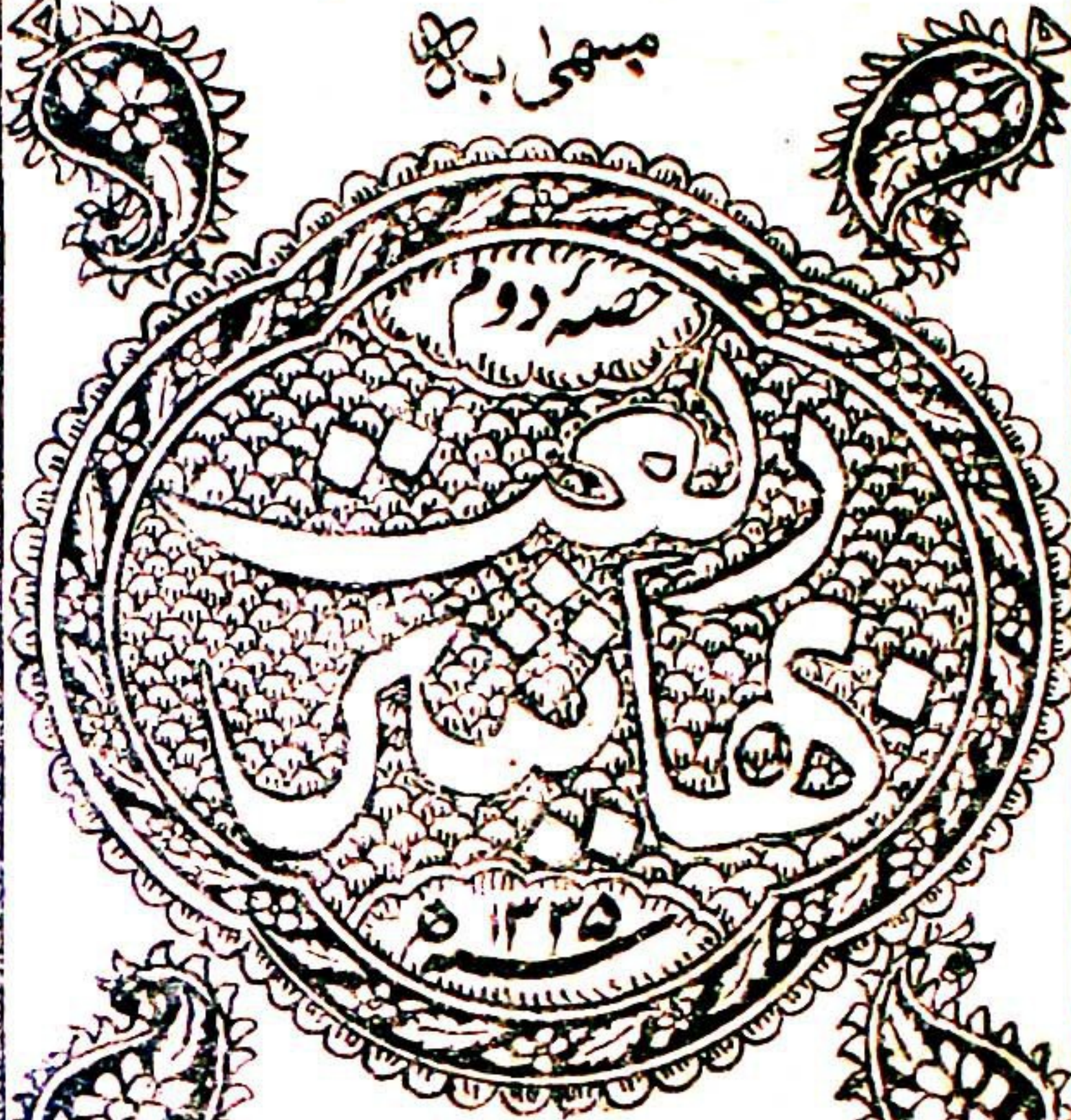
فاضل اجل محقق اکمل مولانا شیخ حسین آفندی بکھڑا بلسی عمت برکاتہم نے جو کتاب حمیدیہ بغرض اثبات
 اصول و فروع اسلامیہ کے بطور عقلی لکھی ہے اُس میں نماز کے متعلق طویل بحث سے ایک مختصر ضروری
 مضمون نماز کے فوائد اور اُس کے ترک کے مضر تون کے بارہ میں ہمارے ہندوستانی بہائی مسلمانوں کی
 حالات و خیالات کے نہایت ہی مناسبے یافت ہو اکتاب موعود میں کتبہ کا ترجمہ لیکر محض نفع رسانے اہل اسلام شائع کیا جاتا ہے

ڈاکٹر محمد عبد الاحد عفرہ المصمد مدیر مطبع مجتہائی دہلی ۱۳۲۳ھ بھجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على
المرسلین

احمدیہ کتاب مستطاب گذشتہ رحمت جامع ہنر و برکت
ماوی مسائل جزئیہ فقہیہ در بیان طہارت

مبہوتی بک



مصنف

جناب مولانا مولوی حکیم ابوالعلا محمد علی اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم من مطبع ہذا

طہارت
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على
المرسلین

مطبعہ مولانا مولوی حکیم ابوالعلا محمد علی اعظمی رضوی
سنی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم من مطبع ہذا

فہرست مضامین کتاب

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--|------|---|
| ۶۴ | آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان | ۲ | تہبید۔ |
| ۶۷ | تیمم کا بیان۔ | ۵ | کتاب الطہارۃ۔ |
| ۷۰ | تیمم کے مسائل۔ | ۶ | فرض اعتقادی کی تعریف |
| ۸۰ | تیمم کی سنتیں۔ | ۷ | فرض عملی و واجب اعتقادی وہ واجب عملی و سنت مؤکدہ کی تعریفیں۔ |
| ۸۱ | کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں | ۸ | سنت غیر مؤکدہ و مستحب مباح و حرام قطعی و مکروہ تحریمی اسباب و مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ کی تعریفیں۔ |
| ۸۳ | تیمم کن چیزوں سے کوسا ہے۔ | ۸ | مکروہ تحریمی اسباب و مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ کی تعریفیں۔ |
| ۸۶ | موزوں پر مسح کا بیان۔ | ۹ | وضو کا بیان اور اسکے فضائل۔ |
| ۹۰ | مسح کا طریقہ۔ | ۱۳ | فرائض و وضو کا بیان۔ |
| ۹۱ | مسح کن چیزوں سے کوسا ہے۔ | ۱۴ | وضو کی سنتیں۔ |
| ۹۴ | اعضائے وضو پر مسح کرنے کے مسائل۔ | ۲۱ | وضو کے مستحبات۔ |
| ۹۴ | حیض کا بیان۔ | ۲۴ | وضو میں مکروہات۔ |
| ۹۶ | حیض کے مسائل۔ | ۲۵ | وضو کے متفرق مسائل۔ |
| ۱۰۳ | نفاس کا بیان۔ | ۲۶ | وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان۔ |
| ۱۰۵ | حیض و نفاس کے متعلق احکام۔ | ۳۲ | متفرق مسائل۔ |
| ۱۱۱ | استحاضہ کا بیان۔ | ۳۴ | غسل کا بیان۔ |
| ۱۱۲ | معدور کے مسائل۔ | ۳۹ | غسل کے فرائض۔ |
| ۱۱۵ | نجاستوں کا بیان۔ | ۴۲ | غسل کی سنتیں۔ |
| ۱۲۲ | نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ۔ | ۴۳ | غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے |
| ۱۳۱ | اسنیجے کا بیان۔ | ۵۱ | پانی کا بیان۔ |
| ۱۳۵ | اسنیجے کے متعلق مسائل۔ | ۵۲ | کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں |
| ۱۴۰ | تقریظاً علی حضرت مولانا مولوی حاجی قاری محنتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی مظاہر العالی۔ | ۵۸ | کوئیں کا بیان۔ |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الواحد الأحد الصمد؛ المتفرد في ذاته وصفاته فلا مثل له ولا ضد له ولم يكن له كفوا أحد؛ والصلاة والسلام الأمان الأكملان؛ على رسوله وحبيبه سيّد الأنس والجان؛ الذي أنزل عليه القرآن؛ هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان؛ وعلى آله وصحبه ألقاب الملوان؛ وعلى من تبعهم باحسان إلى يوم الدين؛ لا سيما الأئمة المجتهدين؛ خصوصاً على أفضلهم وأعلمهم الإمام الأعظم؛ والهمام الأخر؛ الذي سبق في مضمار الاجتهاد كل فارس؛ وصدق عليه لو كان العلم عند الثريا لعالجه من أبناء فارس؛ سيّدنا أبي حنيفة النعمان بزنايت؛ ثبتنا الله به بالمقول الثابت؛ في الحياة الدنيا وفي الآخرة؛ وأعطانا الحسنى وزيادة فخره؛ وعلينا بهم وبهم يا رحم الرحمن؛ والحمد لله رب العالمين؛ أيك وه زمانه تمّاك

ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اسکی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علما بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہلے بانا میں وہی خرید و فروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں مرواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن ابیہ عن جده پھر جب قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا اسقدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اسپر بھی عمل سے مخوف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلت علم وبے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ انکی صحبت باعث برکت بھی ہو اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس عام فہم قابل اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت لاجرم ایک ایسی کتاب کی بجد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں لہذا فقیر بنظر خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدین النصیح لکل مسلم مولے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ تھی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں و حسبنا اللہ و نعمة الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۱) اس کتاب میں حتیٰ الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اُس سے فائدہ حاصل کر سکیں پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مستمع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اسکا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی وجہ سے دلائل کا (۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہذا ہر مسئلے میں خالص منقح حکم بیان کر دیا جائیگا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جسکی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اُس میں ہزار ہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علماء کے بھی کان آشنا نہیں (۳) اس کتاب میں حتیٰ الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں یہ سمجھا نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباع شریعت نہیں اتباع نفس ہے لہذا ہر مسئلہ میں مفتی یا صحیح اصح راجح قائل بیان کیا جائے گا کہ بلا وقت ہر شخص عمل کر سکے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے و ما توفیقی

اَللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالِيَهُ اَنِيبُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُخْتَارِ وَاللهُ اَكْبَرُ
 وَصَحْبُهُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمُخْلَفَاتُهُ الْاِخْتَانُ مِنْهُمْ وَالْاَصْحَابُ وَالْحَبِيْبُ اللّٰهُ
 الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ وَهَآءِذَا نَشَرَعُ فِي الْمَقْصُوْدِ بِتَوْفِيْقِ الْمَلٰٓئِكِ الْمَعْبُوْدِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرْشًا
 فَرَمَاتٍ هِيَ وَمَخْلَقَاتِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَيْعْبُدُوْنَ جِنُّ اَوْ اَدَمِيٌّ فِي
 اِسْمِيْ لِيْءَ يَدَا كَيْءَ كِهْ وَهْ مِيْرِيْ عِبَادَتِ كَرِيْءِ - ہر تھوڑی عقل والا بھی جانتا ہے
 کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بیکار ہے تو
 جو انسان اپنے خالق مالک کو نہ پہچانے اسکی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام
 کا آدمی ہے حقیقتاً آدمی نہیں بلکہ ایک بیکار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے
 آدمی آدمی ہے اور اسی سے فلاح دنیوی و نجات اخروی ہے لہذا ہر انسان کے لیے
 عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم
 عمل ناممکن اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر
 ایمان عبادت بیکار کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں درخت
 اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اُسکی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک
 ہو جاتا ہے اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اُسکا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم
 کا ایندھن۔ قال اللہ تعالیٰ وَقَدْ مَنَّا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبًا مِّنْثُوْرًا -
 کافروں نے جو کچھ کیا ہم اُسکے ساتھ یوں پیش آئے کہ اُسے بکھرے ہوئے ذرے
 کی طرح کر دیا۔ جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اُسکے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں
 ایک وہ کہ جو ارح سے متعلق ہے دوسری جسکا تعلق قلب سے ہے قسم دوم کے
 احکام و اصناف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے فقہ بحث کرتا ہے

اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پھر جس عبادت کو جو اح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہو دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے خاص اور اسکے رب کے درمیان ہی بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام از نیکی ہر شخص اسکی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ روزہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انھیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت نامکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بناؤ دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مد نظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہ پہلی قسم کو عبادات دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں میں کہ معاملات بھی اگر خدا و رسول کے حکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہو ورنہ گناہ اور سببِ عذاب قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکاۃ۔ ان سب میں اہم و عظیم نماز ہی اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہے لہذا ہمو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا ظاہر اور پاک ہونا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہونگے

کتاب الطہارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اسکے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ

جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس نے بے وضو بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہی اور نماز کی کنجی طہارت رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال اُن لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قنارت میں شبہ پڑتا ہے رواہ النسائی عن شیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہوتا ہے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا ایک حدیث میں فرمایا طہارت نصف ایمان ہے رواہ الترمذی عن رجل من بنی سلیم وقال هذا حدیث حسن طہارت کی دو قسمیں ہیں صغریٰ کبریٰ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے اُن کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو اُن کو حدث اکبر ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائیگا تمہیہ چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ہر جگہ ان سے کام پڑتا ہے فرض اعتقادی جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو اس کا انکار کرنے والا ائمہ کھنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دین اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے ایسا کہ جو مسس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر

صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق عذابِ نابہرہ جیسے ناز رکوع سجود فرضِ عملی وہ جسکا ثبوت تو ویسا قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہدین بحکم دلائل شرعیہ جزم ہو کہ بے اسکے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہو گا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہو تو وہ عبادت بے اسکے باطل و کالعدم ہوگی اسکا بیوجہ انکار فسق و گمراہی ہے ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہو دلیل شرعی سے اسکا انکار کرے تو کر سکتا ہے جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کلاہیک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سرکامسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا حقیقہ کے نزدیک وضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں اس فرضِ عملی میں ہر شخص اسی کی پیروی کرے جسکا مقلد ہو اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں واجب اعتقادی وہ کہ دلیل ظنی سے اسکی ضرورت ثابت ہو فرضِ عملی و واجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر واجبِ عملی وہ واجب اعتقادی کہ بے اسکے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اسکی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اسکا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اسکے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ سنت مؤکدہ وہ جسکو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہوا البتہ بیان جواز کے واسطے کہی

ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اُس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل
 مسدود نہ فرمادی ہو اُس کا ترک اسارت اور کرنا ثواب اور نادر اُترک پر عتاب
 اور اُسکی عادت پر استحقاقِ عذاب سنتِ غیرِ مؤکدہ وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی
 مطلوب ہو کہ اُسکے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد کا کہ اُس پر وعیدِ عذاب فرمائی
 عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسپر دامت فرمائی یا نہیں
 اسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو مستوجبِ عتاب نہیں مستحب وہ کہ نظرِ شرع
 میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے اُسے کیا یا اُسکی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث
 میں اُسکا ذکر نہ آیا اسکا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں مباح وہ جس کا
 کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو حرامِ قطعی یہ فرض کا مقابل ہو اسکا ایک بار بھی قصد کرنا
 گناہِ کبیرہ فسق ہو اور بچنا فرض و ثواب مکر وہ تحریمی یہ واجب کا مقابل ہے
 اُسکے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہو اور کرنے والا گناہگار ہوتا ہے اگرچہ
 اُس کا گناہ حرام سے کم ہو اور چند بار اسکا ارتکاب کبیرہ ہی اسارت جس کا
 کرنا بڑا ہو اور نادر اگر نہ والا مستحبِ عتاب اور التزامِ ترک پر استحقاقِ عذاب یہ
 سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہو مکر وہ تنزیہی جسکا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس
 حد تک کہ اُس پر وعیدِ عذاب فرمائی یہ سنتِ غیرِ مؤکدہ کے مقابل ہو خلافِ اولیٰ
 وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں مستحب کا مقابل ہے انکے بیان میں
 عبارتیں مختلف ہیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔ واللہ اعلم بحمدہ اکثیر اصبار کا
 فیہ مبارک اعلیہ کمایجب بر بنا و برضی۔

بَابُ الْوُضُوءِ

وضو کا بیان

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ بِمِائِةٍ مِّنَ الْمَاءِ
جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونہ اور کہنیوں تک ہاتھوں
کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ فضائل وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکام فقہی کا
بیان ہو۔ الاحادیث امام بخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری
امت اس حالت میں بلائی جائیگی کہ مونہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہونگے
تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتا دوں جسکے سبب اللہ تعالیٰ
خطا میں محو فرمادے اور درجات بلند کرے عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمایا جس وقت
وضو ناگوار ہوتا ہے اُس وقت وضو کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت
اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہی جیسا کفار کی سرحد
حمایت بلاوا اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو
کرتا ہے تو گلی کرنے سے مونہ کے گناہ گرجاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر
صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ

نکلے یہاں تک کہ ملکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے
یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ
نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں
نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اُسکا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں رواہ مالک
والنسائی عن عبد اللہ الصناحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات
میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انھوں نے مونہ ہاتھ دھوئے
تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے بہت ٹھنڈی ہو اسپر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے سنا ہوں کہ جو بندہ وضو کے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اگلے
پچھلے گناہ بخش دیتا ہے رواہ البزار باسناد حسن طبرانی نے اوسط میں حضرت
امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اُسکے لیے دونا ثواب ہے
امام احمد بن حنبل نے اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ تو ضروری بات
ہے اور جو دو دو بار کرے اُسکو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور
لگے نبیوں کا وضو ہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان
وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت
ناز پڑھے اُسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے رواہ مسلم عن عقبہ بن عامر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز مسلم میں حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اُسکے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو پڑھ کر وضو کرے اُسکے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا امی بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں جب اذان کہتا اُس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا حضور نے فرمایا اسی سبب سے رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ کذا فی الترغیب ترمذی و ابن ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اُسکا وضو نہیں یعنی وضو کے کامل نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اُسکا سارا بدن پاک ہو جاتا ہے اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اُسکا اُٹنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا رواہ الدارقطنی والبیہقی فی سننہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار
 ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اُسکے نتھنے پر رات
 گزارتا ہے۔ طبرانی باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق
 ہو گا تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرمادیتا (یعنی فرض کر دیتا
 اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے) اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے
 کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تا وقتیکہ
 مسواک نہ فرمائیں۔ دوسری روایت ہے کہ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو
 سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا رواہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک
 کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مومن کی صفائی اور رب تبارک تعالیٰ کی رضا کا سواہ
 احمد ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں فاضل ہیں بے مسواک کی ستر
 رکعتوں سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اُس
 نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی نثر ہے فاضل ہے مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دست چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت
 میں تھا) مونچھیں کترنا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن تراشنا
 انگلیوں کی غٹھیں دھونا۔ بغل کے بال دور کرنا۔ موٹے زیر ناف موٹنا۔ استنجا
 کرنا۔ کلی کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اُسکے پیچھے کھڑا ہو کر قرارت سنتا ہے پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونہہ اُسکے مونہہ پر رکھ دیتا ہے۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو ایون کھانا ہو مرتے وقت اُسکو گلہ نصیب نہ ہوگا۔ احکام فقہی وہ آئے کریمہ جو اوپر لکھی گئی اُس سے یہ ثابت کہ وضو میں چار فرض ہیں مونہہ دھونا۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ سر کا مسح کرنا۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ فاعل کسی عضو کے دھونے کے معنی یہ ہیں کہ اُس عضو کے ہر حصہ سے کم سے کم دو دو بوند پانی بہ جائے بھیا جائے یا تیل کی طرح پانی چھیلنے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اسکی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک اُن کا خاص خیال نہ کیا جائے اُن پر پانی نہ بہے گا جسکی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائیگی۔ کسی جگہ موضع حدث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں مونہہ دھونا شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونہہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے مسئلہ جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جمے نہیں اُس پر وہیں تک مونہہ دھونا فرض ہے جہاں تک مادۃ بال ہوتے ہیں اور اگر مادۃ جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔

مسئلہ مونچھوں یا بھووں یا بچھی کے بال گھنے ہوں کہ کہاں بالکل دکھائی
 دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے۔ اور اگر ان جگہوں کے
 بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے مسئلہ اور اگر مونچھیں بڑھکر لبوں کو
 چھپالیں تو گرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے مسئلہ دارطھی
 کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور گھنے ہوں تو گلے کی طرف
 دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور
 بٹروں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں۔ اور
 اگر کچھ حصے میں گھنے ہوں اور کچھ چہرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں
 چہرے ہیں اُس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے مسئلہ لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً
 لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اُس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور
 سے لب بند کر لے کہ اس میں کچھ حصہ چھپ گیا کہ اسپر پانی نہ پہنچا نہ کلی کی کہ
 دھکل جاتا تو وضو نہ ہوا ہاں وہ حصہ جو عادتاً مونہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اُس کا
 دھونا فرض نہیں مسئلہ رخسارہ اور کان کے نیچے میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی
 کہتے ہیں اُس کا دھونا فرض ہے ہاں اُس حصے میں تہنی جگہ دارطھی کے گھنے
 بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض
 ہے مسئلہ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اُس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ
 ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں مسئلہ آنکھوں کے
 ڈھیلے اور پوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیے کہ مضر ہی
 مسئلہ مونہ دھونے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل

ایک خفیف سی تخریر بند ہو گئی اور اسپر پانی نہ بہا اور وہ عادتاً بند کرنے سے ظاہر
 رہتی ہو تو وضو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے
 رہ گیا تو وضو نہ ہوگا مسئلہ آنکھ کے گوشے پر پانی بہانا فرض ہے مگر سر سے
 جرم گوشے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو
 حرج نہیں نماز ہو گئی وضو بھی ہو گیا۔ اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا
 ضرور ہے مسئلہ پلک کا ہریال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ وغیرہ کوئی
 سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے ہاتھ دھونا اس حکم میں کہنیاں بھی داخل
 ہیں مسئلہ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلتے سے رہ جائیگی
 وضو نہ ہوگا مسئلہ ہر قسم کے جائز ناجائز گنے چھلے انگوٹھیاں ہنچیاں کنگن
 کانچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے پٹھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے
 پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بجاتا ہو تو
 حرکت دینا ضروری ہے۔ اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلے بھی نیچے پانی بہ جائیگا
 تو کچھ ضروری نہیں مسئلہ ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں انگلیوں کی کروٹیں
 ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے کلانی کا ہریال جڑ سے نوک تک ان سب پر
 پانی بجانا ضروری ہے۔ اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی نہ گیا کسی ایک
 بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے مسئلہ
 بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک انگلی
 دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہو اسکا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا
 فرض نہیں مستحب ہے مگر اسکا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے۔

کتنے کا دھونا فرض ہے سر کا مسح چوتھائی سر کا مسح فرض ہے مسئلہ مسح
 کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد گہنی
 ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو مسئلہ کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ
 میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی
 مسئلہ سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے
 بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں مسئلہ
 علمے ٹوپی دوپٹے پر مسح کافی نہیں ہاں اگر ٹوپی دوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری
 پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائیگا مسئلہ سر سے جو بال ٹک
 رہے ہوں ان کو مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا چوتھا فرض پاؤں کو گٹوں
 سمیت ایک دفعہ دھونا مسئلہ چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی
 حکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا مسئلہ بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں
 کے انگوٹھوں میں اسقدر کھینکرتا گا بانڈھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا نہ کھارتا گے کے
 نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا
 مسئلہ گھاسیاں اور انگلیوں کی کروٹوں میں تلوے ایڑیاں کو نجس سب کا دھونا
 فرض ہے مسئلہ جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہنا شرط ہے
 یہ ضرور نہیں کہ قصد پانی بہانے اگر بلا قصد و اختیار بھی ان پر پانی بہ جائے
 (مثلاً مینہ برسا اور اعضائے وضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینہ کے بہ گئے
 وہ اعضا دھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے
 وضو پر پانی گزر گیا وضو ہو گیا مسئلہ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت

پڑتی رہتی ہے اور اسکی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہونا خنوں کے اندر یا اوپر
یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اسکے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ اس کے
نیچے پانی نہ پہنچے اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائیگا۔ جیسے پکانے کو نہ دھننے والوں
کے لیے آٹا نگریز کے لیے رنگ کا جرم خورتوں کے لیے منہدی کا جرم
لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم مزدور کے لیے گارامٹی عام لوگوں
کے لیے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم اسی طرح بدن کا میل شئی وغیرہ بھی
کی بیٹ وغیرہ مسئلہ کسی جگہ چھالاتھا اور وہ سوکھ گیا مگر اسکی کھال بھا
نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال
پانی بہالینا کافی ہے پھر اسکو جدا کر دیا تو اب بھی اسپر پانی بہانا ضروری نہیں
مسئلہ مچھلی کا سنا اعضائے وضو پر چپکارہ گیا وضو ہو گا اگر پانی اسکے
نیچے نہ بہے گا وضو کی سنتیں مسئلہ وضو پر ثواب پانیکے لیے حکم آتا
بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضرور ہی ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا
مسئلہ بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو
قبل استنجنے کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے
کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد تر کھولنے کے زبان سے ذکر الہی منع ہے
اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے
اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اندر
ہاتھ دھوئے تو اسے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں
پانی میں ڈالے ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا

گئے تاکہ تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہی بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر باپاں ہاتھ دھوئے مسئلہ یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا مسئلہ اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہو مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مانے مستعمل ہو گیا مسئلہ یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اسکا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہو تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہوا اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جنب نے اگر کہنی تک ہاتھ دھویا تو اسکے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اسکے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جنب کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اسکے سارے بدن پر حدث ہی مسئلہ جب سو کر اٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی مسئلہ کم سے کم تین تین مرتبہ داسنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرنا اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے۔ اور مسواک نہ بہت نرم ہونہ سخت اور سیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے

۱۵ یہ مسئلہ معرکہ الآرا ہے اور صحیح ہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہایہ و فتح العتدیر و تبیین و فتاویٰ تافسی خاں و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب الامم محمد رحمہ اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اسکی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالہ مبارکہ النقیۃ اللغویۃ فی العنصرین بن الملاقی و الملحقہ کا مطالعہ کیا جائے ۱۲ منہ حفظہ ربہ

درخت کی لکڑی نہ ہو چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت
 لنبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت
 سے زیادہ ہو اسپر شیطان بیٹھتا ہے مسواک جب قابل استعمال کے نہ رہے تو
 اُسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک
 تو وہ آلہ ادا کے سنت ہر اسکی تعظیم چاہیے دوسرے آب دہن مسلم ناپاک جگہ
 ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے اسی لیے پانخانہ میں تھوکنے کو علمائے نامناہ
 لکھا ہے مسئلہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں
 کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر
 نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے مسئلہ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے
 لنبائی میں نہیں چٹ لیت کہ مسواک نہ کرے مسئلہ پہلے داہنی جانب کے
 اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب
 کے نیچے کے دانت پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مسئلہ جب مسواک
 کرنا ہو تو اُسے دھو لے توہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑھی نہ چھوڑے
 بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو مسئلہ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سین
 کپڑے سے دانت مانجھے یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑوں پر
 پھیر لے مسئلہ مسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وضو کے لیے تو جو ایک
 وضو سے چند نمازیں پڑھے اُس سے ہر نماز کے لیے مسواک کا مطالبہ نہیں
 جتنک تغیر راکھ نہ ہو گیا ہو ورنہ اسکے دفع کے لیے مستقل سنت ہی البتہ اگر
 وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے مسئلہ پھر تین چلو

پانی سے تین گلیاں کرے کہ ہر بار موٹھ کے ہر پیرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غزیرہ کرے مسئلہ پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے۔ اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے مسئلہ موٹھ دھوتے وقت داڑھی کا حلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے مسئلہ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا حلال کرے پاؤں کی انگلیوں کا حلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے حلال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو حلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے حلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا مسئلہ جو اعضا دھونے کے ہیں انکو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اہل طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی مسئلہ اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دھل گیا تو یہ ایک بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائیگا مگر خلاف سنت اس میں چلووں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلووں سے مسئلہ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔ اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے موٹھ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا اور

کوئی سنت چھوڑ گیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا برا ہے اور ترک سنت موقوفہ کی عادت ڈالی تو گناہ گار ہے اور داڑھی کے جو بال مونہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے وضو کے مستحبات بہت مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے ہیں باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں مسئلہ داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر دونوں رخسار سے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھویں گے ایسے ہی دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہو گا ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونہ دھونے اور مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے اس گلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا۔ وضو کرتے وقت کعبہ رواوچی ہو سکے بیٹھنا۔ وضو کا پانی پاک جگہ کرنا۔ اور پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص جاڑے میں۔ پہلے تیل کی طرح پانی چیر لینا خصوصاً جاڑے میں۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔ دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔ وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ طہیل ہو کہ سکے نیچے پانی بہنا معلوم ہو ورنہ فرض ہو گا۔ صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اطمینان سے وضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جو ان کا سانا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔ کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔ جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اسے کوووں ٹخنوں ایریوں تلوواں گونچوں گھائیوں

کہنیوں کا اختصاص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ معارض خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ انکی بے خیالی کا ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔ وضو کا برتن مٹی کا ہو۔ تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر قلعی کیا ہو۔ اگر وضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے۔ اور طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف۔ آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھو لیں اور ہاتھ اُسکے دستہ پر رکھیں اُسکے مونہ پر نہ رکھیں۔ دہنے ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا۔ پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔ مونہ دھونے میں ہاتھ کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے تنبیہ بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھون چلو ڈال کر سارے مونہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ دونوں ہاتھ سے مونہ دھونا۔ ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اُسکے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دھونا۔ مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلہ کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سر اور دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدھی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرنا اور

52796

اور وضو سے فلح ہوتے ہی یہ پڑھے اللہم اجعلنی من التوابین واجعل لی من المتطہرین
 اور سچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑی لمبائی کے شفا کے امراض سے اور آسمان
 کی طرف مونہ کر کے سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت
 استغفرک والتوب الیک اور کلمہ شہادت اور سورہ انا انزلنا پر سے اعضا
 وضو بغیر ضرورت نہ پوچھے اور پوچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے قدر
 نم باقی رہنے دے کہ روز قیامت پہلے حسنات میں رکھی جائے گی اور ہاتھ
 نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ بعد وضو میانی پر پانی چھڑکنا۔ اور مکروہ وقت
 نہ ہو تو دو رکعت نازل نفل پڑھے۔ اسکو تہیۃ الوضو کہتے ہیں وضو میں مکروہات
 عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ وضو کے لیے
 نجس جگہ بیٹھنا۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرا نا۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔ اعضا سے
 وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ سپرکانا۔ پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا قبل کی
 طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔ بے ضرورت دنیا کی بات کرنا زیادہ
 پانی خرچ کرنا۔ اثنام خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ موٹھ پر پانی مارنا۔ یا مونہ پر
 پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ ایک ہاتھ سے مونہ دھونا کہ یہ رفاض و ہنود کا
 شعار ہے۔ گلے کا مسح کرنا۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا
 دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا تین
 جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک
 کیا ہو اس سے اعضاے وضو پوچھنا۔ وضو پ کے گرم پانی سے وضو کرنا
 ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا

لا جوابی
 ہو گیا اس سے
 وضو کرنا مطلقاً
 مکروہ نہیں بلکہ
 اس میں خفیہ تہیۃ
 بی جن کا ذکر
 پانی کے باب
 میں آیا اور
 اس سے وضو
 کی روایت تہیۃ
 ہے نہ تہیۃ
 اس سے وضو
 حفظ ہے
 سب سے

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یہاں ہر مکروہ کا ترک سنت و ضلوع کے متفقہ سرق
مسائل مسئلہ اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم
چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے مسئلہ طواف کے لیے وضو واجب
ہے مسئلہ غسل جنابت سے پہلے اور جنب کو کھانے پینے سونے اور اذان
واقامت اور خطبہ جمعہ و عیدین اور روضہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لیے وضو کر لینا
سنت ہے مسئلہ سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے
یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اسوقت اور بانی
قرآن عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ
جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتب دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر
غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے گالی دینے فحش لفظ نکلنے کافر سے بدن
چھو جانے صلیب یا بت چھونے کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے
بغل کھجانے سے جبکہ اس میں بدبو ہو غیبت کرنے تمقہ لگانے لغو ہشمار
پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن
بے حال مس ہو جانے سے اور با وضو شخص کا نماز پڑھنے کے لیے ان سب
صلواتوں میں وضو مستحب ہے مسئلہ جب وضو جاتا رہے وضو کر لینا مستحب
ہے مسئلہ نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر ان سے وضو کرنا چاہیے تاکہ عادت
ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں مسئلہ ٹوٹے کی
ٹوٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زائد

گرے بلکہ متوسط ہو مسئلہ چلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ کرے کہ اسراف ہوگا ایسا ہی جس کام کے لیے چلو میں پانی لیں اسکا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لے کہ اسراف ہوگا مسئلہ ہاتھ پاؤں سینہ پشت پر بال ہوں تو ہر تال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترشوالے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا فائدہ ۸ ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اسکے وسوسہ سے بچنے کی بہتر تدابیر یہ ہیں۔ رجوع الی اللہ واعوذ باللہ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ وسورہ ناس اور امنت باللہ ورسولہ اور هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء علیہ اور سبحان الملک الخلاق طان یشاید ہبکم ویات بخلق جدید طوماذک علی اللہ بعزیز ط پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائیگا اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔

فصل فی نواقض الوضوء

وضو ٹوٹنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ پاخانہ پیشاب و دمی ہڈی ہڈی کیڑا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا مسئلہ اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہنوز اوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہے گا مسئلہ عورت کے

آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیز شش خون نکلتی ہے ناقص وضو نہیں
اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے مسئلہ مرد یا عورت کے پیچھے سے
ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا مسئلہ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی یا
پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلی تک پہنچا اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائے گا
مسئلہ عورت کے دونوں مقام پر وہ پھٹ کر ایک ہو گئے اُسے جب
بیچ آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہو گی مسئلہ
اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اُس میں سے لوٹ آئی
تو وضو نہیں جائے گا مسئلہ حقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پانے
کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ مرد نے سوراخ
ذکر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہو مگر جب نکالی تو تر نکلی تو نکالتے
ہی وضو ٹوٹ گیا یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اُس کپڑے پر
کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا
رہا مسئلہ خون یا پیٹ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں
ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو
جاتا رہا اگر صرف چمکایا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ
لگ جاتا ہے اور خون ابھرا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی
سے دانت مابغھے یا دانت سے کوئی چیز کالی اسپر خون کا اثر پایا یا ناک
میں انگلی ڈالی اسپر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو
وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا

فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے مسئلہ زخم میں گرہا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چلی مگر یہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بننے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں پونچھتا اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا سکا بھی وہی حکم ہے مسئلہ پھوڑا یا پھنسی پھوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ پھوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ آنکھ۔ کان۔ ناف۔ پستان وغیرہ میں دانہ یا ناصور یا کوئی بیماری ہوا تو وجہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا مسئلہ زخم یا ناک یا کان یا مونہ سے کپڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا چسپہ خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی کٹ کر گرا وضو نہیں ٹوٹے گا مسئلہ کان میں تیل ڈالا تھا اور وہ ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وضو نہ جلے گا یوں اگر مونہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہی تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ چھالانوج ڈالا اگر اس میں کاپانی بہ گیا وضو جاتا رہا ورنہ نہیں مسئلہ مونہ سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہو وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں فاسد لاغلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب مسئلہ جنک یا بڑی کٹی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود

نکلتا تو بہ جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں مسئلہ اور اگر چھوٹی کٹی یا جوں۔
 کھٹل مچھر کھھی۔ پستونے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔ مسئلہ ناک
 صاف کی اُس میں بستہ خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ نارو سے رطوبت
 ہے وضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وضو باقی ہے مسئلہ اندھے کی آنکھ
 سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے ناقض وضو ہے مسئلہ مونہ بھرتے
 کھانے یا پانی یا صفا کی وضو توڑ دیتی ہے فائدہ مونہ بھر کے یہ معنی ہیں
 کہ اُسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو مسئلہ بلغم کی قی وضو نہیں توڑتی
 جتنی بھی ہو مسئلہ ہتے خون کی قی وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے
 مغلوب نہ ہو اور جا ہوا خون ہی تو وضو نہیں جائیگا جنتک مونہ بھرنے ہو مسئلہ
 پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قی میں آیا اگر مونہ بھر
 ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو لگا اور
 نکل آیا تو نہ وہ ناپاک نہ اُس سے وضو جائے مسئلہ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار
 قی آئی کہ اُسکا مجموعہ مونہ بھرے تو اگر ایک ہی متلی سے ہی تو وضو توڑ دے گی اور
 اگر متلی جاتی رہی اور اُسکا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی
 اور قی آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ مونہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں
 تو مونہ بھر ہو جائے تو یہ ناقض وضو نہیں پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہی تو وضو کر لینا
 بہتر ہے مسئلہ قی میں صرف کپڑے یا سانپ نکلے وضو نہ جائیگا اور اگر
 اُسکے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونہ بھر ہی یا نہیں مونہ بھرے
 تو ناقض ہے ورنہ نہیں مسئلہ سوتلے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں

سُرنِ خوب جمے نہ ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سو یا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اگر ٹوں بٹھیکر سو یا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بٹھیکر سو یا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سُرنِ اُسے ہوئے ہیں یا تنگی بیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہو یا دونوں بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سُرنِ جمے نہ رہے یا چار زانو ہو اور سر رانوں یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سو یا تو وضو بھی گیا نماز بھی گئی وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور بلا قصد سو یا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی وضو کر کے جس رکن میں سو یا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سر نو پڑھنا بہتر ہے مسئلہ دونوں سُرنِ زمین یا کرسی یا بیچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سُرنِ پر بیٹھا ہے اور کھٹے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں۔ دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زمین پر سوار ہو یا تنگی بیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہی یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز باں اگر پورا رکن سوتے ہی ہیں ادا کیا تو اسکا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہو تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے مسئلہ اگر اس شکل پر سو یا جس میں وضو نہیں جاتا اور

نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہوگی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ کیا ورنہ جاتا رہا مسئلہ گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کر لینا مناسب ہے مسئلہ بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی وضو جاتا رہا مسئلہ اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا مسئلہ جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ کیا مسئلہ نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل سو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں انکی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سو یا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل تھا پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وضو لازم ہے فائدہ انبیا علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں انکی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیا علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ انکی عظمت و شان کے نہ بسبب نجاست کے کہ ان کے فضلات شریفہ طیب و طاهر ہیں جنکا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعث برکت مسئلہ بیہوشی اور جنون اور عیشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لٹکھڑکیے ناقض وضو ہیں مسئلہ بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ اس پاس والے سنیں اگر جاگتے ہیں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائیگا اور نماز فاسد ہو جائے گی مسئلہ اگر نماز کے اندر سوتے ہیں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہی مسئلہ

اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں
 جائے گا نماز جاتی رہے گی مسئلہ اور اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل
 نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو مسئلہ با شہرت فاحشہ یعنی مرد
 اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شہرہ گاہ یا کسی مرد کی شہرہ گاہ سے ملانے
 یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شو عاقل نہ ہونا محض وضو ہی مسئلہ
 اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شہرہ گاہ کو مس کیا اور انتشار آلہ نہ تھا عورت
 کا وضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا مسئلہ
 بڑا استنجہ اڑھیسے سے کر کے وضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے
 استنجہ مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دیکر کرے گا
 وضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے
 مسئلہ ٹھوڑا یا بالکل اچھی ہو گئی اسکا مردہ پوست باقی ہے جن میں
 اوپر موٹھا اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے
 نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اسکے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی
 جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے مسئلہ عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹا لایا
 اور ستر کھلنے یا اپنا یا پر ایسا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہو محض بے عمل
 بات ہی ہاں وضو کے آداب سے ہو کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب
 ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا
 رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا تو حرام ہے۔

متفرق مسائل

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون اگر کہ
 نہ نکلے یا تھوڑی تڑی کہ مونہ بھر کر نہ ہو پاک ہے مسئلہ عارض یا پستہ یوں کہ
 جبکہ بننے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اس سے باہر چھو کر اگرچہ
 کتنا ہی سن جائے پاک ہے مسئلہ سوتے میں رال جو مونہ سے گرتے اگرچہ
 پیٹ سے آئے اگرچہ بدبودار ہو پاک ہے مسئلہ مردے کے مونہ سے جو پانی
 بہے نجس ہے مسئلہ آنکھ دکھتے ہیں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے
 اس سے احتیاط ضروری ہے مسئلہ شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونہ
 پہنچے ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دینا لیکن یہ
 دودھ اگر معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے مسئلہ درمیان
 وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جائے تو اسے سر
 سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے ہے دھلے ہوئے کے مسئلہ چھوٹے
 پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بیکار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں
 کام آسکتا مسئلہ مونہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر ٹوسے اتنا
 کو مونہ سے لگا کر کھلی کو پانی لیا تو لوٹا کٹورا اور کھلی پانی جس ہو جائے گا چلو سے
 پانی لیکر کھلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کھلی کے لیے پانی لے مسئلہ اگر درمیان
 وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے
 تو اسکو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف التفات نہ کرے اور
 اگر بعد وضو کے شک ہوا تو اسکا کچھ خیال نہ کرے مسئلہ جو با وضو تھا اگر
 اسے شک ہو کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں ہے

کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ ہو اگر تاہو اور اگر وسوسہ ہی تو اسے ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے مسئلہ اور اگر بے وضو تھا اب اسے شک ہو کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اسکو وضو کرنا ضروری ہے مسئلہ یہ معلوم ہے کہ وضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضرور نہیں مسئلہ یہ یاد ہے کہ پانخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا بھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے مسئلہ یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عضو تھا تو بائیں پاؤں دھو لے مسئلہ میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور اس جگہ کو دوسولے اور اگر بار بار ایسے شبہ پڑتے ہیں تو اسکی طرف توجہ نہ کرے شیطان وسوسہ ہے۔

بَابُ الْغَسْلِ

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا۔ اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو اور فرماتا ہے حَتَّىٰ يَطْهَرْنَ يهاتک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ای ایمان والوں نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے

تو بجائے غسل تیمم ہے الاحادیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈالکر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین کپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔ انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈالکر ہاتھوں کو دھویا پھر دایسے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اسکے بعد میں نے (بدن پوچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ نیز بخاری و مسلم میں بروایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اسکو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لیکر اس سے طہارت کر عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر عرض کی کیسے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کروں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف گھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو مٹاؤ کہ۔ امام مسلم نے ام المومنین

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ
 میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے
 کھول دوں فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپٹ پانی
 ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہا لے پاک ہو جائے گی یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر
 ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھو و اور
 جگہ کو صاف کرو۔ نیز ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت میں ایک بال
 کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اسکے ساتھ آگ سے ایسا لبا کیا جائے گا۔
 (یعنی عذاب دیا جائیگا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے
 میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرنی تین بار ہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے
 کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) اصحاب سنن ابوداؤد نے ام المومنین
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔ ابو داؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان
 میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریعت لیا کہ الحمد للہ و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ
 حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے جب
 تم میں کوئی نہاتے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔ متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہ بند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہ بند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہ بند اور کرتے اور اور رضی کے ساتھ جائیں۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے جیسا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اسپر نہانا ہے فرمایا ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونہ ڈھانک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کسوچہ سے پتھر ماں کے مشابہ ہوتا ہے رواہ البخاری ومسلم فائدہ ۸ امہات المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پیشتر بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اس لیے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہو اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اس لیے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہو اور تری (اش) نہیں پاتا فرمایا اسپر غسل نہیں۔ ام سلیم نے عرض کی عورت اسکو دیکھے تو اسپر غسل ہے فرمایا ہاں عورتیں مردوں کے مثل ہیں رواہ ابوداؤد والترمذی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیز ترمذی میں انھیں سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں
 غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی
 ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو لو پھر سورہ ہمزہ واہ البخار
 و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے مروی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور
 کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے نیز مسلم میں ابوسعید
 خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
 ہیں جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے
 کچھ نہ پڑھیں رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو
 حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا رواہ ابوداؤد عن عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نیز ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملائکہ اُس گھر میں نہیں جاتے
 جس میں تصویر اور کتا اور جنب ہو۔ نیز ابوداؤد عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تین شخصوں کے
 قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور مخلوق میں لٹھرا ہوا اور جنب مگر یہ کہ وضو کر لے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا

یہ روایت صحیح ہے
 صحیح مسلم میں ہے
 صحیح ابوداؤد میں ہے
 صحیح ابن عمر میں ہے

کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص ہوا و اما مالک امام بخاری و امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کو آئے تو اسے چاہیے کہ نہالے۔

غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کسی ہوی غسل نہ ہو گا چاہے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں (۱) کلی کہ مونہ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونہ میں لیکر اگل دینے کو کفلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پہنچے یوں غسل نہ ہو گا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ دائرہوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے مسئلہ دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جی ہو تو اسکا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے کثرت سے پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چوننا ہم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مٹی کی رخیں کہ انکے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہو تو معاف ہے مسئلہ یوں ہیں ہلتا ہوا دانت تار سے یا اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریز سے

دانت میں رہے گئے کہ اسکی نگہداشت میں حرج ہے ہاں بعد معلوم ہو نیکی اسکو
 جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی پہنچنے سے منع ہوں (۲) ناک میں
 پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر
 اوپر چڑھانے والے برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا ناک
 کے اندر ریختہ سوکھ گئی ہو تو اسکو چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا
 بھی فرض ہے مسئلہ باق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری
 ہے پھر اگر تنگ ہو تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں (۳) تمام ظاہر بدن
 یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے سے ہر گوشے پر
 پانی بہ جانا۔ اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے پکرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر
 ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک
 انکی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہو گا لہذا تفصیل
 بیان کیا جاتا ہے اعضاء و ضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں
 ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص
 غسل کے ضروریات یہ ہیں۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے
 نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھونکر جڑ سے
 نوک تک پانی بہائے اور عورت پر جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں
 ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہونگی تو کھولنا ضروری
 ہے کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ
 کے سوراخ کا حکم و ضو میں بیان ہوا۔ بھوٹوں اور مونچھوں اور وارھی کے بال کا

جڑ سے نوک تک اور اُنکے نیچے کی کھال کا دھلنا۔ کان کا ہر پیرزہ اور اُس کے
سوراخ کا منہ۔ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانے۔ کھوری اور گلے کا
جوڑ کہ بے منہ اٹھانے نہ دھلے گا۔ بٹھیس بے ہاتھ اٹھانے نہ دھلیں گی۔ بازو کا
ہر پہلو پیچھ کا ہر ذرہ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھویں۔ ناف کو انگلی ڈال کر دھویں جبکہ
پانی بہنے میں شک ہو۔ جسم کا ہر رونا گنا جڑ سے نوک تک۔ ران اور پیرو کا جوڑ
ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بٹھیکر نہائیں۔ دونوں سرس کے ملنے کی جگہ خصوصاً
جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ راتوں کی گولائی۔ پنڈلیوں کی کروٹیں۔ ذکر و اثین
کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔ اثین کی سطح زیریں جوڑ تک
اثین کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو
چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ احتیاطیں
ضروری ہیں۔ دھلکی ہوئی پستانوں کو اٹھا کر دھونا۔ پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر۔
فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے ہاں فرج داخل
میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہی تو ہیں اگر حیض و نفاس سے فارغ
ہو کر غسل کرتی ہو تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا
اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ ہاتھ پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے مسئلہ
بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں مسئلہ کسی زخم پر
پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اُسکے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے
سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اُس پورے عضو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو
پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح

کافی نہ ہوگا اور اگر ٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہو
 اور ٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اسکا ضرور ہے تو
 اسکے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرور نہیں کرتا تو اگر کھولنا ممکن ہو
 کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو اگرچہ پوہیں کہ کھول کر پھر ویسی
 نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری ٹی پر مسح کافی ہے بدن
 کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا مسئلہ کسی کو زکام یا
 آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی
 یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کھلی کرے ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے
 نہالے اور سر کے ہر ذرے پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا بعد صحت ستر
 دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں مسئلہ پکانے والے کے جن
 میں آٹا لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کل جرم تمام لوگوں کے لیے بھی مچھری بیٹا اگر لگی ہو تو
 غسل ہو جائے گا ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہو
 پہلے ہونا پڑھی ہوگی۔

غسل کی سنتیں

غسل کی نیت کر کے پہلے ہاتھ کو گتے تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے
 خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسکو دور کرے پھر نازک سا
 دھو کرے، سر نہ پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہالے تو پاؤں
 بھی دھوئے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑے خصوصاً جاڑے کے موسم میں
 پھر سر کو تھوڑے سے دھوئے پھر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پھر سر پر

اور تمام بدن پر تین بار پھر جلے غسل سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لے اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور تمام بدن پر ساتھ پھرے اور ملے اور ایسی جگہ نہانے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گلختے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں مسئلہ اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو پاننگے بدن نہانے بشرطیکہ موضع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو میٹھکر نہانا بہتر ہے بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں مسئلہ سب کے لیے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا دوسرا بھلا پہلا ایک کے تمام اعضا پر بال دوسرے کا بدن صاف ایک گھنی داڑھی والا دوسرا بے ریشہ ایک کے سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا سر منڈا او علی بذالقیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے مسئلہ عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جاسکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے لوگوں کے سامنے ستر کھولکر نہانا حرام ہے مسئلہ بغیر ضرورت صبح و شام کے حمام کو نہ جانے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

فصل فی موجبات الغسل

(غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے)

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت غسل ہے

مسئلہ اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھاٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب منی نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں وضو جاتا رہے گا مسئلہ اگر منی اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑا کہ باہر نہ ہو سکی پھر جب شہوت جاتی رہی تو چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہیں ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہذا غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے مسئلہ اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالینس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہی جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہو گئی اُسکے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالینس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلا شہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور یہ منی پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی مسئلہ اگر منی تپلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائے گا (۲) احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا ندی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یا دن نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہی نہ ندی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یا دن نہ ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور ندی کا شک ہی تو اگر خواب میں احتلام ہونا یا دن نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے مسئلہ اگر احتلام یا دن ہے مگر اسکا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل واجب نہیں مسئلہ اگر سونے سے پہلے شہوت تھی

آلہ قائم تھا اب جاگا اور اسکا اثر پایا اور نذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یا نہیں
تو غسل واجب نہیں جب تک اسکے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے
پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دہن چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا
صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے
غسل واجب ہو جائے گا یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں اسکا
خیال ضرور چاہیے مسئلہ بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بہوش ہوا ہوش
آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر نذی ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونے کے بعد
ایسا دیکھے تو غسل واجب ہوگا مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی
مسئلہ کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو کپڑا لیا کہ منی باہر
نہ ہو پھر جب نذی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا مسئلہ نماز
میں شہوت تھی اور منی اترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی
اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو گئی مسئلہ کھڑے یا بیٹھے یا چلتے
ہوئے سو گیا آنکھ کھلی تو نذی پالی غسل واجب ہے مسئلہ رات کو احتلام ہوا جاگا
تو کوئی اثر نہ پایا وضو کر کے نماز پڑھ لی اب اسکے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا
اور وہ نماز ہو گئی مسئلہ عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے
نہ نکلے غسل واجب نہیں مسئلہ زوج و زوجہ ایک چار پالی پر سوئے بعد بیدار
بستر پر منی پالی گئی اور ان میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے احتیاط یہ ہے کہ ہر حال میں
غسل کریں اور یہی صحیح ہے مسئلہ لڑکے کا بلوغ احتلام کے ساتھ ہوا اس پر
غسل واجب ہے (۳) حشفہ یعنی سر ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے

پہچھے داخل ہونا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا مثلاً مرد بالغ ہو اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغ کو بھی حکم نہانے کا ہے اور لڑکا نابالغ ہو اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا مسئلہ اگر چوپایہ یا مردہ سے یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جسکی مثل سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو و طہ کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں مسئلہ عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کو آری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقت مجامعت سے جب تک غسل نہیں کیا ہے تا مہ نازوں کا اعادہ کرے مسئلہ عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مرد سے کا ذکر یا کوئی چیز بڑیا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں تو ہیں اگر جن نے جماع کیا بشرطیکہ متشکل بشکل انسان ہو کر نہ آیا ہو ورنہ مجرد غیبت حشفہ سے غسل واجب ہے تو ہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اسوقت انسانی شکل میں نہیں بغیر انزال و جو ب غسل نہ ہو گا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غیبت حشفہ سے واجب ہو جائے گا مسئلہ غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہو گا البتہ وضو ہانا ہے گا فائسلا ان وجوہ سے جسپر نہانا فرض ہوا سکو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حیض سے قارح ہونا (۵) نفاس کا منقطع ہونا مسئلہ سچ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہو حیض و نفاس کی کافی تفصیل انشاء اللہ بحلیل حیض کے بیان میں آئیگی مسئلہ کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس سے فراغت ہو چکی صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہو یاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم ہانے تک پانی چڑھانا کافی ہو گا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی پانی بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کلی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائے غرض جتنے اعضا کا دھلنا غسل میں فرض ہو جو جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالت کفر ہی دھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضرور نہیں ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو بعد اسلام پورا غسل ہو مسئلہ مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہونگے مسئلہ پانی میں مسلمان کا مردہ ملا اسکا بھی نہلانا فرض ہے پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اسکو غوطہ دیدیا غسل ہو گیا ورنہ اب نہلائےں مسئلہ جمعہ، عید، بقر عید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے اور وقوف عرفات و وقوف مزدلفہ و حاضری حرمہ و حاضری سرکار عظیم و طواف و دخول منیٰ اور حجرون پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شب ابرات اور شب قدر اور عرفہ کی رات اور

مجلس میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلا نیکے بعد غسل مستحب ہے مسئلہ حج کرانے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں وقت مزدلفہ۔ دخول منیٰ جمعہ پر کنکریاں مارنا۔ دخول مکہ۔ طواف جبکہ یہ تین بھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہو تو غسل جمعہ بھی۔ یوں ہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہونگے مسئلہ جسر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا مسئلہ عورت جنب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہائے یا بعد حیض ختم ہونے کے نہائے مسئلہ جنب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرے مسئلہ عورت کو نہانے یا وضو کے لیے پانی مول لینا پڑے تو اسکی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل و وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کر نیکیے لیے نہانے کے مسئلہ جسر غسل واجب ہے اسے چاہے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔ اور اگر کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ مونہ دھو لے گلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لانا ہے اور بے نہانے یا بے وضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہوا بے نہانے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے مسئلہ

رمضان میں اگر رات کو جنب ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہاسے کہ روزے کا
 ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر
 مناسب یہ ہے کہ غرغزہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھا نا یہ ڈو کام طلوع فجر سے پہلے
 کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہاسے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا
 اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔
 مسئلہ جس کو نہاسے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا یا طواف کرنا یا ^{تہجد} ^{تہجد}
 چھونا اگرچہ اسکے سادہ حاشیہ پر ہاتھ پڑے اگرچہ جلد یا چولی چھوئے یا بے چھو
 دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا
 ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے مسئلہ ہاں
 اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں ہے ^{روہ} ^{روہ} مال
 وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے کپڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے
 کی آستین دوپٹے کے انچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اسکے مونڈھے پر
 ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اسکے تابع ہیں جیسے چولی و آنجد
 کی تابع تھی **مسئلہ** اگر قرآن کی آیت دعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا اداے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
 یا خبر پریشان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا اور بہ نیت ثنا پوری رُوہ فاتحہ یا آیت الکرسی
 یا سورہ ہجرت کی پچاس آیتیں **هو الله الذي لا اله الا هو** سے آخر سورہ تک
 پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں ہے توہین تینوں
 قل بالفاظس بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ

بہ نیت ثنائی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں مسئلہ بے وضو کو قرآن مجید یا اسکی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں مسئلہ روپ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی کو) اسکا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی کو اٹھانا جائز ہے توہین جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو تو اسکا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ ہے مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو مسئلہ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہوا اسکے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے مسئلہ قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں مسئلہ فقہ و تفسیر و حدیث کی کتب کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھویا اگرچہ اسکو پہنے یا اڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے مسئلہ تورت زبور انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے مسئلہ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں مسئلہ ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے مسئلہ مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو مسئلہ کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں مسئلہ قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علی مرتبہ

مسئلہ کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم و دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے مسئلہ مسائل یا دنیات کے اوراق میں پڑیا بندھنا جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اسکو کام میں لانا یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اسکا استعمال منع ہے۔

باب المیاء

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اتارا اور فرماتا ہے وَنَزَّلُ عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكَ رِجْزَ الشَّيْطَانِ یعنی آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔ الاحادیث امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہلے (یعنی تھوڑے پانی میں جو دہ در دہ نہ ہو کہ وہ در دہ بتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو ای ابو ہریرہ کیسے کرے کہا اس میں سے لیلے حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے رواہ ابوداؤد والترمذی و ابن ماجہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لیجاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال یعنی مچھلی رواہ مالک و ابوداؤد

والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے

ما یجوز بہ الوضوء وہاں یجوز بہ

(کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں)

تنبیہ جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز

غسل بھی ناجائز ہے۔ مسکلمہ مینھ۔ ندی۔ نالے۔ چشمے۔ سمندر۔ دریا۔ کوئیں اور

برف۔ اُونے کے پانی سے وضو جائز ہے۔ مسکلمہ جس پانی میں کوئی چیز لگی

کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اسکا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی

میں کوئی ایسی چیز ڈال کر چکائیں جس سے مقصود میل کا ٹنا نہ ہو جیسے شور یا چائے

گلاب یا اور عرق اس سے وضو غسل جائز نہیں۔ مسکلمہ اگر ایسی چیز ملائیں

یا ملا کر چکائیں جس سے مقصود میل کا ٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وضو

جائز ہے جب تک اسکی رقت زائل نہ کر دے اور اگر سٹوری کی مثل کا ٹھا ہو گیا تو وضو

جائز نہیں۔ مسکلمہ اور اگر کوئی پاک چیز چکائی جس سے رنگ یا بو یا مزہ میں فرق

آگیا مگر اسکا پتلا پن نہ گیا جیسے ریتا چوایا تھوری زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران

کا رنگ اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں۔ یوہیں

پتھر یا کانگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہو تو وضو جائز ہے

ورنہ نہیں غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ

مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب اسے لستی کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے

گرنے یا پرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حرج نہیں مگر جبکہ پتے اسے

گاڑھا کر دیں مسئلہ ہوتا پانی کہ اُس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لیجائے پاک اور پاک کرنے والا ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اُس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اُس وقت پاک ہوگا کہ نجاست تہ نشین ہو کر اُس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ مزہ بو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ مزہ بو کو بدل دیا تو وضو غسل اُس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے مسئلہ مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہو اور اُس کے اوپر سے پانی بہتا ہو تو عام ازیں کہ جتنا پانی اُس سے ملکر بہتا ہے خواہ کم ہے اُس سے جو اُس کے اوپر سے بہتا ہو یا زائد ہے یا برابر ہو تو مطلقاً ہر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نجاست کے سبب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہو مسئلہ چھت کے پرنالے سے مینچہ کا پانی گرے وہ پاک ہو اگر چہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو اگر نجاست پر نالے کے مونہ پر ہو اگر چہ نجاست سے ملکر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہو اور اگر مینچہ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت میں سے ٹپکے نجس ہو مسئلہ یوں نالیوں سے برسات کا بہتا ہوا پانی پاک ہو جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اُس میں نظر نہ ہو

۱۵ درخت میں ہو کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہ الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور نصاب تفسیر مضمیرات پھر قمتالی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے ۱۲ منہ حفظہ ربہ کذانی، والمختار من الخلیفۃ فی الشریعۃ عن المیط والعتابۃ والتاثر خانیۃ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

رہا اُس سے وضو کرنا اگر اُس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں
 کہ جو چٹو لیا جائے گا اُس میں ایک آدمہ ذرہ اُسکا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے
 ناپاک ہو گیا وضو اُس سے حرام ورنہ جائز ہی اور بچنا بہتر مسئلہ نالی کا پانی کہ
 بعد از کشش کے ٹھہر گیا اگر اُس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اسکا رنگ و بو
 محسوس ہو تو ناپاک ہو ورنہ پاک مسئلہ دست ہاتھ لنبادیں ہاتھ چڑا جو حوض ہو
 اُسے وہ درودہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یوہیں میں ہاتھ لنبا پانچ ہاتھ چڑایا چھپیں ہاتھ
 لنباپار ہاتھ چڑا غرض کل لمبائی چوڑائی ستوا ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اُسکی گوالائی تقریباً
 ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور ستوا ہاتھ لمبائی چوڑائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اُس کے
 پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو تھیب حوض کے بڑے چھوٹے ہونے
 میں خود اُس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اُس میں جو پانی ہے اُسکی بالائی سطح
 تکھی جائیگی تو اگر حوض بڑا ہی گہرا پانی کم ہو کر وہ درودہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں
 بڑا حوض نہیں کہا جائے گا نیز حوض اُسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں عید گاہوں
 میں بنالیے جلتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جسکی پیمائش ستوا ہاتھ ہی بڑا حوض ہے اور
 اس سے کم ہی تو چھوٹا مسئلہ درودہ حوض میں صرف اتنا دل درکار ہے
 کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ
 لب یا چٹوں میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اسکی حاجت اُسکے کثیر رہنے کے لیے
 ہے کہ وقت استعمال اگر پانی اٹھانے سے زمین کھل گئی تو اُس وقت پانی ستوا
 ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہی نجاست پڑنے

۱۰۰ المسائل مصرقة فی ہتہ الجبیر مالاً مزید علیہ من شار الاطلاع فلیرجع ایہا ۱۲ منہ حفظہ ربہ

نا پاک نہ ہوگا جتنک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ
 نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اُس میں نجاست ڈالنا منع ہے مسئلہ
 بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اُس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں
 اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر تلو
 ماتھ ہے تو بڑا ہی دور نہ نہیں البتہ تلی تلی چیزیں جیسے گھانس۔ نرکل کھیتی اسکے
 اتصال کو منع نہیں مسئلہ بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے
 جیسے شراب پشیاہ تو اُس کے ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں
 آتی ہو جیسے پانخانہ یا کولی مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہو اُس طرف وضو
 نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کر کے تنبیہ جو نجاست دکھائی دیتی ہے
 اُسکو مرہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اُسے غیر مرہ کہتے ہیں مسئلہ ایسے حوض
 اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگرچہ وضو کا پانی اُس میں
 گرتا ہو اُس میں کلی ڈالنا یا ناک صاف کرنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف
 ہے مسئلہ تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا اگر برف کے نیچے پانی کی لبائی
 چوڑائی متصل بقدرہ درہ ہے اور سوراخ کر کے اُس سے وضو کیا جائز ہے اگرچہ
 اُس میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل درہ درہ نہیں اور اُس میں نجاست پڑی
 تو ناپاک ہے پھر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اُس میں سوراخ کر دیا اور اُس سے
 پانی ابل پیرا تو اگر بقدرہ درہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک ہوگا
 اور اُس میں دل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا مسئلہ اگر تالاب خشک میں نجاست
 پڑی ہو اور مینہ برسا اور اُس میں بہتا ہو پانی پاک اسقدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے

پہلے دہ درود ہو گیا تو وہ پانی پاک ہو اور اگر اس میں سے دہ درود سے کم
 ہو دوبارہ بارش سے دہ درود ہوا تو سب ختم ہی ہاں اگر وہ بھر کر نہ جائے تو
 پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ ہاں ہو مسئلہ دہ درود پانی میں نجاست پڑی پھر
 اس کا پانی دہ درود سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے ہاں اگر وہ نجاست اب بھی
 اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر نہ جائے
 پاک نہ ہو گا مسئلہ چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ درود ہو گیا
 تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہا دے تو پاک ہو جائے گا مسئلہ
 کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دہ درود نہیں
 اور نیچے دہ درود یا زیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو ناپاک ہے
 پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور دہ درود ہو گیا تو پاک ہو گیا مسئلہ حقہ کا پانی
 پاک ہے اگرچہ اس کے رنگ و بو و مزہ میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے
 بقدر کفایت اسکے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں مسئلہ جو پانی وضو یا غسل کر
 میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں یوہیں اگر بے وضو
 شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بقصد
 یا بقصد دہ درود سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو
 اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اسکے جسم کا کوئی
 بے دھوا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام نہ رہا
 اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں مسئلہ اور اگر دھلا ہوا
 ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا تو اب کا کام ہو جیسے کھانیکے

یا وضو کے لیے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا مسئلہ مستعمل پانی کا پینا مکروہ ہے مسئلہ اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اُسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اُس سے نکلے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اُس سے پانی نکلے یا کوئی میں رسی ڈول کر گیا اور بے پیٹھے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکلے گا مستعمل نہ ہو گا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے مسئلہ مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے ٹوٹے یا گھڑے ہیں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہو تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہو گیا مسئلہ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح پر مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اُس سے زیادہ اُس میں ملا دیں نیز اسکا یہ طریقہ بھی ہے کہ اُس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائیگا تو پانی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں تو ہیں بہر ہستی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائیگی مسئلہ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور ترنبر کا پانی اور گنے کا رتن مسئلہ جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے ہوا کسی اور روغات کے برتن میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اُس سے وضو اور غسل نہ چاہیے نہ اُسکو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح بچنا نہ چاہیے یہاں تک کہ اگر اُس سے کپڑا بھیجک جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اسکے پہننے سے

کے ہے اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے مکھ میں ہو مسئلہ دو چوستہ گزر کر
مرجائیں تو وہی منیٰ سے تین ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چار
سے ساڑھ تک اور چھ ہوں تو کل مسئلہ دو تیس مرجائیں تو سب نکالا جائے
مسئلہ مسلمان مردہ بعد غسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصل پانی نکالنے کی
ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں
اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں اگرچہ وہ خون اسکے
بدن پر سے دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر دم کثیر قابل سیلان اسکے بدن پر
لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا ہو اور شہید کے گرنے سے اسکے بدن سے جدا ہو کر
پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک ہے گا کہ شہید کا خون جب تک اسکے بدن پر ہے
کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ دم کثیر اسکے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو آب
نہ پاک ہو گیا مسئلہ کافر مردہ اگرچہ تلو بار دھویا گیا ہو کوئیں میں گر جائے یا
اسکی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا کل پانی نکالا جائے
مسئلہ کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے
اگرچہ گرنے سے پہلے نہ لادیا گیا ہو مسئلہ بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو
اگر بلا ضرورت کوئیں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو منیٰ ڈول
نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اترتا تو کچھ نہیں مسئلہ سوئر کوئیں میں گرا
اگرچہ نہ مرے پانی نجس ہو گیا کل نکالا جائے مسئلہ سوئر کے سوا اگر اور کوئی
جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم
نہ ہو اور پانی میں اسکا موخہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اسکا استعمال جائز مگر احتیاطاً

میں ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اسکے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو
 کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونہ پانی میں پڑا تو اسکے لعاب اور جھوٹے کا
 جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے اگر جھوٹا ناپاک ہی یا مشکوک تو کل نکالا جائے
 اور اگر مکروہ ہے تو چوبہ وغیرہ میں میں ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیں اور
 جس کا جھوٹا ناپاک ہو اس میں بھی میں ڈول نکال لینا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور
 زندہ نکل آئی میں ڈول نکال ڈالیں مسئلہ کو میں میں جانور گر جس کا جھوٹا ناپاک یا مکروہ
 اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا مسئلہ جو تیا لکیند کو میں میں
 گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کل پانی نکالا جائے ورنہ میں ڈول محض نجس ہونیکا
 خیال معتبر نہیں مسئلہ پانی کا جانور نجی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کو میں میں
 مر جائے یا مرا ہوا اگر جائے تو ناپاک نہ ہوگا اگر چہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے
 اجزا پانی میں لگے تو اس کا پینا حرام ہے مسئلہ خشکی اور پانی کے مینڈک کا
 ایک حکم ہے یعنی اسکے مرنے بلکہ مرنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا مگر جنگل کا
 بڑا مینڈک جس میں دم سائل ہوتا ہو اس کا حکم مثل چوبہ ہے کہ ہے۔ پانی کے مینڈک
 کے انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں مسئلہ اور جبکہ پیدائش
 پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بطاس کے مر جانے سے پانی نجس ہو جائیگا
 مسئلہ پتھر یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو انکے ہاتھ کا اگر نجس ہونا معلوم ہے
 جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو
 کرنا بہتر ہے مسئلہ جن جانوروں میں ہوتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر کی وغیرہ
 انکے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔ فائدہ مکی سالن وغیرہ میں گر جائے

تو اس سے غوطہ دیکر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں مسئلہ مڑہار کی ٹہری جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا گل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مسئلہ جس کو میں کا پانی ناپاک ہو گیا جب اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں مسئلہ گل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو ادھا بھی نہ بھرے اسکی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت کہ وہ پاک ہوگی مسئلہ یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گرمی ہے اسکو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ اسی میں ہے تو کتنا ہی پانی نکالیں بیکار ہے مسئلہ اور اگر وہ ٹہری کی مٹی ہوگی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہوگی جو نجس کپڑا اور اسکا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی کے نکالنے سے پاک ہو جائے گا مسئلہ جس کو میں کا ڈول معین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اسکے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اسکا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے مسئلہ ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہو تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا مسئلہ ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں

مسئلہ کوئیں سے مزا ہوا جانور نکلا تو اگر اُسکے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہو تو اسی وقت سے پانی نجس ہو اُسکے بعد اگر کسی نے اُس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اُس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں تو ہیں اُس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اُسکے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور اُن سے جو نمازیں پڑھیں اُن کا پھیرنا فرض ہے۔ اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اُس وقت سے نجس قرار پائے گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو اُس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسرا اسی پر عمل ہے مسئلہ جو کواں ایسا ہو کہ اُسکا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اُس میں نجاست پڑگئی یا اُس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکلنے کا حکم ہو تو اسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کتنا پانی اُس میں ہے وہ سب نکال نیا جائے نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اُسکا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لیا کہ اُس وقت کتنا پانی ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پر ہمیر گاربن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دو سہرا طریقہ یہ ہے کہ اُس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے نتو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں کواں پاک ہو جائیگا اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر نتو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ

سنو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے مسئلہ جو کہ آں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اُسکے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اُس وقت اُس میں موجود ہے مسئلہ کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اُس میں اختیار ہو کہ ایک مہ سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائیگا مسئلہ مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا توہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔

فصل فی السور

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ آدمی کا جھوٹا چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہے کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اُس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک رینٹھ کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو جھنکا چاہیے مسئلہ کسی کے مونہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اُس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اسپر لازم ہو کہ کلی کر کے مونہ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نکلنے میں یا تھوکے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہو گئی اُسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگرچہ اسی صورت میں تھوک نکلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے مسئلہ معاذ اللہ شراب پیکر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر تک ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک

نہیں مگر شرابی اور اسکے جھوٹے سے بچنا چاہیے مسئلہ شراب بخوار کی موچھیں
 بڑی ہوں کہ شراب موچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ
 پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے مسئلہ مرد کو غیر عورت کا اور عورت
 کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ یہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کے کھانا پینا
 مکروہ ہے مگر اس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا
 ہے یا لذت کے طور پر کھایا پینا گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے
 جیسے باشریح عالم یادیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں
 مسئلہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا
 پاک ہے اگرچہ نہ ہوں جیسے گائے بیل بھینس بکری کبوتر تیترو وغیرہ مسئلہ
 جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ہندرتی
 ہو تو پاک ہے مسئلہ یوں بعض گائیں جنکی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا
 جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اسکے بعد کوئی بات ایسی نہ پائی گئی
 جس سے اسکے مونہ کی طہارت ہو جاتی (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری
 میں تین جگہ سے پینا اور اس حالت میں پانی میں مونہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا آبیض
 اگر بیل بھینس بکری کے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سوکھا اور اس سے
 ان کا مونہ ناپاک ہو اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت
 ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک
 چوتھا پاک مسئلہ گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے مسئلہ سور کتا شہریت
 شیر یا اٹھی گیدرا اور دو عمرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے مسئلہ کتے نے

برتن میں موٹھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہر یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھوئے
 سے پاک ہو جانے کا ورنہ ہر بار سکھا کر پانی چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو
 تین بار سکھا کر پاک ہو گا فقط دھونے سے پاک نہ ہو گا مسئلہ ٹکے کو کتنے
 اوپر سے چائے تو اس میں کا پانی ناپاک نہ ہو گا مسئلہ اڑنے والے شکاری جانور
 جیسے شکر۔ باز۔ بہتری۔ چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہر اور یہی حکم کوسے کا ہر اور اگر
 ان کو بالکر شکار کے لیے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا
 پاک ہے مسئلہ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی چوہا۔ سانپ۔ مھینگی کا جھوٹا
 مکروہ ہے مسئلہ اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً ہاتھ
 کھینچ لے اور ہاتھ چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہر اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے
 بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگی مگر خلاف اولی ہوئی۔ مسئلہ بلی نے
 چوہا کھایا اور فوراً برتن میں موٹھ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے موٹھ
 چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں مسئلہ پانی کے رہنے والے
 جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ انکی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں مسئلہ گدھے
 خچر کا جھوٹا مشکوک ہر یعنی اسکے قابل وضو ہونے میں شک ہر و لہذا اس سے
 وضو نہیں ہو سکتا کہ حدت متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہو گا مسئلہ
 جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کلی
 کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہر کہ وہ مستعمل ہو گیا مسئلہ
 اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود یا
 تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی بالدار کہ مکروہ سے

غریب محتاج کو بلا کراہت جائز مسئلہ اچھا پانی ہوتے مشکوک سے وضو
 و غسل جائز نہیں اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو غسل کر لے اور تیمم بھی کرے
 اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب
 بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضرور ہے اور
 اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مسئلہ مشکوک
 جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے مسئلہ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو
 اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں مسئلہ جس کا جھوٹا
 ناپاک ہے اسکا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک اور جس کا جھوٹا ناپاک ہو اسکا پسینہ
 اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اسکا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ مسئلہ
 گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہو چاہے کتنا ہی زیادہ لگا

باب التیمم

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَإِن كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ
 مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا
 فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ أَيْدِيكُمْ أَيْدِيكُمْ أَيْدِيكُمْ أَيْدِيكُمْ
 پاخانے سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک
 مٹی کا تھد کرو تو اپنے مونہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو الا حدیث
 صحیح بخاری میں بروایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی فرماتی
 ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک

جب بیدار یا ذاتِ بکیش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تمہم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تمہم کیا اسپر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ احوال ابو بکر تمہارا پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا وہ ہیکل اُسکے نیچے ملی۔ صحیح مسلم شریف میں بروایت حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہر کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب ہم پانی نہ پائیں اُسکی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی

امام احمد و ابو داؤد و ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دست
 برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (عسل وضو کری)
 کہ یہ اسکے لیے بہتر ہے۔ ابو داؤد و دارمی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کی فرماتے ہیں دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا اور اسکے
 ساتھ پانی نہ تھا تو پاک مٹی پر تمیم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا
 ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے صاحب نے
 اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسکا ذکر کیا تو جس نے
 اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے
 وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دو نا ثواب ہی۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم
 میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی تو جب نماز سے فارغ ہوئے
 ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ
 نماز نہ پڑھی فرمایا اس شخص سے تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی
 عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا مٹی کو لے
 کہ وہ تجھے کافی ہے۔ صحیحین میں ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیرجل کی جانب سے تشریف لارہے تھے ایک
 شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب
 توجہ ہوئے اور مونہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اسکے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کے مسائل

مسئلہ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو بجائے وضو اور غسل کے تیمم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اُسکے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہر فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا مسئلہ محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یوں کہ کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں مسئلہ اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وضو یا غسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرے تو بھی تیمم کرے یوں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرے تو تیمم کرے مسئلہ بے وضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چھک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ چھوڑنا یا بدن کا اچھا ہوا سکودھوئے اور زخم کی جگہوں پر اور بوقت ضرر اُسکے پاس پر بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اُس عضو پر کپڑا ڈال کر اسپرچ کرے۔

مسئلہ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے یوں کہ اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت میں تیمم کرے پھر جب گرم

وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی
اُسکے اعادہ کی حاجت نہیں مسئلہ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہو تو گلے سے ہٹا
اور سر کا مسح کرے (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں
مسئلہ اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری
ہے بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور
تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگی
مسئلہ اگر غالب گمان یہ ہے کہ ایک میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش
کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہو
جس سے پوچھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہی تو نماز کا اعادہ نہیں
مگر یہ تیمم اب جائز ہے اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم
ہوا کہ پانی قریب ہی تو اعادہ چاہیے مسئلہ اور اگر قریب میں پانی ہونے اور
نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کر کے
نماز پڑھ لی ہوگی مسئلہ ساتھ میں زمرم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً
لیجا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے تو تیمم جائز نہیں
مسئلہ اگر چاہے کہ زمرم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے
تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسہ ہو کہ پھر دیکھے گا وہ پانی بہہ
کر دے اور اسکا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا مسئلہ جو نہ آبادی
میں ہونہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہو اور یاد نہ رہا اور تیمم
کر کے نماز پڑھ لی ہوگی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہونہ اعادہ کرے

مسئلہ اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہو اور یہ گمان سے کہ مانگے سے
 دیدے گا تو مانگنے کو پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی
 اور بعد نماز مانگا اور اُس نے دیدیا یا پلے مانگے اُس نے خود دیدیا تو وضو کر کے
 نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہو گئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا
 جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اُس نے خود دیا تو نماز ہو گئی اور اگر
 دینے کا غالب گمان نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی ہی صورتیں ہیں کہ بعد کو
 پانی دیدیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہو گئی مسئلہ نماز پڑھتے میں
 کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہو کہ دیدے گا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے
 اور اُس سے پانی مانگے اور اگر نہ مانگا اور پوری کر لی اب اُس نے خود یا اسکے
 مانگنے پر دیدیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہو گئی اور اگر دینے کا غالب گمان
 نہ تھا اور نماز کے بعد اُس نے خود دیدیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے
 اور اگر اُس نے نہ تو خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہو گئی اور اگر
 نماز پڑھتے میں اُس نے خود کہا کہ پانی کو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے
 تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہی تو نہ توڑے پھر نماز کے
 بعد اگر اس نے پانی دیدیا تو وضو کر کے اعادہ کر لے مسئلہ اور اگر یہ گمان
 ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائیگا تو
 مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشا میں
 اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے اور اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی
 تو ہو گئی (۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو

اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اسکے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے
 اور سردی کے ضرر سے بچنے کی ایسی آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے
 (۴۷) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لیا گیا اس
 غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے
 وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت
 یا امرد ہے جسکو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمم جائز ہے مسئلہ
 اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہے وضو کے لیے
 پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم
 کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کرے مسئلہ
 قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے پڑھ لے اور اعادہ
 کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے
 سے پڑھے پھر اعادہ کرے (۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے
 تو تیمم جائز ہے مسئلہ اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے اور وہ کہتا ہے
 کہ کھمبہ جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھکو دونگا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے
 اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہو گئی مسئلہ رسی چھوٹی ہے
 کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال عمامہ دوپٹا وغیرہ)
 ایسا ہے کہ اسکے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں (۶) پیال
 کا خوف یعنی اسکے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کے صرف میں اسے تو
 خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اسکا جانور اگرچہ وہ کتا جسکا پالنا جائز ہے پیاسا

رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا
 صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دُور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے مسئلہ
 پانی موجود ہے مگر ہلکا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے شوربے کی
 ضرورت کے لیے تیمم جائز نہیں مسئلہ بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع
 جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کر لے یا اسکو پاک کر لے
 دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اسکو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے
 تیمم کر لیا اسکے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے کہ پہلا تیمم نہ ہو مسئلہ مسافر
 کو راہ میں کہیں رکھا ہو پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے
 اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی
 ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو تیمم جائز
 نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ
 ہو تو وضو کر لے (۷) پانی گرا ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی
 چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق
 نہیں تو تیمم جائز نہیں مسئلہ پانی مول ملتا ہے اور اسکے پاس حاجت ضروریہ
 سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے (۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں
 قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی (۹) یہ گمان کہ
 وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر خارج
 ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے مسئلہ
 وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو

کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ کے مسئلہ
 گھن کی نماز کے لیے بھی تیمم جائز ہے جبکہ وضو کرنے میں گھن کھل جانے یا جماعت
 ہو جانے کا اندیشہ ہو مسئلہ وضو میں مشغول ہو گا تو ظہر کی یا مغرب یا عشاء یا جمعہ
 کی پچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے (۱۰)
 غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اسکا
 لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اسکی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ
 پڑھ سکتا ہے مسئلہ ولی نے جسکو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم
 جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز
 ہے یوں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھکر موجود ہے تو اسکے لیے تیمم جائز ہے
 خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور
 اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں مسئلہ ایک جنازے
 کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا
 کہ وضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اسکے لیے
 اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی
 ہے مسئلہ سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے
 یا سونے یا بے وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم جائز
 ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو مسئلہ حسیہ پڑھنا فرض ہے اسے بغیر ضرورت
 مسجد میں جانے کے لیے تیمم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد
 میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لادے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لیکر

نکل آئے مسئلہ مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتی
 ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے مسئلہ
 قرآن مجید چھوینکے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جبکہ
 پانی پر قدرت ہو مسئلہ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا
 ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ
 کرنا لازم ہے مسئلہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر
 قادر نہیں تو تیمم کرے مسئلہ مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اسوجہ سے
 کہ پانی نہیں یا اسوجہ سے کہ اُسکے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی
 عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اُسے چھو نہیں سکتا تو اُسے تیمم
 کرایا جائے غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرنے میں کپڑا حامل ہونا چاہیے
 مسئلہ جنب اور حائض اور میت اور بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور
 کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لیے کافی ہے لاکر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر
 یہ ہے کہ جنب اُس سے نہانے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور اور بھی تیمم
 کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اُس میں اتنا حصہ
 ملا جو اُس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مردے کے غسل کے لیے
 اپنا اپنا حصہ دیدیں اور سب تیمم کریں مسئلہ دو شخص باپ بیٹے ہیں اور
 کسی نے اتنا پانی دیا کہ اُس میں ایک کا وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے
 صرف میں آنا چاہیے مسئلہ اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک
 مٹی کہ تیمم کرے تو اُسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے

یعنی تمام حرکات نماز بلا نیت نماز بجالانے مسئلہ کوئی ایسا ہی کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے مسئلہ اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے مسئلہ تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر ٹوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سائے موٹھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں مسئلہ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے مسئلہ تیمم میں تین فرض ہیں نیت اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر موٹھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا مسئلہ نماز نے اسلام لانیکے لیے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو نئے سرے سے تیمم کرے مسئلہ نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرائت پڑھنے یا آذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جسکے لیے کیا گیا اسکے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں مسئلہ جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے

سجدہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اُس سے نماز نہ ہوگی مسئلہ دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اُس سے بھی نماز جائز نہیں مسئلہ نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہو گا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اُس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں مسئلہ نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اُس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں مسئلہ سجدہ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں مسئلہ حسیہ نہانا فرض ہے تو اُسے یہ ضرور نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کے لیے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے مسئلہ بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اُسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرادے اور اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ اُسکی نیت چاہے جسے تیمم کرایا جا رہا ہے سانسے مونہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا مسئلہ دارھی اور مونچھ اور بھوول کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونہ کہاں سے کہاں تک ہوا سکو ہم نے وضو میں بیان کر دیا۔ بھوول کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہی اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا مسئلہ عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائیگی اور تیمم پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ تھکی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو

نہیں رہی مسئلہ نکتوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں مسئلہ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادتاً مومنہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا یوں اگر زور سے آنکھیں بند کر لے جب بھی تیمم نہ ہوگا مسئلہ مومنین کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا مسئلہ انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انھیں اتار کر انکے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن چڑیاں اور جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اسکی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں مسئلہ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں مسئلہ ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مومنہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مومنہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اسکے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلاف سنت ہے مسئلہ جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اس پر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے مسئلہ کوئی لٹجھا ہے یا اسکے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کراوے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک

مکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امانت
 نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اسکی امانت کر سکتا ہے مسئلہ
 تیمم کے ارادے سے زمین پر لوٹنا اور مونہ اور ہاتھوں پر جہانتک ضرور ہے
 ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونہ اور ہاتھوں پر
 ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔

تیمم کی مستثنیات

بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ ہاتھوں کو جھاڑ لینا
 یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا
 نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔ زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔ پہلے مونہ پھر
 ہاتھ کا مسح کرنا۔ دونوں کا مسح پورے ہونا۔ پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا
 وارٹھی کا خلال کرنا اور انگلیوں کا خلال جبکہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا
 مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے ہاتھوں
 کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں
 کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک
 لیجائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی تھیلی کو دہنے کے پیٹ سے مس کرتا ہوا
 گھٹکے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کو
 مسح کرے تو ہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری تھیلی
 اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی
 کی طرف لی گیا تیمم ہو گیا مگر اس صورت اخیرہ میں خلاف سنت ہوا مسئلہ اگر مسح کرنے میں صرف

تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تمیم نہ ہوا
اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا مسئلہ تمیم ہوتے ہوئے دوبارہ تمیم نہ کرے مسئلہ
خلال کے لیے زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

ما یجوز بہ التیمم وما لا یجوز بہ

کس چیز سے تمیم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ تمیم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی
جنس سے نہیں اس سے تمیم جائز نہیں مسئلہ جس مٹی سے تمیم کیا جائے
اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اُس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک
ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو مسئلہ جس چیز پر نجاست گری اور سوکھی
اُس سے تمیم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اُس پر پڑھ سکتے
ہیں مسئلہ یہ وہم کہ کبھی تو جنس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں
مسئلہ جو چیز آگ سے جل کر تراکھ ہوتی ہے نہ کھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے
وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تمیم جائز ہے۔ ریتا۔ چونا۔ سمرمہ۔ ہر مال گندہ
مردہ سنگ۔ گیرو۔ پتھر۔ زبرد۔ فیروزہ۔ عقیق۔ زقرد۔ وغیرہ جو اہر سے تمیم جائز
ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو مسئلہ پکی اینٹ یا چینی یا مٹی کے برتن سے
جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس ارض سے ہے جیسے گیرو یا کھریا مٹی یا
وہ چیز جسکی رنگت ہے جنس زمین سے نہیں مگر برتن پر اُس کا جرم ہو تو ان
دونوں صورتوں میں اُس سے تمیم جائز ہے اور اگر جنس ارض سے نہ ہو اور اُس کا
جرم برتن پر ہو تو تمیم جائز نہیں مسئلہ شورہ جو ہنوز پانی میں ڈال کر صاف

نہ کیا گیا ہو اُس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ جو نمک پانی سے بنتا ہے
 اُس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیند معانک اُس سے
 جائز ہے مسئلہ جو چیز لگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی گھانس
 وغیرہ یا پتھل جاتی ہو یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی سونا تانبہ پتیل۔ کوہا وغیرہ
 دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اُس سے تیمم جائز نہیں۔ اہل یہ دھاتیں
 اگر کان سے نکال کر گھسائی نہ گھسائی کہ اُس پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے
 تیمم جائز ہے اور اگر گھسلا کر صاف کر لی گھسائی اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ
 مارنے سے اُس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اُس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں
 مسئلہ غلہ گھوٹا وغیرہ اور لکڑی یا گھانس اور شیشہ پر غبار ہو تو اُس غبار
 سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں مسئلہ مشک و غیر
 کافور و بان سے تیمم جائز نہیں مسئلہ موتی اور سیپ اور گھونگھے سے تیمم
 جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی ناجائز ہے
 راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں مسئلہ زمین
 یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اُس سے تیمم جائز ہے یوں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے
 اُس سے بھی جائز ہے مسئلہ اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ
 ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ زرد۔ سرخ۔ سبز۔ سیاہ رنگ کی مٹی
 سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹا ہو تو مٹھا کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شیدہ
 اُس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا مسئلہ بھگی مٹی سے تیمم جائز ہے
 جبکہ مٹی غالب ہو مسئلہ مسافر کا ایسی جگہ گزرنا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے

اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہے
 کہ کپڑے کپڑے میں سانکر سکھالے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری
 کو کپڑے ہی سے تیمم کر لے جبکہ مٹی غالب ہو مسئلہ گدے اور درمی وغیرہ میں
 غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ
 ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے مسئلہ نجس کپڑے میں غبار
 ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اسکے سونکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے
 مسئلہ مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے منہ اور ہاتھوں میں
 گرد پڑی اور تیمم کی نیت سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم ہو گیا مسئلہ
 گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے مسئلہ مصنوعی مردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں
 مسئلہ موٹے یا اسکی راگھ سے تیمم جائز نہیں مسئلہ جس جگہ سے ایک نے
 تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ چشمہ و ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز
 یا مکروہ ہے غلط ہے مسئلہ تیمم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی
 تیمم ٹوٹے گا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

نواقض التیمم

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم
 بھی جاتا ہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائیگا
 مسئلہ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور آب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے
 ضرورت نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا مسئلہ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے

ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پانی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہے گا غسل کے حق میں باقی ہے مسئلہ جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پانی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہی تو تیمم جاتا رہا یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جانے مسئلہ اتنا پانی ملا کہ وضو کے لیے کافی نہیں یعنی ایک مرتبہ موٹھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہی تو جاتا رہا تو میں غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا مسئلہ ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہی مگر پانی کے پاس تھیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکھتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترنے تو دے گا مگر اترنے کے بعد چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا گویا میں پانی ہے اور اسکے پاس ڈول رتی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا مسئلہ پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور عیند اس حد کی ہی جس سے وضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اسو بہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گزرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا

ورنہ نہیں مسئلہ پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا مسئلہ
 نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے
 وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز توٹنے کے مسئلہ نماز پڑھتا تھا اور دُور سے
 ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی پلایا پھر معلوم ہوا کہ ریتا
 نماز فاسد ہو گئی مگر تیمم نہ کیا مسئلہ چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے
 پاس ایک وضو کے لائق پانی لاکر کہا جس کا بی جا ہے اس سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہا
 اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کر لو تو
 کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا وہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ کیا مسئلہ
 پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کیسے گا
 تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے۔ یہ تو ہیں بیماری کی وجہ سے
 تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمم کرے مسئلہ کسی نے غسل
 کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اسپر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے
 دھو لے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے اتنا پانی
 ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھو لے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے
 جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وضو ہو سکتا ہو نہ وہ جگہ دھل سکتی
 تو دونوں تیمم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف
 کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وضو ہو سکتا ہو اور خشکی کے لیے کافی نہیں
 تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہو
 اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے

دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کر لے چاہے
اُسے دھو لے تو غسل کا تیمم جاتا رہا اُس سے اُس جگہ کو دھوئے اور وضو کا
تیمم باقی ہے۔

باب المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کا بیان

امام احمد و ابو داؤد نے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کی
یا رسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم
دیا۔ دارقطنی نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر
مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ ترمذی و نسائی
صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر
بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلبہ نسبت
اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا سواہ ابو داؤد مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے سواہ ابو داؤد
والترمذی۔

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اور اسکے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تو اتر کے ہیں اسی لیے امام کبریٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اسکو جائز نہ جانے اسکے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل سنت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا تفضیل الشیخین۔ وحب الختین و مسہ الخفین یعنی حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق و امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جانتا اور امیر المؤمنین عثمان غنی و امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا اور ان تین باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کو فہم میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ایشاء فرمائیں جو ان کا رد ہیں اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سنی ہونیکے لیے کافی ہو علامت شری میں پائی جاتی ہے شمولاً لازم علامت نہیں ہوتی جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی ہے التخلیق انکی علامت سر منڈانا ہوسکے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہو اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اسکے جواز پر کچھ حدیث نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے بھگا حدیثیں پہنچیں مسکے جس پر غسل فرض ہو وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا مسئلہ موزوں میں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ مسح کر نیکے چند شرطیں ہیں (۱) موزے ایسے

ہوں کہ کھینچنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو
ایک نکل کم ہو جب بھی مسح درست ہو ایڑی نہ کھلی ہو (۲) پاؤں سے چپٹا
ہو کہ اسکو پنکر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں (۳) چمڑے کا ہو یا صرف
تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیر چیز کا جیسے کرچ وغیرہ مسئلہ ہندوستان
میں جو عموماً سوتلی یا اولی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو
اٹا کر پاؤں دھونا فرض ہے (۴) وضو کر کے پنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور
حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص با وضو ہو خواہ
پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا مسئلہ
اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونہ ہاتھ دھو لیے اور
سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے
کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں مسئلہ
بے وضو موزہ پنکر پانی میں چلا کر پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر
باقی اعضائے وضو دھو لیے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں
مسئلہ وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پنا اور دوسرا نہ پنا یہاں تک کہ
حدث ہو تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے
مسئلہ تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں مسئلہ معذور کو
صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پنا ہو یاں اگر بعد
پہننے کے قبل حدث عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے
(۵) نہ حالت جنابت میں پنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو مسئلہ جنب نے

جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں مسئلہ جنب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزہ پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضاء و ضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں (۶) مدت کے اندر ہو۔ اور اسکی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں مسئلہ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اسوقت سے اسکا شمار ہی مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کے ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک مسئلہ مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جانا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چھوٹے گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں مسئلہ موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے یا

تین انگلی دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں مسئلہ ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی
 نہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں
 مسئلہ ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سونالی جگہ کے
 اور ان سب کا مجموعہ تین انگلی سے کم ہو تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ نختہ
 سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی
 تین انگلیاں دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں
 بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پھلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگلی
 کے کھینچ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ ساق یعنی پنڈلی تک پہنچائے مسئلہ
 انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے
 مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں
 بلکہ پھر سے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ تھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔
 مسئلہ مسح میں فرض دو ہیں۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں
 کے برابر ہونا۔ موزے کی بیچ پر ہونا مسئلہ ایک پاؤں کا مسح بقدر دو
 انگلی کے کیا اور دوسرے کا چار انگلی تو مسح نہ ہوا مسئلہ موزے کے تلے
 یا کہ نولہ یا کٹنے یا پھلی یا اٹری پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا مسئلہ پوری تین
 انگلیوں کے پٹی سے مسح کرنا اور پھلی تک کھینچنا اور مسح کرنے وقت انگلیاں
 کھلی رکھنا سنت ہے۔ مسئلہ انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پھلی کی طرف
 انگلیوں کی طرف کھینچنا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رہیں
 یا تھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا

مسئلہ اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ ترکیب کے تین گز مسح کیا جب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ ہر بار مسح کیا یا ہر بار تیرہ کیا تو مسح نہ ہوا مسئلہ انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگلی تک برابر پکھتارہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں مسئلہ موزے کی لوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اُس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور اگر بتکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہیگا مسئلہ مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت۔ ایک بار کر لینا کافی ہے مسئلہ موزہ پر پائتا پہنا اور اُس پائتا پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا ورنہ نہیں مسئلہ موزے پہنکر شبنم میں جلایا اسپر پانی کر گیا یا سینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بعد میں انگلی کے تیر ہو گیا تو مسح ہو گیا اتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں مسئلہ انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اُس سے چھپے ہوں غلامہ اور برقع اور نقاب اور دستاؤں پر مسح جائز نہیں۔

مسح کن چیزوں سے پوسٹ ہے

مسئلہ جن چیزوں سے وضو پوسٹا ہے ان سے مسح بھی جائز ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جائز ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے مسئلہ مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزہ

اتارنے میں سر دی کے سبب پاؤں جلتے رہیں گے تو نہ اتار دے اور مخنوں
 تک پورے موزے کا (بچے اوپر اعلیٰ نعل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ
 رہ نہ جائے مسئلہ موزہ اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی
 اتارا ہو۔ یوں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو
 جاتا رہا۔ موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر
 ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہو پٹلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں
 دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے مسئلہ موزہ دھیلنا ہے کہ چلنے میں موزے
 سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ کیا جائے اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ
 جانے کا مسئلہ موزے پنکر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ
 حصہ دھل گیا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے
 زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا مسئلہ پائتالوں پر اس طرح مسح کیا کہ
 کی تری موزوں تک پہنچی تو پائتالوں کے اتارنے سے مسح نہ جائیگا مسئلہ اعضا
 وغیرہ اگر پھٹ گئی ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو
 یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو
 تو اسپر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہو اور اگر اس میں
 کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اسپر سے پانی بہا دینا کافی ہے
 مسئلہ کسی پھوڑے یا زخم یا قند کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اسکو کھول کر پانی
 بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا
 باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو

اگر پانی نہ ہو تو اس کا پانی
 بہانا بھی جائز ہے

دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ اور زخم کے گرد اگر دالہ پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر بھی مسح کر لیں اور اگر اسپر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں۔ اور پوری پٹی پر مسح کر لیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں۔ اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں۔ پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کر لے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہانے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جنبی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں مسئلہ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے ٹکٹی باندھی گئی ہو اسکا بھی یہی حکم ہے مسئلہ ٹکٹی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھو لیں ورنہ مسح کر لیں۔

باب الحيض

حيض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ آذَىٰ فَاَعْتَرِلُوا
النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ
مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ اور محبوب

تم سے حیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرما دو وہ گندی چیز ہے
 تو حیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لہٰذا تو
 جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اُس جگہ سے آؤ جسکا اللہ نے تمہیں حکم دیا
 بیشک اللہ دوست رکھتا ہے تو بہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک
 ہونے والوں کو۔ احادیث صحیحہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اُسے
 نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے تو صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اسپر اللہ تعالیٰ نے آیہ و یسئلونک عن المحیض
 نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا
 ہر شے کرو اسکی خبر ہو دو کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری
 ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں اسپر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع
 نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہلکوا گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا
 وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دو دھ کاہد یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیجا کہ ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے
 ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف میں پہنچے مجھے حیض آیا تو
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رُو رہی تھی

۱۵ مکہ کے قریب یہ ایک مقام ہے ۱۱۵

فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسکو
 اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سواخانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر
 جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی
 طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ اسی میں ہی عروہ سے سوال کیا گیا حائض والی
 عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جنب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے
 عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں
 اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالت حیض میں کھڑی تھیں
 اور حضور معتكف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے سر
 ہی میں ہوتیں۔ صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ فرمایا گیا
 کہ زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دیدیتی تو جس جگہ میرا مونہ لگا تھا حضور میں
 دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نونہ لگاتی پھر
 حضور کو دیدیتی تو حضور اپنا دہن شریف اُس جگہ رکھتے جہاں میرا مونہ لگا تھا
 نیز صحیحین میں انھیں سے یہ کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر
 قرآن پڑھتے صحیح مسلم میں انھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا
 کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے اٹھا دینا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض
 تیرے ہاتھ میں نہیں ہے صحیحین میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے
 جسکا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

بہار شریعت
 جلد اول
 صفحہ ۹۵

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاهن کے پاس جلے اُس نے کفران کیا اُس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی سواہ الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اُس سے حلال ہے فرمایا تہبند (ناف) سے اوپر اور اُس سے بھی بچنا بہتر ہے سواہ مرزین اصحاب سنن العجم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔

حیض کی حکمت

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃ ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچہ کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اُسکی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا۔ اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور

بیماری یا بچہ پیدا ہونیکے سبب نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحا ضہ اور بچہ ہونیکے بعد ہو تو اسے نفاس کہتے ہیں مسئلہ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۲، گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں مسئلہ ۲، گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحا ضہ ہی ہاں اگر کرن چکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد ہوتا ہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا ہے گا جسکی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہی انکے ماسوا اگر کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائیگا مثلاً آج صبح کو ٹھیک نوبے شروع ہوا اور اس وقت پورا پھر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نوبے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پھر دن نہ آیا جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہوا پھر جس سے زیادہ دن آگیا ہو جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو مسئلہ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہو تو دس دن تک حیض ہی بعد کا استحا ضہ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہو استحا ضہ ہو اسے یوں سمجھو کہ اسکو پانچ دن کی عادت تھی اب آبا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحا ضہ کے

اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحضار مسئلہ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جمعی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے مسئلہ کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچیس سال کی ہے اس عمر والی عورت کو اٹھاسا اور اس عمر کو سن ایسا کہتے ہیں مسئلہ نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحضار ہو یوہین پچیس سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے مسئلہ حل والی کو جو خون آیا استحضار ہے یوہین بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحضار ہے مسئلہ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوہین نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحضار ہے مسئلہ حیض اُس وقت سے شمار کیا جائیگا کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جسکی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکھا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھیں گی روزہ رکھے گی مسئلہ حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ۔ سرخ۔ زرد۔ کدلا۔ سفید۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں مسئلہ دست دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دست دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت کے بعد ولے

استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دن رات تک حیض باقی استحاضہ مسئلہ
گدی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلہا پین تھا بعد سوکھ جانیکے سفید ہو گئی تو مدت
حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سوکھ کر زرد ہو گئی تو حیض
نہیں مسئلہ جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اسکا سلسلہ مہینوں یا برسوں
برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا
شروع ہوا اس روز سے دن دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے
اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ بڑے مسئلہ اور اگر اس سے پیشتر
حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تین دن میں اتنے
دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ مسئلہ جس عورت کو عمر بھر خون
آیا ہی نہیں یا آتا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک یا تین دن
رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی ہمیشہ کیلئے پاک
مسئلہ جس عورت کو دن دن خون آیا اور اسکے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر
خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز روزے کیلئے ہر بہتے میں دن دن حیض کے
سمجھے بیس دن استحاضہ مسئلہ کسی عورت کو ایک بار حیض آیا اور اسکے بعد کم سے کم
پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض
کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہی کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا تو اس
مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک
ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دنوں دن میں شوہر کے
پاس نہ جائے پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت وضو تازہ کر کے نماز پڑھے

اور دوسرے مہینے میں انیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور ان دنوں یا ان دنوں میں شوہر اُسکے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دوبار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اُسکے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر سات دن تک غسل کر کے اور اسکے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے۔ اور اگر طہارت کے دن یاد میں مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے اسکے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا ہے ہر وقت غسل کرے اور اگر حیض کے دن یاد میں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہریں اور تین دن پھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے یوں چار دن یا پانچ دن حیض کے

ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وضو کرے باقی دنوں میں غسل اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی تو ستائیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایسا سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آیا تھا تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے اسکے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہو کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں تو دو پہلے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اسکے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو کر کے پڑھے پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔ تاہم یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دو دنے ہیں یا دو دنوں سے کم یا دو دنوں سے زیادہ اگر دو دنوں سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جنکے حیض ہونے نہ ہونے کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر دو دنوں سے زیادہ ہوں تو حیض کے

دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نزدیک ہیں کے شروع دنوں میں تھا یا بیچ کے دن یا آخر کے دن دنوں میں توجی میں سوچے جو پہلو بچھے اسپر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لیے غسل کرے اور فرض واجب و سنت موکدہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور عینی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اسکو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا مسجد میں جانا سجدہ تلاوت وغیرہ۔ مسئلہ جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ آیا کہ کن تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور مستمر ہو گیا تو اسکا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور مستمر ہو گیا کہ دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے مسئلہ جسکی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اسکے لیے نماز روزے کے حق میں تو کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونیکے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اسکی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے ملنے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں مسئلہ کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور دنوں پورے

نہ ہوئے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہو تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ ورنہ دس دن حیض کے باقی استحاضہ مسئلہ کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہوا اب اُس سے ایک دن پیشتر خون اگر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنیکے جو یہ دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنیکے حیض ہیں مسئلہ جس عورت کو تین دن سے کم خون اگر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہی حیض ہے اب اگر اسکی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کر لے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ مسئلہ کسی کو پورے تین دن رات خون اگر بند ہو گیا اور اسکو عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اُسکے لیے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں

نفاس کا بیان

نفاس کسکو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے اب اسکے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں مسئلہ نفاس میں کسی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے

زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہی اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آیا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہی مسئلہ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اسکے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہی باقی استحضار اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نہ اس ہی اور جتنا زیادہ ہے وہ استحضار عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ استحضار کے مسئلہ بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحضار ہے اگرچہ آدھا باہر آیا ہو مسئلہ حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو یہ حیض ہی اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحضار ہے مسئلہ پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اسکے آدھے سے زیادہ نکلنے کے بعد نفاس ہی مسئلہ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحضار ہے بعد والا نفاس یہ اس صورت میں ہی جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحضار مسئلہ حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اسی سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو تیس دن ہو گئے ہیں

تو عضوبن جانا قرار دیا جائیگا اور بعد اسقاط کے خون مستمر ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اسکے گزرنے کے بعد نہا کرنا زشریح کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے مسئلہ جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے کسی دو دنوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہی تو پہلے ہی بچہ پیدا ہو نیکی بعد سے نفاس جمعاً جائیگا پھر اگر دو سرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہی پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہی نفاس نہیں اگر دوسرے کے پیدا ہونیکے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائیگا مسئلہ جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے تو تین دوسرے اور تیسرے میں اگر چھ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہی پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نفاس ہی اور اگر چالیس دن کے بعد ہی نہانے کے بعد جو خون آئیگا استحاضہ ہی مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے مسئلہ اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہی مسئلہ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو نہ نفاس ہی ہے اگر چھ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے مسئلہ اسکے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض و نفاس کے متعلق احکام

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اسکا چھونا اگرچہ اسکی جلد یا چوٹی یا ماسشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں مسئلہ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اسکا بھی چھونا حرام ہے مسئلہ جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں مسئلہ اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آئیل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جسکو پہنے اور سے ہوئے ہو قرآن مجید چھونا حرام ہے۔ غرض اس حالت میں قرآن مجید و کتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جسپر نہانا فرض ہے جنکا بیان غسل کے باب میں گزرا مسئلہ معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں مسئلہ دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں کرو وہ ہے اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَوِيْنُكَ سے بالکفایت ملحق تک دعائے قنوت ہی مسئلہ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار۔ کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو پاکلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور انکے چھونے میں بھی حرج نہیں مسئلہ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے مسئلہ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے مسئلہ اگر چہ چور یا درندہ سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیے کہ تیمم کر لے یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے یا کوآں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جائنا جائز ہے مسئلہ عید گاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں مسئلہ ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے

مسئلہ خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اسکا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے
ہو ان کے لیے حرام ہے۔ مسئلہ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام
ہے۔ مسئلہ اندنوں میں نمازیں معاف ہیں انکی قضا بھی نہیں اور روزوں کی
قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ مسئلہ نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک
نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگی اگرچہ اتنا
تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ مسئلہ نماز پڑھتے میں حیض
آگیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اسکی قضا واجب ہے
مسئلہ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی درود شریف
اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت پوری رہے
مسئلہ حیض والی کو تین دن سے کم خون اگر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور
وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر اسکے بعد اگر پندرہ دن کے
اندر خون آیا تو اب نہانے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے
اور جسکی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے آں اگر عادت
کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں
کی نمازیں ہو گئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے
روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے بہر حال میں ہو گئے۔ مسئلہ جس
عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے
نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے
بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے

مسئلہ عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور
نفس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب
سے نہادھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت
کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے مسئلہ حیض یا نفاس عادت کے دن پورے
ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نماز پڑھے
اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ حیض
پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت
میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اسپر فرض ہو گئی بنا کر
اسکی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہو کہ جلدی سے نماز
اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی قضا کرے ورنہ نہیں۔
مسئلہ اور اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ
ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اسپر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور
اتنا وقت ہو کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نماز کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے
تو روزہ فرض ہے اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کیلے اور صبح کو نہالے
اور جو اتنا وقت ہی ہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا البتہ روزہ داروں کی طرح
رہنا واجب ہے کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے
مسئلہ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا
اسکی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب مسئلہ
حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ

سُننے سے اُس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا مسئلہ سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اُٹھی تو اثر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائیگا عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اُسکی قضا فرض ہے مسئلہ حیض والی سو کر اُٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہ اکر عشا کی قضا پڑھے مسئلہ ہمبستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے مسئلہ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کیا تو سخت گناہگار ہوا اُس پر تو بہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب مسئلہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک رت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں مسئلہ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یوں ہی بوس و کنار بھی جائز ہے مسئلہ اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اسوجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے مسئلہ اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن پر ساتھ لگا سکتی ہے مسئلہ اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سونے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ مسئلہ پورے دن میں ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اُس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے مسئلہ دن دن سے کم میں پاک ہوئی تو تا وقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اُس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اُسکے بعد کا

وقت گزر جائے یا غسل کر لے تو جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ عادت کے دن
 پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے تا وقتیکہ
 عادت کے دن پورے نہ ہوں جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ
 پنج ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نماز شروع کر دے مگر جماع کے لیے ایک دن
 اور انتظار کرنا واجب ہے مسئلہ حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ
 غسل کیے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے
 نماز نہ پڑھے نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غسل نہ کیا صحبت جائز
 ہے فائدہ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔
 مسئلہ نفاس میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے اسکو ساتھ کھلانے
 یا اسکا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ انکے برتن
 تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نحس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں
 ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک
 چلم پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو لیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں
 یہ محض جہالت ہے جو وقت ختم ہوا اسی وقت سے نماز شروع کر دیں اگر نہانے
 سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں مسئلہ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا
 نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے
 سے پیشتر وقت ختم ہو جائیگا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام کو
 سجود نہ ہو سکے اشارے سے پڑھے وضو نہ کر سکے تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی
 تو گنہگار ہوئی تو بہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔

فصل فی الاستحاضہ

صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فاطمہ بنت ابی حمیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جلتے ہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔ ابو داؤد و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنت ابی حمیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہو گا شناخت میں آئے گا تو جب یہ ہوناز سے باز رہے اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے امام مالک و ابو داؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اسکے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فتوے پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا انکی گنتی شمار کرے مہینے میں اسی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جانے میں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔ ابو داؤد و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نمازیں چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

استحاضہ کے احکام

مسئلہ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام
مسئلہ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اسکو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزار جائے

اُسکو معذور کہا جائیگا ایک وضو سے اُس وقت میں عتبیٰ نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اُسکا وضو نہ جائے گا مسئلہ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا مسئلہ ہر وہ شخص جسکو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اُسکا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک عتبیٰ نمازیں چاہے اُس وضو سے پڑھے اُس بیماری سے اُسکا وضو نہیں جاتا جیسے نظر سے کامرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دھکتی آنکھ سے پانی گرنایا پھوڑ یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان ناف پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا مسئلہ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پانی جلانے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہات نہیں دی اب اتنا تو موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہی نہیں تمام بیاریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہی اسکے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا مسئلہ نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اسکے بعد کا وقت بھی پورا اسی استحاضہ یا بیماری میں

گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے
تو پہلی نماز کا اعادہ کرے مسئلہ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند
ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اسکے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا
کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یوں اگر نماز میں بند ہوا اور اسکے بعد دوسرے
میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے مسئلہ فرض نماز کا وقت جانے سے
معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے
ڈوبتے ہی وضو جانا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک
ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائیگا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا مسئلہ
وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جسکے سبب معذور ہو اور وضو کے بعد بھی پائی
گئی یہاں تک کہ پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یوں
اگر وضو سے پیشتر ایک آدھ دفعہ پائی گئی مگر وضو کے بعد نہ باقی وقت میں پائی گئی
نہ اسکے بعد دوسرے وقت میں پائی گئی تو وقت جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔
مسئلہ اور اگر اسی وقت میں وضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد اُس
وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد ولے میں پائی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جانا رہے گا
اگرچہ وہ حدیث نہ پایا جائے مسئلہ معذور کا وضو اُس چیز سے نہیں جاتا جسکے
سبب معذور رہا اگر کوئی دوسری چیز وضو ٹوڑنے والی پائی گئی تو وضو جانا ہر مثلاً
جسکو قطرے کا مرض ہی ہوا نکلنے سے اُسکا وضو جانا رہے گا اور جسکو ہوا نکلنے کا مرض
ہے قطرے سے وضو جانا رہیگا مسئلہ معذور نے کسی حدیث کے بعد وضو کیا
اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہی جسکے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ

عذر والی چیز پانی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پانی طاقی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں مسئلہ معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یا تھک کہ چھپک کے ایک دانہ سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہو اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بیٹھا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے مسئلہ معذور کو ایسا عذر ہے جسکے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے ناز پڑھ لوں گا تو دھو کر ناز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ ناز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ مصلے بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہی تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہی تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں مسئلہ استحاضہ والی اگر غسل کر کے طہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہو اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ہار شاد ہوا ہے اسکی رعایت کی برکت سے اسکے مرض کو بھی فائدہ پہنچے مسئلہ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بے نہیں تو نہ اسکی

وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہونہ وہ رطوبت ناپاک۔

باب الانجاس

نجاستوں کا بیان

ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے رواہ فی الصحیحین

عز اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیز صحیحین میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لیجاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ نیز صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں چمڑا جب پکالیا جائے پاک ہو جائے گا۔ امام مالک ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔ امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا دوسری روایت میں ہے ان کے ہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

نجاستوں کے متعلق حکام

نجاست دو قسم ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اسکو غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ

جس کا حکم ملکا ہے اُس کا خفیہ کہتے ہیں مسئلہ نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کیے نماز پڑھنی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بے نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہی تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہی تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے مسئلہ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پانچا لیدر گو برتو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اُس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکاة میں تین ماشے $\frac{1}{8}$ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اُسکی لبنائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اُسکی مقدار تھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی معنی تھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اُسپر ہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اُس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا پڑا درہم سمجھا جائے اور اُسکی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہی مسئلہ نجس تیل کپڑے پر گرا اور اُسوقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں حکم کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہے گیا مسئلہ نجاست خفیہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اُسکی چوتھائی سے کم ہی (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اُسکی چوتھائی سے کم یو میں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اُس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی

میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی مسئلہ نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی تیلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائیگی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ تیلی چیز کثرت پر یعنی وہ درودہ نہ ہو مسئلہ انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ۔ پیشاب۔ ہتھاخون۔ پیپ۔ بھر موٹھ۔ حیض و نفاس و استحاضہ کا خون۔ منی۔ مذی۔ ووی۔ مسئلہ شہید فتنی کا خون جب تک اسکے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے مسئلہ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے یوں نافر یا پستیاں سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے مسئلہ بلغمی رطوبت ناک یا مونہ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو مسئلہ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلطی ہے مسئلہ شیر خوار بچہ نے دودھ ڈال دیا اگر بھر موٹھ ہے نجاست غلیظہ ہے مسئلہ خشکی کے ہر جانور کا ہتھاخون۔ مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں ہتھاخون ہوتا ہے) اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے اگر ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بت پرست یا مٹر کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہو سوائے خنزیر کے کہ وہ نجس لعین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا۔ شیر۔ لومڑی۔ بلی۔ چوہا۔ گدھے۔ خچر۔ ہاتھی۔ سونر کا پاخانہ۔ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا

گو بکر بھری۔ اونٹ کی سینکنی اور جو پرند کہ او پچانہ اڑے اسکی بیٹ جیسے مرغی اور بٹ
چھوٹی ہو خواہ بھری اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی اور سیندھی اور
سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون
ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں تو یہیں انکی کھال اگرچہ چالی گئی ہو اور سوکر کا گوشت
اور بھری اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاست غلیظہ ہیں مسئلہ چھپکلی یا
گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے مسئلہ انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن
گزر جائیں کپڑا پاک ہے مسئلہ ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر گتے چتے
اور دوسرے درندے چوپاؤں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے مسئلہ جن جانوروں
کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے بیل بھینس۔ بکر می۔ اونٹ وغیرہ) انکا پیشاب
نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہو خواہ شکاری ہوں یا نہیں (جیسے
کوا۔ چیل۔ شکر۔ باز۔ بھری) اسکی بیٹ نجاست خفیہ ہے مسئلہ چمکا درنگی
بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں مسئلہ جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے
کبوتر۔ مینا۔ مرغابی۔ قاز۔ انکی بیٹ پاک ہے مسئلہ ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم
ہے جھاسکے پاخانہ کا مسئلہ ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اسکے پیشاب کا
حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ اور حلال کا نجاست خفیہ ہے مسئلہ نجاست غلیظہ
خفیہ میں مل جانے تو کل غلیظہ ہے مسئلہ مھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل
اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے مسئلہ پیشاب کی نہایت
باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن
پاک رہے گا مسئلہ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں

اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہو گا۔ مسئلہ جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ مسئلہ گوشت یا تلی یا کلبجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھبے کے پاک نہ ہونگی۔ مسئلہ جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو اسکو گود میں لیکر نماز پڑھی اگرچہ اسکو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لیکر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی ہاں اگر اسکو غسل دیکر گود میں لیا تھا تو ہو جائیگی مگر خلاف مستحب ہے یہ احکام اسوقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور اگر کافر کا مردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔ مسئلہ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہو اور اس میں پشیا یا خون یا شراب ہو تو نماز نہ ہوگی اور اگر جیب میں انڈا ہے اور اسکی زردی خون ہو چکی ہو تو نماز ہو جائیگی۔ مسئلہ روئی کا کپڑا اڑھیرا گیا اور اسکے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کر لے اور اگر اس میں سوراخ نہ ہو تو چھنی نماز اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ مسئلہ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائیگی اور زائد ہے تو زائد نجاست خفیہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائیگا۔ مسئلہ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ مسئلہ چوہے کی بیگنی گبیوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اسکے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں باقی میں کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ یشیم کے کپڑے کی بیٹ اور اسکا پانی پاک ہے۔ مسئلہ ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا پاک میں ناپاک کپڑا بیٹا اور اس

ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس
 پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ
 جلنے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہو ہو
 اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس
 ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ
 ناپاکت ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹکر اس پاک کو لگی تو یہ
 ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں مسئلہ بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا نجس بھونے پر
 رکھے تو ناپاک نہ ہونگے اگرچہ پاؤں کی تری کا اسپر دھبہ محسوس ہو ہاں اگر اس میں
 یا بھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اسکی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔
 مسئلہ بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بھونے پر شوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور
 پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہی تو نہیں مسئلہ جس جگہ کو گوبر سے
 لیا اور وہ سوکھ گئی بھیگا کپڑا اسپر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جتنا کپڑے کی تری
 اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹکر کپڑے کو لگے مسئلہ نجس کپڑا ہنکر یا نجس
 بھونے پر سویا اور سپینہ آیا اگر سپینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن
 تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں مسئلہ ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے
 کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا مسئلہ میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا مسئلہ
 ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں توہیں ناپاک چیز کے جلانے
 سے جو بخارات اُٹھے ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے
 ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا مسئلہ اُپلے کا دھواں

روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی مسئلہ کوئی نجس چیز وہ درودہ پانی میں پھینکی اور
 اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی پھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہو گا ہاں اگر معلوم
 ہو کہ پھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا مسئلہ پاخانہ پر
 سے لکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہو گا مسئلہ راستہ کی کچھڑیاک ہے
 جب تک اسکا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز
 پڑھ لی نماز ہوگی مگر دھولینا بہتر ہے مسئلہ مٹک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین پر
 پھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہو گا مگر دھولینا بہتر ہے مسئلہ آدمی کی
 کھال لکھنا جن برابر تھوڑے سے پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود جن
 اگر گر جائے تو ناپاک نہیں مسئلہ بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے پاک کر لیا
 پھر اس جگہ سے پسینہ ٹھک کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہونگے۔
 مسئلہ پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہوگی مسئلہ مٹی میں ناپاک مٹی
 ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہونا پاک ہے
 مسئلہ کتابدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اسکا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک
 ہے ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہی یا اسکا لعاب لگے تو ناپاک
 کر دے گا مسئلہ کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جسکا لعاب ناپاک ہر آئے ہیں
 مونہ والا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اسکا مونہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے
 اور جو سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے مسئلہ آب مستعمل پاک ہے مسئلہ
 نوسا در پاک ہے مسئلہ سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ بڑی جسم پر مردار کی چکنائی
 نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں مسئلہ عورت کے پیشاب کے مقام سے

جو طبیعت نکلے پاک ہو کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں ہاں بہتر ہے۔
مسئلہ جو گوشت سڑ گیا بدلے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

فصل فی تطہیر النجاسات

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں شراب جب تک شراب ہی نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جانے تو اب پاک ہو مسئلہ جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی تو وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے اگر اوپر شراب کے چھینٹیں پڑی تھیں تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہو گی یو ہیں اگر شراب مثلاً موند تک بھری تھی پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا اسکے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا اگر سرکہ اس سے اٹھایا جائیگا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا اس اگر پٹی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہو اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونیکے بعد پاک ہو گئے مسئلہ شراب میں چوہا لکر پھول چھٹ گیا تو سرکہ ہونیکے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اسکے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونیکے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہو مسئلہ شراب میں پشیا ب کا قطرہ گر گیا یا کتے نے موند ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونیکے بعد بھی حرام نجس ہے مسئلہ شراب کو خریدنا یا منگانا یا اٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو مسئلہ نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک

و حلال ہے مسئلہ اُسے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل مجھ گیا تو ناپاک ہے اور جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں اُنکے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں مسئلہ پانی اور ہر رقیق بننے والی چیز سے (جس سے نجاست دُور ہو جائے) دُھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دُور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دُھو کر پاک کر سکتے ہیں فائدہ بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے مسئلہ مستحل پانی اور چائے سے دُھوئیں پاک ہو جائیگا مسئلہ تھوک سے اگر نجاست دُور ہو جائے پاک ہو جائے گا جیسے بچے نے دودھ پی کر پستاں پر ڈکی پھر کسی بار دودھ پیایاں تک کہ اُسکا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے مونہ کا مسئلہ اوپر گزرا مسئلہ دودھ اور شوربا اور تیل سے دُھونے سے پاک نہ ہو گا کہ ان سے نجاست دُور نہ ہوگی مسئلہ نجاست اگر دلدرا ہو (جیسے پاخانہ گو برغون وغیرہ) تو دُھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اُسکو دُور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دُھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دُھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دُھونے سے دُور ہو تو چار پانچ مرتبہ دُھونا پڑیگا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دُور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے مسئلہ اگر نجاست دُور ہو گئی مگر اُسکا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اُسکا اثر بدقت جائے تو اثر دُور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دُھولیا پاک ہو گیا صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دُھونے کی حاجت نہیں مسئلہ کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگایا ناپاک منہ دی لگائی تو اتنی مرتبہ

دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائیگا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو
مسئلہ زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولانا تھا اس میں کسی بچے نے
پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو لیں
پاک ہو جائے گا مسئلہ گودنا کہ سوئی چھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون
اتنا نکلا کہ ہنسنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہو اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا
وہ بھی ناپاک ہو گیا پھر جب اس جگہ کو دھو دالیں پاک ہو جائیگی اگرچہ ناپاک سرمہ کا
رنگ عمر بھر باقی رہے یوں زخم میں راکھ بھر دی تھی پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ
رنگ باقی ہو مسئلہ کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھو لینے سے
پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون
یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اسکی چکنائی نہ جائے
پاک نہ ہوگا مسئلہ اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھوئے اور تینوں مرتبہ
بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص
اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے
اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا مسئلہ اگر دھونے
والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہو کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس
سے زیادہ ہی نچوڑے تو وہ ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اسکے حق میں پاک ہو گیا
اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہی اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں
ہاں اگر یہ دھوتا اور اسقدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا مسئلہ پہلی اور دوسری مرتبہ
نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا

اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں مسئلہ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہو تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہو تو ایک مرتبہ دھویا جائے یوں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائیگا مسئلہ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اسکو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے مسئلہ دو دھپتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑیگا مسئلہ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی۔ برتن۔ جوتا وغیرہ) اسکو دھو کر چھوڑ دیا کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یوں دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں یوں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوں پاک کیا جائے مسئلہ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے مٹی کے برتن یا مٹی کا پیرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے۔ پتیل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے اسکی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے مسئلہ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے مسئلہ

جس کو میں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کو آں سوکھ جانے تو پاک ہو گیا مسئلہ درخت
 اور گھاس اھردیوار اور اسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے
 پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا
 ضروری ہے یوں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے
 دھونا ضروری ہے مسئلہ اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے
 سے پاک ہو ورنہ دھونے کی ضرورت ہے مسئلہ چکی کا پتھر خشک ہونے سے
 پاک ہو جائیگا مسئلہ کنکری جو زمین کے اوپر ہو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی
 اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے مسئلہ جو چیز زمین سے متصل تھی اور
 نجس ہو گئی پھر خشک ہو نیکی بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے مسئلہ ناپاک
 سٹی سے برتن بنائے تو جب تک پتے ہیں ناپاک ہیں بعد نچتہ کر نیکی پاک ہو گئے مسئلہ
 تھوڑا تھوڑا پانی کا چھینٹا ڈالا اور آج سے اسکی ترقی جاتی رہی اب رُوٹی
 لگائی گئی پاک ہے مسئلہ اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے مسئلہ جو چیز سوکھنے
 یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اسکے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی مسئلہ سوئر
 کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اللہ کے اسم لکھ کر ذبح کیا گیا تو اس کا
 گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہو یا اسکی کھال پر نماز پڑھی
 تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی ہے گا مسئلہ
 سوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ اسکو کھاری
 نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سوکھالیا ہو اور اسکی تمام
 رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں صورت میں پاک ہو جائیگی اسپر نماز درست ہے

مسئلہ درندے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو نہ اُس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ گتے کی کھال اگر چہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں لانا چاہیے کہ اُنہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔ مسئلہ روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اُتر جانے کا گمان صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دُھونے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دُھننے سے پاک ہو جائے گی۔ مسئلہ غلہ جب پیر میں ہو اور اُسکی ماش کے وقت بلیوں نے اُس پر پیشاب کیا تو اگر چند شریکیوں میں تقسیم ہو یا اُس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہو گیا اور اگر کل نجسہ موجود ہو تو ناپاک ہو اگر اُس میں سے اُس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہو گا دُھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائیگا۔ مسئلہ نانگ۔ سیسہ گھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ مسئلہ جے پوکے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے اُس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہو کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اُسکا کھانا جائز نہیں البتہ اور کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ مسئلہ شہد ناپاک ہو جائے تو اُسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس سے زیادہ اُس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے میں مرتبہ یہیں کریں پاک ہو جائیگا۔ مسئلہ ناپاک تیل کے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اتنا ہی پانی اُس میں ڈال کر خوب ہلایں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں اور تین بار کریں

یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ
 میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ
 پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ
 پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار
 ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضروری خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اسکی دھار
 سے کسی وقت جدا نہ ہو نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو
 ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔ بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی
 طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو تو اسے بگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک
 کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی
 برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہا لیں
 کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی
 سے ابال لیں پاک ہو جائیگا مسئلہ جاننا میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے
 کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہونا نماز میں حرج نہیں
 ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے مسئلہ اگر کسی کپڑے میں نجاست
 لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو
 لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی سے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی
 موٹا ہو مگر جبکہ وہ نجاست موضع سجود سے الگ ہو مسئلہ جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک
 تہ اسکی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لگے ہوں تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں
 اور اگر سارے نہ ہوں تو جائز ہے مسئلہ لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو

اگر موٹا ہو یعنی ایسا ہے کہ موٹائی میں چڑسکے تو لوٹ کر اسپر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں
مسئلہ جو زمین کو برسے لسی گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اسپر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ
سوکھ گئی اور اسپر کو بی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگر چہ کپڑے
میں تیری ہو مگر اتنی تیری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اسکو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا
نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی مسئلہ آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور
پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے
مسئلہ کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان
ہے کہ اسکو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے مسئلہ فاسقوں
کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے گربے نمازی
کے پاجامے وغیرہیں احتیاط یہی ہے کہ روٹا پاکی کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب
کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے
میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

فصل فی الاستنجاء

استنجہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے فِیہِ رِجَالٌ یُّحِبُّونَ اَنْ یَّتَّخِطُّوْا وَاَللّٰهُ یُحِبُّ اللّٰطِیْفِیْنَ
ہیں مسجد یعنی مسجد قبا شریعت میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں
اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو الاحادیث سنن ابن ماجہ میں ابو یوسف
و جابرہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے

بسے میں تمھاری تعریف کی تو بتاؤ تمھاری طہارت کیا ہے عرض کی نماز کے لیے
 ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں
 فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔ ابو داؤد و ابن ماجہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ پاخانے جن و شیائین
 کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ
 الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ صحیحین میں یہ دعائوں سے لفظ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ
 وَالْخُبَائِثِ ترمذی کی روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ
 جن کی آنکھوں اور نبی آدم کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ
 کہہ لے۔ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں دعا فرماتے
 غُفْرَانَكَ اَبْنِ ماجہ کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا
 سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذَى وَعَافَانِي
 حُصْنِ حُسَيْنٍ میں ہے کہ یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَخْرَجَ مِنِّي بَطْنِي مَا يَضُرُّنِي
 وَاَبْقَى فِيهِ مَا يَنْفَعُنِي متعدد کتب میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
 مروی کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو موخہ
 کرو نہ پیٹھ اور عضو تناسل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور دہنے سے استنجا کرنے
 سے منع فرمایا۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے انکو ٹھہری اتار لیتے کہ اُس میں
 نام مبارک کندہ تھا نیز ابو داؤد و ترمذی نے انھیں سے روایت کی جب قضا

حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تا وقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں قضا
 حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دُور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے رواہ ابوداؤد عن جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و
 نسائی نے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گو براؤ پڑیوں
 سے استنجانہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت
 میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبداللہ بن مغفل رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی غسل خانہ
 میں پیشاب کرے پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر سو سے اس سے ہوتے
 ہیں سو راح میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی رواہ ابوداؤد والنسائی عن
 عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت
 ہیں ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ رستہ اور درخت سایہ میں پیشاب کرنا رواہ ابوداؤد
 و ابن ماجہ عن معاذ امام احمد و ترمذی و نسائی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے راوی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو حضور نہیں پیشاب فرماتے
 گزشتہ حکم امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو شخص پانے کو جائیں اور ستر کھو لگرائیں
 کریں تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر
 گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں جس سے

پختا و شوار ہو) نہیں معذب ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لیکر اُسکے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہے۔

استنجہ کے متعلق مسائل

مسئلہ جب پاخانہ پیشاب کو جانے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر پر پڑھ لے
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِیۡتِ وَالْخَبَاۡثِیۡتِ پھر بائیں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر عفران تک اُٹھ کر اللہ
 الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُوْذِیۡنِیْ وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کے **مسئلہ** پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف موٹھ ہونہ بیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف موٹھ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اسکے لیے مغفرت فرمادی جائے **مسئلہ** بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو کر وہ ہے کہ اُس بچے کا موٹھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گندگار ہوگا **مسئلہ** پاخانہ پیشاب کرنے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ موٹھ ہونہ بیٹھ لو میں ہوا کے رخ پیشاب کرنا ممنوع ہے **مسئلہ** کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگر چہ ہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کیفیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہے جیسا کہ

خشک نہ ہوں نیز ان کی سیب سے میت کا دل بتا ہے ۱۲ عن صحیح

حفظہ سرہ

لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا رستہ میں یا جس جگہ
 مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے یوہیں جس جگہ غوطہ
 یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے مسئلہ اپنے آپ نجی جگہ بیٹھنا
 اور پیشاب کی دھارا ونجی جگہ گرسے یہ ممنوع ہے مسئلہ ایسی سخت زمین پر
 جسپر سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے ایسی جگہ کو گریڈ کوزم
 کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے مسئلہ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا سنگے ہو کر
 پیشاب کرنا مکروہ ہے نیز ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا
 جسپر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے یوہیں کلام کرنا
 مکروہ ہے مسئلہ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے
 آور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر
 زور دیکر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک
 یا سلام یا اذان کا زبان سے جواب نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے
 دل میں کہے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست
 کو دیکھے جو اسکے بدن سے نکلی ہو اور دیر تک بیٹھے کہ اس سے بوا سیر کا اندیشہ
 ہے اور پیشاب میں نہ تھو کے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت کھنکارے
 نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ
 شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے جب فلغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے
 آگے کو چتر کی طرف سے کھڑکیوں سے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں پھر دھیلوں
 سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سید کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے

جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور
پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھو لے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے بِسْمِ
اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَاتَّخَذُ اللَّهُ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پھر دہانے
ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں سے دھو لے اور پانی کا ٹوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں
نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھو لے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت
پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دیکر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ
دھونیکے بعد ہاتھ میں بوجھ رہے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور
اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر سوسہ
کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں پھر اس جگہ سے باہر اگر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَالْإِسْلَامَ نُورًا وَقَائِدًا أَوْ دَلِيلًا إِلَى اللَّهِ وَالْإِنِّي جَنَّتِ
النَّعِيمِ اللَّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَفَحِّصْ ذُنُوبِي **مسئلہ** آگے یا پیچھے
سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی
سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے
طہارت کرے **مسئلہ** آگے اور پیچھے سے پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست
مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خراج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے
صاف کر لینے سے طہارت ہو جائیگی جبکہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا
مستحب ہے **مسئلہ** ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی
ہو جائے تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور

صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کر لے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں مسئلہ ڈھیلوں سے طہارت اُس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اگر درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت ہے گا مسئلہ کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صاف کر لینا بلا کر اہت جائز ہے دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو اگر دوسری ملک ہو یا وقف ہو تو اُس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی جو مکان اسکے پاس کرایہ پر ہے اُسکی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے مسئلہ پرانی دیوار سے استنجا کے لیے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اسکے کرایہ میں ہو مسئلہ بڑی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جسکی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک آدمی یہ سہی ان سب چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے مسئلہ کاغذ سے استنجا منع ہے اگرچہ اسپر کچھ نہ لکھا ہو یا اوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو مسئلہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اگر کسی کا بائیں ہاتھ بیکار ہو گیا تو اُسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے مسئلہ آلو کو دہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لیکر اسپر گزارنا مکروہ ہے مسئلہ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اُسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری ٹکروٹ اُسکی صاف ہو تو اُس سے کر سکتے ہیں مسئلہ پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے

کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور چاروں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے مسئلہ عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں مسئلہ پاک ڈھیلے وہی جانب رکھنا اور بعد کام میں لائیکے بائیں طرف ڈال دینا اس طرح پر کہ جس رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے مسئلہ پیشاب کے بعد جسکو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اسپر استبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رگکا ہو تو گر جائے) واجب ہے استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دھننے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دھننے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا گھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ٹہلنے کی مقدار بعض علمائے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان حاصل ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے اور عورت بعد فارغ ہونیکے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے مسئلہ پانخانہ کے بعد پانی سے استنجا کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ٹالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرانہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اوپنی رکھے پھر وہ جو اس سے متصل ہے اسکے بعد چھنگلیا اوپنی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے مسئلہ تھیلی سے دھونے سے بھی طہارت

ہو جائے گی مسئلہ عورت تھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے مسئلہ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھولینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے مسئلہ جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے تو اسے بقدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں ہے جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے مسئلہ روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے مسئلہ مرد لہجھا ہو تو اسکی بی بی استنجا کرادے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹیا بیٹی بھالی بہن سے استنجا نہیں کر سکتے بلکہ معاف ہے مسئلہ زفرم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز مسئلہ وضو کے بغیر پانی سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے مسئلہ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں بعض لوگ جو اسکو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔ **قَدْ تَحَرَّمَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى هَذَا الْكِبْرَاءُ فِي مَسَائِلِ الطَّهَارَةِ وَوَلَهُ الْحَمْدُ أُولَا وَآخِرًا وَبَاطِنًا وَظَاهِرًا كَمَا يَجِبُ رَبَّنَا وَيَرْضَى وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَبْنِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَوَعَلَّمَ أُمَّةً وَأَوْلِيَاءَ أُمَّةً أَجْمَعِينَ آمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ**

رب العالمین وانا الفقیر المفتقر الی اللہ الغنی ابو العلاء
احمد علی الاعظمی غفر اللہ لہ ولو الیہ امین



تصدیق جلیل و تقریظ بے مثل امام اہل سنت ناصر دین ملت
محی الشریعہ کاسر الفتنہ قانع البدع مجدد المائتہ الحاضرہ صاحب الحجۃ
القاہرہ سیدی وسندی و گزنی ذخری لیومی و عدی علمیت
مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب
قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بطول حیاتہم و بقائم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

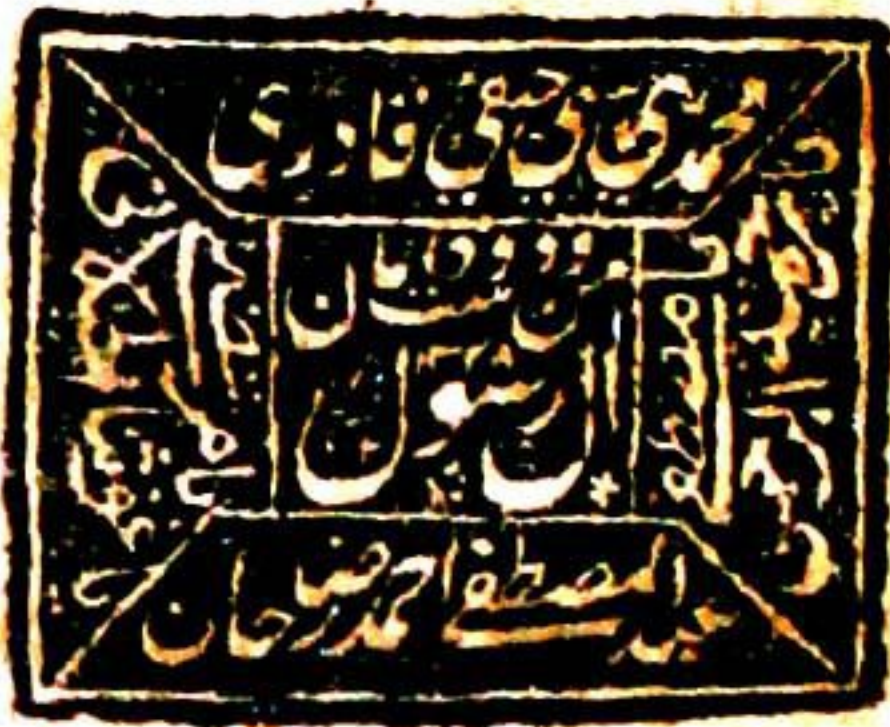
الحمد لله وكفى وسام على عباده الذي نزل صطفى لاسيما على
الشارع المصطفى ومقتفيه في المشرع اولى الطهارات والمصفا
فقير المولى القدير في مسائل طهارت میں یہ مبارک رسالہ بھاسر شریعت
تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی الجود والجاه والطبع السليم والفکر القويم والفضل
والعلاء مولانا ابوالاعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب

والشرب لکن رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدار الحیٰ نے مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ صحیحہ محققہ
 منقولہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح
 مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مطنوع و طبع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں
 تو لے غزول مصنف کی عمر و علم و سفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع
 تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و مشافی و وافی و صافی تالیف کرنیکی
 توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و مہمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول
 فرمائے آمین والحمد لله رب العالمین و صلے اللہ تعالیٰ علی سیدنا
 و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین امین
 ۱۲ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ ہجریہ علی صاحبہا و آلہ السلام

افضل الصلاة و التحية امین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا
 عفی عنہ محمد المصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



گزشتہ

فقیر کا ابتدا یہی خیال تھا کہ اس کتاب میں صرف فقہی مسائل پر لکھنے کے بائیں چنانچہ کتاب الطہارۃ سے شروع کی گئی اور اسکو وہی کتاب کی حد اعلیٰ قرار دیا تھا۔ اس حصے کے مکمل ہونے کے بعد یہ خیال ہوا کہ عقائد کی درستی سے اہم و عظیم ہے کہ بغیر ان اعمال سے بیکار اور اس زمانہ پر فتنہ میں بصدق حدیث شریف ذناب و ثناب مسلمانوں کا دین و ایمان تباہ و برباد کرنے والے بکثرت پیدا ہو گئے ہیں صورت علماء و مشائخ کی اور کام شیاطین کے ہے اور بیاباں آہم و عظیم دست بہ ہیں بہت سے بنیاد و دست و پا سے عام مسلمان بھائیوں کے سامنے ہے چنانچہ عقائد اہل سنت کا پیش کرنا بہت ضرور ہوا لہذا فقیر نے اس حصہ کو حصہ دوم کیا اور پہلا حصہ عقائد کے لیے رکھا اور حصہ دوم مکمل ہو چکا تھا اس سے اسکو پہلے چھپوا بھی دیا کہ بکثرت اجاب کا تقاضا ہے شدید تھا اور حصہ عقائد بھی قریب تکمیل ہوا اور کبھی کا مکمل ہو گیا ہوتا مگر اعدا کے ترغیب نے اس ضروری دینی کام کو ملتوی کر دیا۔ انشاء اللہ العزیز اب بہت جلد اسکی تکمیل ہو جائیگی مگر کاغذ و قلم کی گرانی سے مکمل ہو کہ طبع میں توقف ہے

و حسنا اللہ و نصر لکمل

فقیر ابو العلاء امجد علی الاظمی الرضوی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

مَطْبَعُ دَرَجَاتِ

قدرت حلیم سلمہ اللہ العزیز العظیم محمد علی احسانہ کلاہین زمان

فہرست مضامین کتاب

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--|------|-------------------------|------|----------------------|------|------------------|
| ۶۲ | باب الزروع والثمار | ۴۷ | باب صلوة المسافر | ۲۲ | باب ثمر واد الصلوة | ۲ | کتاب الطہارۃ |
| ۶۱ | باب المصارف | ۴۹ | باب صلوة الجمعة | ۲۵ | باب صفۃ الصلوة | ۳ | باب نواقض الوضوء |
| ۶۰ | باب صدقة الفطر | ۵۱ | باب صلوة العیدین | ۲۳ | باب الجماعة | ۰ | باب الغسل |
| ۶۷ | کتاب الصیام | ۵۲ | باب صلوة الکسوف والخسوف | ۲۴ | باب الحدیث فی الصلوة | ۹ | باب المیاء |
| ۶۹ | باب روية الهلال | ۵۲ | باب صلوة الاستسقاء | ۲۰ | باب مفسدات الصلوة | ۱۱ | باب التیمم |
| ۷۰ | باب مفسدات الصوم | ۷ | باب صلوة الخوف | ۳۸ | باب الوتر والنوافل | ۱۱ | باب مسح الخنکین |
| ۶۳ | باب الاعتکاف | ۵۳ | باب الجنائز | ۳۱ | باب ادراک الفریضۃ | ۳۱ | باب یخض والشار |
| ۶۳ | باب الحج | ۵۹ | باب الصلوة فی الکعبۃ | ۳۶ | باب قضاء القوائت | ۱۸ | باب النجاسة |
| ۷۵ | باب الاضحية | ۶۰ | کتاب الزکوٰۃ | ۷ | باب سجود السهو | ۱۹ | باب الاستنجاء |
| ۷۶ | الخاتمة فی زیارة النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم | ۶۱ | باب زکوٰۃ الاموال | ۷۵ | باب صلوة المریض | ۲۰ | کتاب الصلوة |
| | | ۶۳ | باب الرکاز | ۳۶ | باب سجود التلاوة | ۲۲ | باب الاذان |

بصحيح تام ومنتقى ما لا كلام حسب ايماسه عالي جناب فيض آبا مولوي

مَطْبَعُ دَرَجَاتِ

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ الَّذِيْ مَنْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثْتَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُرْسِلُ فِيْهِمْ رُسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ لِيُحَدِّثُوْا فِيْ حُرُوْبِهِمْ اَلْحٰكِمَةَ وَجَعَلْنَا مِنْ اُمَّةٍ هٰذَا الرُّسُوْلَ الْحَمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اِخْتِلَافٌ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ وَّاخْتِلَافٌ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ اَلْاُمَّةَ رَحْمَةً اَلْاُمَّةَ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى جَسَدِهِ وَخَيْرِ خَلْقِهِ وَخَيْرِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اِلَيْهِ وَاصْحَابِهِ كَانَتْ فِيْ الْعَمَّةِ اَمَّا بَعْدُ اَسِيْدُ رَحْمَتِ خَدَايْكَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ وَطَلَبُكَ اَرْشَافَتِ نَبِيِّ شَفِيعِ النَّبِيْنَ

قدرت حلیم حنفی مدرسی بن محمد قدرت رسول تاصری قریشی بن محمد قدرت کریم گویا موسیٰ بخاری نے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ الَّذِيْ يَنْصُرُنَا بِالْحَقِّ وَيُخْرِجُنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ویکلی فضل جلی پر چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب
 شہنشاہ اولیانا سید انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبدالقادر الحسینی اہلبیت الحسب علیہم السلام
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اختلاف الائمة الاربعہ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسینی المعروف
 بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاهب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری
 اور ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد الحنفی اللکھنوی اور شرح مقدمۃ الغرۃ للجماعۃ اللزیمۃ
 تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید قزوانی
 تصنیف علامہ مولانا ابوالحسن المالکی اور میزان شعرائی تصنیف عارف الصمدانی عبدالوہاب الشافعی الشعرائی
 اور رحمتہ الائمة فی اختلاف الائمة تصنیف علامہ مولانا ناصر الدین محمد بن عبدالرحمن بن حسین القریشی العثمائی الشافعی اور کافی
 تاصری اس لیے کہتے ہیں کہ نسب انکا منہی ہوتا ہے میں اسطون سے طرف حضرت ناصر کے جو فرزند ہیں حضرت عبدالعزیز بن حضرت عمر فاروق

حضرت ناصر کے تین بیٹے تھے جن کا نام تھا ناصر، اسحاق اور اسحاق کے بیٹے تھے جن کا نام تھا اسحاق، اسحاق کے بیٹے تھے جن کا نام تھا اسحاق، اسحاق کے بیٹے تھے جن کا نام تھا اسحاق

تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبدالمدین محمد بن قدامتہ الخنبلی المقدسی اور ہدایتہ الراغب شرح عمدۃ الطالبین
تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الخنبلی النجدی رحمہم اللہ تعالیٰ اور معدن الفقہ وغیرہ سے جمع کر کے شمس المذہب
المذہب تاریخی نام رکھا دینی برادران سے امید ہے کہ اگر اس رسالے میں کہیں سہو اور خطا پاوین تو چنانچہ
عفو سے چھپا دین اور قلم اصلاح سے آراستہ فرما دین وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ

کتاب الطہارة

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ
وَأَمْسِكُوا بُرُوسَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى فرماتا ہے اسے ایمان والو جب تم کھڑے ہوئے
نماز کے یعنی جب تم ارادہ کرو نماز پڑھنے کا جس حال میں کہ تم محدث ہو حدیث اصغر سے پس دھو لو اپنے منہ کو
اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور دھو لو اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک معلوم کیجئے کہ خداوند عالم
اس آیت شریفہ میں وضو کے چار فرضوں کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضوں پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ پہلا
فرض غسل وجہ یعنی منہ دھونا غسل کے معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط ترک کرے تو فرض ادا نہ ہوگا۔ منہ
کا حد طول میں سر کے بالوں سے جہان سے اُگتے ہین وہاں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں ایک
کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ دوسرا فرض دھونا دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت۔ تیسرا
فرض مسح کرنا سر کا اس میں اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابو حنیفہ کے پاؤں کا مسح فرض ہے اور تمام سر کا
سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہے لیکن نزدیک امام احمد کے عورت
اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال کے مسح کرنے سے بھی فرض
ادا ہو جاتا ہے لیکن تمام سر کا سنت ہے۔ چوتھا فرض۔ دھونا دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت
اور ان چار فرضوں کے سوائے اور بھی چند فرض ہیں جن میں ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے ان
میں سے ایک نیت ہے کہ وہ فرض ہے ولین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور زبان سے کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور زبان سے نہ کہنا افضل ہے نزدیک امام مالک کے اور نیت
فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنی اول منہ دھونا اسکے بعد ہاتھ پھر سر پھر مسح پھر پاؤں دھونا

۱۵ یعنی ہر مذہب کی متعدد معتبر کتب فقہ سے جانا چاہیے کہ اس کتاب کا ہر مسئلہ متعدد کتب سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور جسے جن مذہبوں کا

فتویٰ ہے وہی لکھا گیا ہے ۱۵ مگر رمازی کے سبب سے سر سے تجاوز کیے ہوئے بال پر مسح کرنا کافی نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مولانا شافعی یعنی اعضا پے در پے دھونا فرض ہے
 نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور مالک یعنی رگڑنا اعضا
 کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور مضمضہ اور استنشاق یعنی گلی کرنا اور
 ناک میں پانی لینا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
 اگر روزہ دار نہ ہو مبالغہ کرنا کلی کرنے میں تاکہ پانی حلق تک پہنچے اور ناک میں پانی لینے میں تاکہ پانی تھنوں
 کے آخر تک پہنچے اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے تین دفعہ مضمضہ کرنا پھر تین دفعہ
 استنشاق کرنا اور دونوں کے لیے چھ دفعہ تازہ پانی لینا اور نزدیک امام شافعی کے افضل ہے ایک ہی چلو سے
 مضمضہ اور استنشاق کرنا اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لینا اور نزدیک امام احمد کے اختیار ہے چاہے ایک ہی
 چلو سے تین دفعہ کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی یوں یا تین چلو سے یا چھ دفعہ بھی تازہ پانی
 لے۔ اور تسمیہ یعنی بسم اللہ کہنا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ
 ثلاثہ کے پس فرائض وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چارہین اور نزدیک امام شافعی کے چھ اور
 نزدیک امام مالک کے سات اور نزدیک امام احمد کے دس۔ اور سنت ہے مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے
 لیکن مکروہ ہے روزہ دار کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سے امام احمد کے مگر
 دوسرے قول میں امام احمد کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہیں اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے
 دانتوں کو ملے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونوں ہاتھوں کا پہنچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا
 تین بار دھونا اور نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بھی تین بار سنت ہے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے
 مسح کانوں کا بھی تین بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مسح کانوں کا اسی तरी سے
 کرے جو پانی ہے مسح سر سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تازہ پانی لینا بھی سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور
 سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انہوہ ڈارھی کا اور پاؤں کی انگلیوں کا اور واجب ہے ہاتھ کی انگلیوں
 کا خلال نزدیک امام مالک کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تیسرا یعنی
 سیدھی جائے ہر عضو کا دھونا مثلاً پہلے وایان ہاتھ دھوئے پھر بائیں مگر خساروں اور پہنچون کو ملا کے دھوئے اور دونوں

۱۲۔ حنفی مذہب میں بعض فقہا تیسرا کو سنت کہتے ہیں بعض مستحب۔ ۱۳۔ حنفی مذہب میں دونوں پہنچون کو پہلے تین بار

دھوئے پھر بائیں پھر دونوں کو ملا کر تین بار دھوویں۔ ۱۴۔

تھوڑا نکلے تو نہیں آرتے سے بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کھانا ہو یا تلخہ یا خون بندھا ہو اور خون جو تھوک کے برابر ہو ایسا کہ تھوک سرخ ہو جائے اگر تھوک خون سے زیادہ ہو وہ اسے اور تھوک زرد ہو جاوے تو وضو نہیں باطل ہوتا ہے اور بلغم سے بھی نہیں باطل ہوتا ہے اور شرط ہے واسطے وضو باطل ہونے کے قے منہ بھر کے ہووے اگر تھوڑی تھوڑی قے ہووے ایک متلی سے اور سب جمع کرے تو منہ بھر کے ہووے تو بھی وضو باطل ہے مگر خون سائل ناقض وضو ہے اگرچہ منہ بھر کے نہ ہو اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سے وضو باطل نہیں ہوتا وہ نجس بھی نہیں ہے جیسے خون جبکہ مقام زخم سے جدا نہ ہووے پاک ہے اسے اس طرح تھوڑی سی قے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قے سے بھی وضو باطل نہیں ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زائد ہو تو باطل ہے نہیں تو باطل نہیں اور روئے سے یعنی کافر ہو جانے سے مسلمان کے نعوذ باللہ منہا وضو نہیں باطل ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک ایک اکر اربعہ کے عقل زائل ہونے سے بسبب جنون یا نشہ یا بیہوشی کے یا سونے سے چت یا کروٹ یا اونٹ سے یا سر اپنا دو نون زانو پر یا دو نون ہاتھوں پر رکھے ہوئے یا ایک سر پر ایسا کہ مقعد اسکی نیچے سے یا کسی چیز پر تکیہ کیسے سووے اس طرح سے کہ اگر وہ چیز نکالی جاوے تو سونے والا گرٹھ سے اور مقعد زمین پر مضبوط نہ ہے اور نہیں باطل ہوتا وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے سے اور ہیئت نماز کے قیام میں ہو یا قعدے میں یا رکوع میں اگر سجدہ میں سووے تو شرط ہے وضو باطل نہ ہونے کے لیے ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو بغل سے پیٹ ران سے ران پندلی سے جدا ہے نماز میں ہو یا خارج نماز میں اور نزدیک امام مالک کے رکوع یا کسی چیز پر سووے تو وضو باطل ہوتا ہے بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے میں سونے سے باطل نہیں ہوتا اور نزدیک امام شافعی کے سب طرح کے سونے سے وضو باطل ہوتا ہے مگر حسب وقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھ کر سووے تو نہیں باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام احمد کے کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہے۔ اور باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام احمد کے اونٹ کا گوشت کھاتے سے اور نہیں باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نماز میں قہقہہ کرنے سے وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بشرطیکہ نماز ادا کرنے والا بالغ ہے اور وہ نماز رکوع

اور سجود کی ہے پس لڑکے کا قہقہہ کرنے سے وضو باطل نہیں ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں قہقہہ کرنے سے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے قہقہہ کرنے سے وضو باطل نہیں ہوتا مطلقاً اور نہیں باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے چھونے سے فرج اور ذکر کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بغیر حائل کے چھونے سے اور بھی شرط ہے نزدیک امام شافعی کے باطن کف یا انگلیوں کے باطن سے چھونا پشت کف سے چھو وے تو وضو باطل نہ ہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور نہیں باطل ہوتا ہے وضو چھونے سے حلقہ دبر کو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور باطل ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انیسین کے چھونے سے وضو باطل نہ ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نہیں باطل ہوتا ہے وضو چھونے سے کسی مرد کے کسی عورت کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن مباشرتاً فاحش ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یاد و عورت یاد و مرد کی برہنہ چھوئی جاوے ساتھ انتشار کے تو دونوں کا وضو باطل ہوتا ہے لیکن عورت کا وضو باطل ہونے کے واسطے انتشار ذکر شرط نہیں ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے باطل ہوتا ہے وضو مرد کا چھونے سے عورت کو اگر حد شہوت کو پہنچے ہوں لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہے شہوت سے چھونا محرم رہے یا غیر محرم اور نزدیک امام مالک کے چھونے کے وقت لذت پانا شرط ہے اگرچہ نہ قصد کرے لذت کا محرم رہے یا غیر محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوے لذت تو بھی وضو باطل ہے غیر محرم کو چھونے سے اگر محرم کو چھونے تو باطل نہیں بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے وضو باطل ہوتا ہے لیکن شرط ہے غیر محرم کو چھونا اگر محرم کو چھو وے تو وضو باطل نہ ہوگا جیسے مان اور ساس اور دایہ اور سوائے ان کے جو ہمیشہ محرم ہیں اگر سالی کو یا مانند اسکے جو ہمیشہ محرم نہیں لیکن عورت کے نکاح میں رہنے تک محرم ہیں ان کو چھو تو وضو باطل ہوتا ہے اور چھوئی ہوئی عورت کا بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سے اور دوسرے قول میں امام احمد کے باطل نہیں اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کے چھونے سے امر کو شہوت سے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کسی شخص کو یقین ہو وے اپنے طہارت کا اور شک ہو وے حدت میں تو وہ محدث ہے نزدیک امام مالک کے اور طہار

۱۱ اور اس طرح وضو باطل ہوتا ہے عورت کا چھونے سے مرد کو ۱۲ اور ایسا ہی عورت کے چھونے ہوئے مرد کا بھی وضو باطل ہوتا ہے ۱۳

نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر یقین ہووے کہ حدث ہے اور شک ہووے طہارت میں تو وہ محدث ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے محدث کو نماز پڑھنا اور سجدہ تلاوت اور سجدہ سہوا اور طواف کرنا اور قرآن شریف کو چھونا بغیر غلاف کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور نہیں جائز ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے غلاف سے بھی لیکن دوسرے اسباب کے ساتھ قرآن شریف ہو تو بغیر قصہ قرآن شریف کے اٹھانا جائز ہے۔

باب الغسل

غسل میں دو چیزیں فرض ہیں نزدیک امام شافعی کے اور میں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پانچ نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کتنا بدن کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نیت سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور متمضمضہ اور استنشاق فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور طہارت اور خلل کرنا بالون کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور عورتوں پر واجب نہیں کہ اپنی چوٹی کھولیں لیکن بالون کے اندر پانی نہ پہنچے تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھولنا واجب ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے پانی اندر پہنچا ضرور نہیں لیکن بالون کی جڑ کو تر کر لین نہیں تو کھولنا واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے آجماع ہے ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونے پر غائب ہونے سے حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر میں فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہ ہو اگر بعد انزال کے پیشاب سے پہلے غسل کرے پھر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہیں مگر واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کے دونوں صورت میں اور نہیں واجب ہوگا نزدیک امام مالک کے دونوں صورت میں اور طہارت اور چار پائے کے ساتھ دلی کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے انزال

سلسلہ معجم الاہرام اور رد المحتار شرح مختار میں جو فقہ حنفیہ میں مذکور ہے اگر بعد انزال قبل پیشاب کرنے یا سونے یا منی کے غسل کرے پھر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوتا ہے اگر بعد سونے یا پیشاب یا منی کے بقیہ منی نکلے تو غسل واجب نہیں بشرطیکہ بدلتا شہوت کے نکلے ہو اگر شہوت سے ہو تو غسل واجب ہوگا اگر نہ ہو تو یہ انزال جدید ہے۔ ۱۰۱۰

شرط ہے اور واجب ہے غسل نزدیک ائمہ اربعہ کے منی نکلنے سے کو ذکر شہوت کے ساتھ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو غسل واجب ہے نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر سونے والا جاگے اور پاوے منی کو تو غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر چہ احتلام یاد نہ رہے اگر ندی پاوے اور احتلام یاد رہے تو غسل واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر احتلام یاد رکھے اور تری نہ ہو تو غسل واجب نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل منقطع ہونے سے حیض و نفاس کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نو مسلم پر اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے لیکن جنب یا حائضہ یا نفسار ہو تو فرض ہے اور حرام ہے جنب کو جو حرام ہے محدث کو اور سوائے اس کے تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد میں جانا اور ٹھہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطے گزرنے کے حرام نہیں۔

باب المیاء

جائز ہے وضو اور غسل پانی سے برسات کے کلوئین کے مانند چشمے اور حوض اور کنوئین اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تھوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنے والا ہو اگر نجس ہو تو جائز نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی میں نجاست پڑے اور رنگ بوزہ نہ بدلے تو پاک ہے بشرطیکہ وہ درودہ ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بغیر شرط کے نزدیک امام مالک کے اگر کوئی ایک صورت بدلے تو نجس ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ اور وہ درودہ ہے جو مربع دس دس گز ہو دس گز سے چوبیس انگل کے اور نہ کھل جاتی ہو زمین چلو لینے سے اگر پانی جاری ہو تو وہ درودہ کی شرط نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قلتین ضرور ہو جاری ہو تو بھی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین وہ ہے جو پانسو رطل بغدادی ہو دس تقریباً اسکی یون ہے کہ طول سوا ہاتھ عرض سوا ہاتھ عمق سوا ہاتھ اور جو پانی کہ مستعمل ہو دسے رفع حدث میں

واجب ہے اور فرض ہے سب موجبات غسل میں ۱۲ منہ ۱۵ اور پانی مستعمل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ساق ہونے سے فرض کے مثلاً ہاتھ وغیرہ دھونے سے جو فرض ہے محدث ہو تو اگر جنب ہو تو کوئی ایک عضو دھونے سے ایطرح ہاتھ پاؤں پانی میں ڈالنے سے مگر برتن سے یا چلو سے پانی لینے کے قصد سے ہاتھ ڈالنے تو مستعمل نہیں اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نیت رفع حدث ہو تو نہیں نو مستعمل نہیں اور حائض و نفاس

بانتہیہ کے میں خون منتقل ہو تو اگر قبل انقطاع کے اندر والین پانی میں واسطے تبرید وغیرہ کے تو مانند طاهر کے ہیں جبکہ ہاتھ پیر نجاست نہ ہو۔ ۱۲ منہ

بیماری اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جائز ہے تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اُس چیز سے جو جنس زمین سے ہو اور پاک ہو جیسے خاک اور رگ اور پتھر اور سمرہ اور ہر تال وغیرہ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہیں جائز ہے تیمم سوائے پاک خاک کے اور شرط ہے نزدیک امام شافعی کے خالص خاک کی اگر اس میں آنا وغیرہ ملکر ہے تو تیمم جائز نہیں اور جائز ہے نزدیک امام احمد کے اُس خاک سے جس میں آنا وغیرہ پاک چیزیں مخلوط ہیں لیکن شرط ہے سب چیزوں میں غبار رہنا اور فرض ہے نیت تیمم میں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے طہارت کی یا مباح ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو نہیں صحیح ہے بغیر طہارت کے اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہیں نیت حدث اصغر کی اگر حدث اصغر ہو تو۔ اگر حدث اکبر ہو تو ضرور ہے نیت حدث اکبر کی۔ اور جائز نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونے کی کرے اور امام احمد کی دوسری روایت میں ضرور ہے نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعیین کرنا ان دونوں میں سے جسکی طہارت ضرور ہے اور تیمم کے واسطے دو ضرب مارنا فرض ہے ایک سے مسح تمام منہ کا کرے دوسرے سے مسح ہاتھوں کا کہنیوں سمیت ایسا کہ ذرا بھی نہ چھوئے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہے دوسری سنت نزدیک امام مالک کے پہلی سے مسح منہ کا کرے دوسری سے ہاتھوں کا پہنچون تک فرض ہے اور کہنیوں تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہے ایک ضرب مارے اور اُس سے مسح کرے منہ کا اور ہاتھوں کا پہنچون تک اگر دو ضرب مارے ایک سے مسح منہ کا اور دوسری سے ہاتھوں کا کہنیوں تک کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن فرض ہے مسح منہ اور ہاتھوں کا پہنچون تک فقط اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایک تیمم سے فرض و نوافل جتنے چاہیں پڑھیں اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوائے ایک فرض کے دوسرا دانہ کرے لیکن نوافل جتنے چاہیں ادا کریں اور قضا نماز بھی پڑھنا جائز ہے نزدیک امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تیمم آگے وقت کے کرنا اور باطل نہیں وقت جانے سے اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز نہیں اور باطل ہوتا ہے تیمم وقت جانے سے اور ایک روایت سے امام احمد کے باطل نہیں اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے نفل نماز کے واسطے تیمم کر کے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کر کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے

اور اسے طرح جائز ہے سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کر کے فرض نماز ادا کرنا مگر نیت مس مصحف یا مسجد میں داخل ہونے کی تو اس تیمم سے نماز جائز نہیں اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے کہ تیمم کیا ہوا شخص وضو کیے ہوئے لوگوں کی امامت کرے اور سنت ہے تیمم میں موالات اور ترتیب نزدیک امام ابوحنیفہ کے مانند وضو کی اور نزدیک امام مالک کے موالات فرض ہے اور ترتیب سنت اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہے اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کے دونوں فرض ہیں اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز ہے تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو جبکہ تشنگی کے خوف سے اس کے پاس پانی ہو۔ اور جائز ہے تیمم اس شخص کو جو مقید ہے شہر میں اور قادر نہیں پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کرے بعد زوال عذر کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے۔ اور اعادہ ضرور نہیں نزدیک امام مالک اور امام احمد کے۔ اگر کسی کو تھوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہیں تو تیمم کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اتنا دھو دے اور باقی کے واسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر کسی جگہ پانی میسر نہ ہو اور نہ تیمم کے لائق کوئی شے بھی تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے تشبیہ کرنا ساتھ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لیکن قرارت اور نیت نکرے حدیث اکبر ہو یا اصغر۔ مگر جائے پاک نہ ہو تو اشارہ کرے کھڑے رہ کر اور دونوں صورت میں اعادہ کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لائق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑھے جب تک کہ پانی یا کوئی چیز لائق تیمم کے نہ ملے اور امام ابوحنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا قول قدیم اسے طرح ہے اور قول جدید میں فرض نماز پڑھے اور اعادہ کرے جس وقت کہ پانی یا تیمم کے لائق کوئی چیز ملے۔ اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور امام مالک کے تیسرے قول میں اور امام احمد کی دوسری روایت سے نماز پڑھے اور اعادہ نہ کرے اور ردۃ ناقض تیمم نہیں ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ناقض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جو ناقض وضو ہے وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تیمم کا کافر وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دونوں لغو ہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اس شخص کا جو سبب نہ ہونے پانی کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اگر نماز شروع کرنے کے بعد پانی ملے تو باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے

نماز اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لیکن نماز قطع کر کے طہارت کرنا افضل ہے اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر میت اقامت کی کرے تو بھی باطل ہے۔ اگر پاؤں سے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نہ کرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر کے اسباب میں پانی رہے اور وہ بھول کے تیمم سے نماز پڑھے پھر پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نہ کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز ہے تیمم واسطے نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور خوف سے فوت ہونے وقت اُس نماز کے جب کا بدل ہے تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علمائے حنفیہ کہتے ہیں احتیاطاً تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر اعادہ کرے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے اور نزدیک امام مالک کے تیمم کر کے نماز پڑھے اور اعادہ نہ کرے اور امام احمد سے دو روایت ہیں ایک میں تیمم جائز ہے دوسری میں نہیں۔ اگر دو برتنوں میں پانی بھرا ہے اور ان میں سے ایک کا پانی پاک اور دوسرے کا نجس ہے اور صلی نہیں جانتا کہ نجس کون ہے اور پاک کون ہے تو تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور تحری کرے نزدیک امام شافعی کے اور وضو کرے اُس پانی سے کہ جسکی طہارت کا ظن غالب ہے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک میں تحری کرے اور دوسری میں نہ کرے۔

باب مسح الخفين

مسح موزوں کا خصائص سے اسی امت کے ہے اور وہ جائز ہے بے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جنب کو جائز نہیں اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزوں کے کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بھی کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر مقتصر کرے اور فقط تو جائز ہے بالاتفاق اور تین انگلیوں کی مقدار مسح فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تمام موزے کا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزے کا مسح نزدیک امام احمد کے اور اُس قدر کہ جس پر اطلاق مسح کا آوے نزدیک امام شافعی کے فرض ہے اور ایک بار مسح کافی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مسح درست ہونے کے لئے شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد پتے کے حدیث کے وقت

طہارت تمام رہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پہننے کے وقت طہارت تمام رہے اگر کسی نے دونوں پاؤں دھو کے موزے پہنے بعد اسکے باقی اعضاء دھوئے اسکے بعد حدث ہوا یا وضو ترتیب سے کیا اور دائیں پاؤں کو دھو کے موزہ پہنا اور دوسرے پاؤں کو دھو کے دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونوں صورت میں مسح جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونوں صورت میں طہارت کامل تھی اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دونوں صورت میں مسح جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں موزہ پہننے کے وقت طہارت تمام نہ تھی اور دوسری صورت میں دایان موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل نہ تھی۔ اور واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نکالنا دوسرے موزے کا جب نکلے ایک موزہ ابتداً مسح کی حدث کے وقت سے ہے بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن ایک روایت سے امام احمد کے مسح کے وقت سے ہے اور باطل ہوتی ہے طہارت گذر جانے سے مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور باطل ہوتی ہے طہارت نکالنے سے موزوں کے پس دھو دھوے دونوں پاؤں کو فقط نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لیکن باطل ہوتا ہے پورا وضو نزدیک امام مالک کے زیادہ وقت ٹھہرے تو موزہ نکالنے کے بعد اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک مشہور روایت میں باطل ہوتا ہے پورا وضو اور دوسری روایت میں کافی ہے دونوں پاؤں کا دھونا اور مسح درست ہونے کے واسطے شرط ہے کہ وہ موزہ پہن کر چلنے کے لائق اور ساق پر ہو تمام قدم کو مسح ٹخنوں کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہیں مسح نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر موزہ میں انگلیوں کی مقدار میں پھٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک کے جائز نہیں جبکہ پھٹ جاوے مقدار ثلاثہ قدم کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر تھوڑا سا بھی پھٹا ہو تو مسح درست نہیں اگر مضمحل مسح کر کے ایک رات دن گزرنے کے آگے مسافر ہو تو تین رات دن تک مسح کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک رات دن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک رات دن گزرنے کے آگے مقیم ہو تو ایک رات دن کے بعد موزہ اتارے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور مسافر سفر معصیت میں مانند مقیم کے ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ساقط کرتی ہے مسح موزہ کو جو چیز کہ ساقط کرتی ہے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب حیض و النفاس

حیض وہ خون ہے جو رحم سے عورت بالئہ کے آتا ہے اور کم مدت حیض کی مقرر نہیں نزدیک امام مالک کے اور تین رات دن ہے کم مدت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک رات دن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پندرہ رات دن نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے سترہ دن اور اقل پھر درمیان دو حیض کے پندرہ رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے تیرہ رات دن اور نہیں ہے حد واسطے اکثر ایام پھر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز اور روزہ حالت حیض و نفاس میں لیکن قضا کرنا روزہ کا فرض ہے اور نماز کا نہیں کیونکہ نماز کے قضا کرنے میں عرج ہے بخلاف روزے کے اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہے کہ جب خوا علیہا السلام پہلے وقت حائضہ ہوئیں تو پوچھا آدم علیہ السلام سے آیا نماز پڑھوں یا نہیں فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ میں نہیں جانتا ہوں پس وحی بھی اللہ تعالیٰ نے طرف اُنکے واسطے ترک کرنے نماز کے اور جب وقت کہ پاک ہوئیں خوا علیہا السلام تو پوچھا آدم علیہ السلام سے واسطے قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے میں نہیں جانتا ہوں پس وحی بھی اللہ تعالیٰ نے طرف اُنکے کہ نہیں ہے قضا اور پوچھا اس کے اور جبکہ حائضہ ہوئیں روزے کی حالت میں پھر پوچھا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطے ترک کرنے روزے کے اور نہیں قضا کرنے پر اُسکے قیاس کیا انھوں نے اوپر نماز کے اُسوقت حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُنکو واسطے قضا کرنے روزے کے اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالیٰ کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قیاس خوا علیہا السلام ہی سے صادر ہوا اور حرام ہے حائضہ نفسا کو جو حرام ہے جنب کو اور حرام ہے وطی کرنا حائض و نفسا سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مباشرت کرے سوائے فرج کے تو یہ جائز ہے نزدیک امام احمد کے اور نہیں جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ماہین ناف اور زانو کے لذت حاصل کرنا اور جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے وطی کرنا آگے غسل کے اگر خون موقوف ہووے بعد دس دن کے اگر آگے دس دن کے موقوف ہووے موافق عادت کے تو نہیں جائز ہے یہاں تک کہ غسل کرے یا گزرے وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے یا تیمم کر کے نماز پڑھے یا نہ ہو تو۔ اگر عادت سے کم مدت میں خون موقوف ہو تو وطی جائز نہیں جب تک کہ عادت کے موافق

مدت نہ گذرے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے وطی آگے غسل کے لیکن جائز ہے بعد تیمم کے پانی نہ ہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کے اور نفاس وہ خون ہے جو بعد تولد کے نمود ہوتا ہے۔ اگر کامل بچہ پیدا ہونے کے آگے یا حمل کے دنوں میں خون آوے تو استحاضہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نہ نفاس ہے نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے حیض کی صلاحیت اس میں ہو تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔ اور نزدیک امام احمد کے بچہ پیدا ہونے کے دو تین دن آگے خون نمود ہووے تو نفاس ہے اسکے آگے حمل کے دنوں میں نمود ہو تو استحاضہ ہے۔ اور نفاس تو آئین کا یعنی اُن دو بچوں کا جن کی ولادت میں فاصلہ کم چھ مہینوں سے رہے پہلے بچے سے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر پہلے بچے سے چالیس دن گزرنے کے بعد خون رہے تو نفاس نہیں اور نزدیک امام مالک کے بھی پہلے بچے سے ہے لیکن ساٹھ دن کے بعد بھی خون رہے تو دوسرے نفاس ہے اور نزدیک امام شافعی کے دوسرے بچے سے نفاس شروع ہوتا ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں پہلے بچے سے ہے دوسری روایت میں پہلے بچے سے شروع ہوتا ہے بعد پھر دوسرے بچے سے اور منقضي ہوتی ہے عدت دوسرے بچے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر منقطع ہو خون نفاس کا آگے اکثر مدت کے تو جائز ہے وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مستحب ہے نزدیک امام احمد کے جب تک چالیس روز نہ گزریں وطی نہ کرے اور استحاضہ وہ خون ہے جو جاری ہوتا ہے رحم سے بغیر ایام حیض و نفاس کے اور حکم اسکایہ ہے کہ اس میں نماز اور روزہ اور دوسری عبادتیں اور مجامعت منع نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے وطی کرنا جائز نہیں مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو جائز ہے اور فرض ہے ہر فرض نماز کے وقت ایسی عورت تازہ وضو کرے ایسا ہی اگر کسیکو سلسل بول ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کے اور واسطے ہر فرض نماز کے بھی تازہ وضو کرے نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کے اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنے کی مدت سے ہو تو وضو فرض ہے۔ اگر دو دن برابر یا مدت

انقطاع کی کم رہے یا کسی کو سلسل البول ہووے تو وضو مستحب ہے، واسطے ہر فرض نماز کے۔

باب النجاستہ

شراب نجس ہے مگر سرکہ ہو جائے بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر آدمی کے علاج سے ہو تو پاک ہے، نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور منی نجس ہے نزدیک امام مالک کے اگر وہ کسی چیز کو لگجاوے تو وہ چیز پاک نہیں ہوتی سوائے دھونے کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے بھی نجس ہے لیکن اگر سخت اور سوکھی ہو تو کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے بشرطیکہ سر ذکر کا پاک رہے ایسا کہ پیشاب نے اپنے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو یا بعد پیشاب کے پانی سے پاک کیا ہو نہیں تو سوائے دھونے کے پاک نہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہے بشرطیکہ پیشاب کے بعد پانی سے پاک کیا ہو نہیں تو نجس ہے اور بھی پاک ہے نزدیک امام شافعی کے منی سب جانور دن کی سوائے خنزیر اور گتے کے۔ اور پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سے اور اس چیز سے جو بہتی ہو مانند پانی کے جیسے سرکہ گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوائے پانی کے اور کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا اور مستعمل پانی سے بھی پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نہیں پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سے طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہونے پر اور موزہ پاک ہوتا ہے رگڑنے سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو وگرنہ دھونا ضرور ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سوائے دھونے کے پاک نہیں ہونا مطلقاً۔ اور امام احمد سے تین روایتیں ہیں ایک روایت میں رگڑنا کافی ہے دوسری روایت میں دھونا واجب ہے تیسری روایت میں بول و براز ہو تو دھونا واجب ہے نہیں تو رگڑنا کافی ہے۔ اور لٹنے سے پاک ہوتی ہے تلوار اور چھری اور ماتنہ اسکے اور زمین پاک ہوتی ہے خشک ہونے اور اثر نجاست زائل ہونے سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن اس خشک سے تسمیم جائز نہیں اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوائے دھو ڈالنے کے پاک نہیں اور دھونے سے پاک ہوتی ہے وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکھتی ہے جب زائل ہو جاوے عین نجاست اور اسکا اثر نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہیں وہ ایک بار دھونے سے پاک نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین دفعہ دھونا ضرور ہے اور ہر بار خوب پھوڑے اگر نچوڑنا ممکن نہ ہو تو تین دفعہ دھو وے اور

سہ دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ نہ ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ایک بار دھونا کافی ہے اور ایک تو آت
 میں امام احمد کے تین دفعہ دھونا شرط ہے اور ایک روایت میں سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست
 کو ایک دفعہ کافی ہے۔ اور زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دھونے سے مانند دوسری نجاستوں
 کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور سات بار دھونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑنے کے نزدیک
 امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی نجاست بھی مانند دوسری نجاستوں کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
 امام مالک کے اور سات دفعہ دھونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑنے کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور
 پاک ہوتا ہے کپڑا جس پر پیشاب ایسے لڑکے کا ہو جو دو دھو کے سوائے کچھ نہیں کھاتا پانی چھڑکنے سے نزدیک امام
 شافعی اور امام احمد کے اور سوائے دھونے کے پاک نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے۔ اگر ایسے
 لڑکے کا پیشاب ہو تو سوائے دھونے کے پاک نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اور معاف ہے نزدیک امام
 ابو حنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤں کپڑے سے جیسے پیشاب گھوڑے کا اور جب کا گوشت حلال ہو اور پخیاں ہوا میں
 اڑنے والے پرندوں کی جب کا گوشت حلال نہیں۔ اگر گوشت حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے پخیاں ان
 پرندوں کا جو ہوا پر نہیں اڑتے مانند مرغ کے اور معاف ہے نجاست غلیظہ کم درہم سے جیسے خون جاری
 اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور پخیاں مرغیوں کی اور پیشاب جانور و نجس کا گوشت حلال نہیں اور
 پس انداختہ چارپایوں کا خواہ ان کا گوشت حلال رہے یا حرام اور درہم سے مراد، بتیلی کے گڑھے کی چوڑائی
 ہے نجاست بتیلی ہو تو اگر گڑھی ہو تو مشقال کا وزن مراد ہے۔ اگر نجاست غلیظہ کم درہم سے ہو تو دھونا سنت
 ہے برابر ہو تو واجب زائد ہو تو فرض ہے۔ اور نجاست خفیفہ پاؤں یا کپڑے برابر ہو تو دھونا فرض ہے
 کم ہو تو سنت اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے کوئی ایک نجاست معاف نہیں کسی چیز پر ہو مگر تھوڑا خون
 اور پیپ کپڑے اور بدن کو لگ جاوے تو معاف ہے لیکن پاک ہے بول و براز حلال جانور و نجس نزدیک
 امام احمد اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے۔

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلہو خ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت مؤکدہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے
 لیکن نجاست درہم برابر ہو تو دھونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے پاکی کر دہ پیشاب

یعنی چھ دفعہ سوائے پانی سے اور ایک دفعہ مٹی رگڑنے سے ۱۲ منہ تک یعنی چھ دفعہ سوائے پانی سے اور ایک دفعہ مٹی رگڑنے سے ۱۲

سے کیونکہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے۔ اور حرام ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیمانہ میں منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان میں بھی اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے فقط میدان میں حرام ہے مگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہے اور پیمانے میں جاتے وقت نام خدا تعالیٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قرآن شریف کی نہ لیاوے اور نہ پڑھے اگر بھولے سے لیاوے تو دستار میں یا رومال واجب میں چھپالیوے اور مکروہ ہے پیشاب کرنا راستے میں یا لوگوں کے چلنے پھرنے کی جگہ میں۔ اور پھلدار و درخت کے نیچے اور سائے میں لوگوں کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ میں اور مکروہ ہے پیشاب اور پیمانے کے وقت بے ضرورت بات کرین۔ اور پیمانے میں جاتے وقت بائیں پاؤں پہلے رکھے اور باہر بچکے وقت دایاں پاؤں نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

کتاب الصلوٰۃ

قَالَ اللهُ تَعَالَى مَا فُزِلُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوَاتِ الْمُسَطَّلِيَّيْنَ فَرَمَاتُهَا اللهُ تَعَالَى لِمَحَافِظَتِهَا وَتَمَّ
 نمازوں پر اور نماز مسطلی پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے
 اور حدیث شریف میں ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اسکے نور اور برہان
 اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی تو نہ ہوگی اسکے لیے نور اور نہ برہان اور نہ نجات
 اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور بھی حدیث
 میں ہے کہ علم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جس وقت کہ ہووین وہ سات برس کے اور ماروا انکو
 واسطے نماز کے دس برس کی عمر میں اور نماز ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور اسکی سترہ رکعتیں
 ہیں ہر رات دن میں فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کے تین عشا کے چار نزدیک ائمہ اربعہ کے
 اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز
 کی فرضیت کا کافر ہے اور واجب ہے قتل اسکا بہ سبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا
 عذاب معتقد ہے اسکے وجوب کا قید کیا جاوے نماز پڑھنے تک نزدیک امام ابو حنیفہ اور قتل کیا
 جاوے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے حد آتلوار سے اور احکام اسکے مانند مسلمانوں کے میں غسل اور
 دفن اور نماز اور وراثت میں اور نماز میں نیابت صحیح نہیں نہ نفس سے نہ مال سے نزدیک ائمہ اربعہ کے
 اور وقت ظہر کا زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور دو سائے تک رہتا ہے

سوائے سایہ اصلی کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے وہاں سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابوحنیفہ کے ایک سائے تک، سوائے سایہ اصلی کے وہاں سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظہر کا وہاں سے وقت اختیاری عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونوں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بھی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے اور وقت مغرب کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے غروب شمس سے شفق ابیض غائب ہونے تک ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابوحنیفہ کے شفق احمر غائب ہونے تک ہے اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب کا تنگ سے نماز ساتھ شرائط کے ادا کرنے تک باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر سے ثلاث لیل تک ہے، اور دونوں کا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بھی عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے۔ اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح صادق سے تھوڑی روشنی ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بھی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے، اور سخت حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے وقت پر نماز نہ پڑھنا اگر عذر شرعی ہو جیسا غفلت سے سو جاوے یا نماز کا خیال نہ رہے اور وقت نماز کا گزر جاوے لیکن وہ تو ان صورت میں ناقصاً کرنا فرض ہے اور پہلی صورت میں توبہ اور استغفار بھی کرے اور بھی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے صبح کی نماز پڑھنا اسفار یعنی روشنی کے وقت سوائے جہد لنگہ کے ایسا کہ چالیس آستین پڑھ سکین اور پھر اگر باطل ہووے وضو یا نماز تو بارہ کر سکین چالیس آستین پڑھ کے اور عورت کو تغلیس یعنی اندھیرے میں افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سبکو تغلیس افضل ہے لیکن ایک روایت میں امام احمد کے اعتبار کیا جائے، حال صلیبوں کا اگر دشوار ہو ان پر تغلیس تو اسفار افضل ہے۔ اگر صبح کی نماز میں آفتاب طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر عصر کی نماز میں آفتاب غروب جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم میں نزدیک ائمہ اربعہ کے

۵۱۔ ایک مقام ہے کہ معظمہ میں کہ وہاں حجاج شب دہم ذیحجہ کو رہتے ہیں ۱۲ مسرہ

لیکن نزدیک امام شافعی کے گرم ملکوں میں لوگ دوسرے آگے جماعت سے پڑھتے ہوں تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہیں تو تعجیل افضل ہے اور مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈے کے موسم میں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مغرب میں تعجیل افضل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشاء میں تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ آفتاب طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ ایک نیزہ کی مقدار بلند ہووے اور استوا اور غروب آفتاب کے وقت بھی مگر اسی دن کی عصر جائز ہے غروب کے وقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد طلوع فجر کے سوائے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے یا سوائے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے سوائے دو کتین سنت فجر اور وتر کے آگے اسفار کے اور مکروہ ہے بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونے کے جائز ہے۔ اور مکروہ نہیں کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے مگر صبح نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اوندر اور قضا اور تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو اور سجدہ تلاوت اور شکر لیکن جائز ہیں تمام نمازین مکہ کی مسجد میں اور جمعہ کے روز استوا کے وقت اور جائز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نمازین ان سب اوقات میں جائز ہیں اور نفل نمازین جائز نہیں اور نماز جنازہ اور دو کتین طواف کی بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات میں دو روایتیں ہیں ایک روایت میں جائز ہے دوسری میں نہیں۔

باب الاذان

ان اور اقامت فرض کفایہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور اذان صنت نہیں واسطے عورت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہے واسطے عورت کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کریں تو قتل کیے جائیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان میں شروع اللہ اکبر جارم

سہ یہ اس صورت میں ہے کہ اوقات ممنوعہ کے آگے جنازہ حاضر کیا گیا ہو یا سجدہ کی آیت تلاوت کی گئی ہو مگر اوقات ممنوعہ میں ہی جنازہ حاضر ہو تا ہی وقت پڑھوے ایسا ہی سجدہ کی آیت تلاوت کی گئی اوقات ممنوعہ میں تو مسجد گزرا منع نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے ۱۲ منہ لہ کر اہت تحوی کے

اور وقت اور شرمگاہ چھپانا یہ سب شرائط ہیں واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور شرمگاہ مرد کی نزدیک
 امام ابوحنیفہ کے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ماہین ناف اور زانو کے اور
 شرمگاہ عورت حشرہ کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے تمامی بدن ہے سوائے منہ اور پتیلیوں اور قدموں کے اور نزدیک
 امام مالک اور امام شافعی کے سوائے منہ اور پتیلیوں کے اور نزدیک امام احمد کے سوائے منہ کے اور
 شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کے ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن پیٹ اور پیٹھ مانند عورت حشرہ کے ہے نزدیک
 امام ابوحنیفہ کے اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر ظاہر ہووے چوتھائی اُس عضو کی جو
 شرمگاہ میں داخل ہے جیسے چوتھائی ران وغیرہ کی۔ اور نزدیک امام مالک کے اگر ذکر یا نیشین یا مقعد سے
 کوئی شے نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نہ رہے اگر سرین یا زیر ناف نظر آئے تو اعادہ
 کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آئے تو اعادہ نہیں اور عورت کے اعضا میں چھاتی یا گردن یا سر یا
 ہاتھ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل عضو یا بعض نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اور قدم کا باطن
 نظر آوے تو اعادہ ضرور نہیں اور سوائے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نہ رہے
 اور نزدیک امام شافعی کے تھوڑا بھی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسی واسطے مرد کو ضرور ہے کچھ ناف اور
 زانو سے بھی چھپانا۔ اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہوگی۔ اور مونڈھے پر کپڑا رہنا
 فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کسی کے پاس دو کپڑے ہوں ایک ظاہر اور ایک مخفی
 اور معلوم نہیں کہ ظاہر کونسا ہے اور مخفی کونسا تو تخری کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور
 جبکہ طہارت کا ظن غالب ہو اسی سے نماز پڑھے۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر کپڑے
 سے نماز پڑھے۔ اگر نہ پاوے مصلیٰ کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز پڑھنا بیٹھ کر
 اشارے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھڑے رہ کر پڑھے اور نزدیک امام احمد کے
 ایک روایت میں بیٹھ کر پڑھے اشارے سے دوسری روایت میں کھڑے رہ کر پڑھے رکوع و سجود سے
 نیت دل سے فرض ہے واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور زبان سے نہ کہنا اولیٰ ہے نزدیک
 امام مالک کے اور کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک
 امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے۔

باب صفة الصلوة

تکبیر تحریمیہ ساتھ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تکبیر تحریمیہ کے وقت رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا ایسا کہ دونوں انگلیوں کے دونوں کا توکل اور تک آدین لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے نوگو انگلیوں سے مس کرے مگر عورت موٹھوں تک ہی اٹھاوے اور سنت ہے باندھنا سیدھا اوپر بائیں کے نیچے ناف کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن عورت چھاتی کے اوپر باندھیں اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سے امام مالک اور امام احمد کے مرد ہو یا عورت نیچے چھاتی کے اوپر ناف کے باندھے لیکن مشہور روایت میں امام مالک کے ہاتھ باندھنا سنت نہیں اور مشہور روایت میں امام احمد کے ناف کے نیچے باندھے اور قیام فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمیہ کے ثنا پڑھنا سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام مالک کے اور ثنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے یہ ہے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ خَلْقُكَ وَأَنْتَ خَيْرُكُ** اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہ ہے **وَحَمْدُكَ وَحَمْدِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** اور بعد ثنا کے مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا **اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي وَأَعْتَصِمُ بِرَحْمَتِكَ ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَأَحْسِنِي لِأَخْلَاقِي لَا يَهْدِي رَبِّي إِلَّا حَسْبَهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ** لیکن اگر وقت جانے کا خوف ہو یا امام کے پیچھے قرارت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مستحب نہیں اور امام کو مستحب ہے اگر مقتدی راضی ہوں تو۔ اور قرارت یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جس میں دو کلمے یا زائد ہوں پڑھنا فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے امام اور منفرد کو ہر رکعت میں نفل اور واجب کے اور دو رکعتوں میں فرض کے خواہ پہلے دو رکعتیں ہوں یا آخر کی یا پہلے کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہے پہلی دو رکعتوں میں اور واجب ہے سورہ فاتحہ اور ضم سورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں بعد سورہ فاتحہ کے ہر رکعت میں واجب اور نفل کی اور پہلے دو رکعتوں میں فرض کے اور دوسری رکعتوں میں فرض کی سورہ فاتحہ مستحب ہے اور ضم سورہ مستحب نہیں اور سورہ فاتحہ فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ہر رکعت میں سب

تلازوں کے امام اور منفرد کو ضمیمہ سورہ سنت سے نوافل کی سب رکعتوں میں اور فرض کی پہلے دو رکعتوں میں فقط۔ اور قرارت نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے سورہ فاتحہ مقتدی پر بھی اور دوسری سورہ سنت سے، لیکن جہریہ نماز میں دوسری سورہ نہ پڑھے امام کی قرارت سنی جاوے تو اور مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورہ فاتحہ پڑھ کے مقتدی کی سورہ فاتحہ پڑھنے تک اور اس وقت امام کو مستحب ہے کچھ قرارت یا ذکر یاد عا کرنا آہستہ ایسا کہ اپنے کو سنی جاوے اور فرض نہیں قرارت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لیکن مستحب ہے نزدیک امام مالک کے ستر یہ نماز میں اور مکروہ ہے جہریہ نماز میں قرارت امام کی سنے یا نہ سنے اور سنت سے نزدیک امام احمد کے ستر یہ نماز میں۔ اور مکروہ نہیں جہریہ نماز میں امام کی قرارت نہ سنے تو اگر قرارت سنے تو مکروہ ہے لیکن مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورہ فاتحہ پڑھ کے مقتدی کی سورہ فاتحہ پڑھنے تک اور سنت سے قرارت کے واسطے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز میں اور بسم اللہ آیت ہے سورہ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے پس فرض ہے قرارت اُسکی ساتھ سورہ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے آیت سورہ فاتحہ کی نہیں لیکن سنت سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے آگے سورہ فاتحہ کے پڑھنا اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز میں اور علمائے مالکیہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ پڑھے مالکی آہستہ بغیر نیت فرض اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سے امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سے پڑھنا سنت سے جہریہ نماز میں نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور سنت سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورہ فاتحہ تمام ہونے کے بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سے کہے جہریہ نماز میں اور واجب ہے قرارت جہر سے کرنا امام کو فجر میں اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور آہستہ پڑھنا ظہر اور عصر میں اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتوں میں امام اور منفرد کو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور منفرد کو اختیار ہے جہریہ نماز میں خواہ پکار کے پڑھے خواہ آہستہ لیکن افضل ہے پکار کے پڑھنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت سے پکار کے پڑھنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہیں نزدیک امام احمد کے لیکن پکار کے پڑھے تو مضائقہ نہیں اور بعد قرارت کے رکوع کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیر واسطے رکوع اور سجود کے اور سجود سے

اور پہلے قدم سے اٹھتے وقت واجب ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور رکوع کے وقت سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ایسا کہ رفع ساتھ ابتدا تکبیر کے کرے جب ہاتھ کان تک اٹھاوے رکوع میں جاوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے رفع یدین اور رکوع میں تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا تین بار سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب ہے امام احمد کے نزدیک ایک بار اور تین بار سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہ دعا بھی زیادہ کرنا اللَّهُمَّ لَكَ رَكْعَتٌ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ خَشَعٌ لَكَ سَمِعِي وَبَصَرِي وَوَعْيِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَلْبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور امام ہی اسکو پڑھے اگر قوم راضی ہو نہیں تو مکروہ ہے اور اقل رکوع اتنا جھکنا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچیں نہیں تو رکوع ادا نہیں ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دونوں بچوں سے گھٹنوں کو پکڑنا اُس وقت انگلیاں کشادہ رہیں اور سر پیٹھ کے برابر رہے اور مرد کہنیوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔ اور عورت ملاوے اور رکوع میں طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قوم یعنی رکوع سے قیام میں آنا اور اُس میں آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لیکن علمائے محققین حنفیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور قوم میں اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ربنا لک الحمد کے بعد یہ زیادہ کرنا مِلَاءِ السَّمَوَاتِ وَمِلَاءِ الْأَرْضِ وَمِمَّا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اور منفرد یہ دعا بھی پڑھے أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالُوا الْعَبْدُ وَكَلْنَاكَ عَبْدًا لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور اسکو امام بھی پڑھے اگر قوم راضی ہو اور سنت ہے رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سے سر اٹھاتے وقت ایسا کہ سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا شروع کرے اور سیدھا کھڑا ہو کر ہاتھ چھوڑ دیوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور دو سجدے کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا سجدے میں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے ایک دفعہ اور تین دفعہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کے ساتھ و مجہدہ زیادہ کرنا افضل ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ۱۲۰

سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو اگر قوم راضی ہو یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ**
وَبِكَ اَمْنٌ وَوَلَاكَ اَسْلَمْتُ سَجْدًا وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَنَسَقَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَبَارَكَ
اللّٰهُ اَسْنِ الْخَالِقِيْنَ اور سجدے میں آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ
کے۔ اور مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سجدہ میں جاتے وقت اول دونوں ہاتھ رکھے پھر زانو پھر پیشانی
اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اول زانو رکھے پھر ہاتھ پھر پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اول ناک رکھے پھر پیشانی اور اٹھاتے وقت اول پیشانی پھر ناک اٹھاوے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
دونوں ایک ساتھ رکھے اور سجدے سے اور پہلے قعدے سے اٹھتے وقت اول زانو اٹھاوے اور ہاتھ زمین پر
ایک کے اٹھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اول ہاتھ
اٹھاوے اور زانو پر تکیہ کر اٹھے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے سجدے میں دونوں نیچے
کانون کے مقابل اور انگلیاں قبضہ کی طرف رہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مقابل کاندھوں کے
رہیں اور کہنیوں کو زمین اور پہلو سے اور سپٹ کوران سے جبار رکھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن عورتیں
ملاوین بعض اعضا کو اپنے ساتھ بعض کے۔ اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سجدہ میں نظر ناک اور رخسار
پر رہے اور قعدہ میں گود میں اور قیام میں جائے سجدہ پر اور رکوع میں پاؤں کی پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلاثہ
کے تمام نماز میں نظر جائے سجدہ پر رہے لیکن نزدیک امام شافعی کے **اَسْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے وقت
انگلی پر نظر رہے۔ اور سجدے میں فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہے
ناک اور دونوں ہاتھ اور زانو اور انگلیاں قدم کی رکھنا مگر ایک انگلی پاؤں کی زمین پر رکھنا فرض ہے
اور نزدیک امام مالک کے سجدہ پیشانی پر فرض ہے۔ اور سنت ہے ناک اور گھٹنوں اور پنچوں اور قدموں
پر اگر ناک پر سجدہ نہیں کیا تو نماز کا اعادہ کر لے اگر وقت باقی رہے نہیں تو نہیں۔ اور نزدیک امام شافعی
کے پیشانی اور گھٹنے اور باطن ہاتھ کے پنچوں کا اور پاؤں کی انگلیوں کا زمین پر رہنا فرض ہے اور ناک
رکھنا سنت ہے۔ اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہے اگر سجدے کے وقت عمائے
کابیح پیشانی پر آوے ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہے تو نماز جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور
جائز نہیں نزدیک امام شافعی کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدوں کے بیٹھنا اور اُس میں آرام لینا
بھی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور محقق علمائے حنفیہ

کہتے ہیں کہ واجب ہے لیکن سجدے سے سر اٹھاوے ایسا کہ قریب سجدے کے رہے پھر دو سر سے سجدے
 میں ویسا ہی جاوے تو نماز جائز نہیں کیونکہ دونوں ایک ہی سجدے کے حکم میں ہیں اگر قریب سجدے کے
 ہو تو نماز جائز ہے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے جلسہ میں رکت اٹھنے والی ایک بار کہنا اور تیس بار سنت
 اور سنت ہی نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا اللہم صلاتی و انما صلاتی و انما صلاتی و انما صلاتی
 و انما صلاتی و انما صلاتی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہ دعا اور رکوع و سجود اور قیام میں جو دعائیں مذکور ہیں
 سب نفل نماز میں پڑھنا سنت ہے۔ اور بعد دو سجدوں کے جلسہ استراحت سنت ہے نزدیک امام مالک
 کے اتنا کہ سبحان اللہ کہے اگر اس جلسہ کو زیادہ کیا مقدار فرض شہر سے تو نماز باطل ہے اور سنت ہے
 جلسہ استراحت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کے اور اگر یہ نہیں پڑھے
 اور رفع یدین نہ کرے قیام میں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور توڑ پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورہ فاتحہ
 پر ہر رکعت میں اور نہ پڑھے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لیکن پہلی رکعت میں پھول گیا ہو تو دوسری رکعت میں
 پڑھے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑھے ہر رکعت میں ہر سورہ پر سورہ کے سورہ تو پڑھے نزدیک
 ائمہ ثلاثہ کے سوائے امام مالک کے لیکن جہر یہ نماز میں جہر سے پڑھے نزدیک امام شافعی کے فقط صحیح
 کی نماز کی دوسری رکعت میں قنوت بھی پڑھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کہ کن تہم
 امام مالک کے مستحب ہے قنوت رکوع کے آگے قنوت سے فارغ ہونے کے بعد آہستہ پڑھنا اور نزدیک
 امام شافعی کے سنت ہے بعد رکوع کے دونوں ہاتھ اٹھانے کے قنوت پڑھنا اور قنوت نزدیک امام احمد
 کے یہ ہے اللھم انا نستعینک ونستغیرک ونسئلک فی کل حاجۃ و نذوقک فی کل عسر و نرجو فی کل
 کلاہ نشتک ولا نکفرک ونخضع لک ونخضع ونذک من یفترک الیک فی کل حاجۃ و نرجو فی کل
 نصلی ونسجد و رایتک نسعی و نحفد و نرجو رحمتک ونخاف عذابک و نرجو فی کل حاجۃ و نرجو فی کل

سہ طحاوی نے شرح در مختار میں نہر سے نقل کیا ہے کہ بسم اللہ پڑھنا درمیان الحمد اور سورہ کے اٹھنے سے پہلے
 ہے اور شامی میں افضل ہونیکو نقل کیا ہے اور مفتاح الصلوۃ میں لکھا ہے بسم اللہ پڑھنا سورہ پر سنت ہے نزدیک امام احمد کے
 مگر خلاف ہے امام محمد کو اور کہا بجز الرائق میں خلاف سنت ہونے میں ہے لیکن کروہ نہیں ہونے میں اتفاق ہے اور سیاق و سباق سے
 اور خیر میں اس بات پر کہ اگر بسم اللہ پڑھے درمیان الحمد اور سورہ کے تو افضل ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ سورہ پر سنت میں تاکہ
 اور کہا حضرت میں اسٹی فتویٰ ہے اور یہی مختار ہے اور اس سے ظاہر ہوا ضعف اسکا جو عبون وغیرہ میں مذکور ہے اور ترجیح دی افضل ہوگا

بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقًا أَوْ نَزْدِيكَ إِمَامَ شَافِعِي كَيْ يَظْهَرَ أَنَّ هَدَيْتَنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافَيْتَنِي فِيمَنْ
 عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتَنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارَكْ لِي مِنَ الْخَيْرِ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِيئِ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي
 وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعْزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
 فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا قَضَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمَامٌ هُوَ تَوَابِدٌ غَيْرُهُ جَمْعٌ مِنْ كَيْفِ أَوْ جِهَرٌ مِنْ كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي آمِينَ كَيْفِ لِيَكُنْ
 فَإِنَّكَ تَقْضِي مِنْ مُقْتَدِي كَيْفِ أَوْ جِهَرٌ مِنْ كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي كَيْفِ أَوْ جِهَرٌ مِنْ كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي كَيْفِ
 إِنْ أَمَامٌ كَيْفِ قَنُوتِ نَهْنِ سُنِّي جَاتِي هُوَ مُقْتَدِي كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي كَيْفِ أَوْ مُقْتَدِي كَيْفِ
 مَالِكِي هُوَ تَوَابِدٌ كَيْفِ تَابِعِدَارِي كَيْفِ أَمَامٌ كَيْفِ مَسَافَةُ رُكُوعِ كَيْفِ بَعْدَ قَنُوتِ كَيْفِ أَيْسَا كَيْفِ فَإِنَّكَ تَقْضِي أَمَامٌ
 شُرُوعِ كَيْفِ تَوَقُّوتِ كَيْفِ أَوْ اسْكُوكِ آكُوكِ آمِينَ كَيْفِ تَابِعِدَارِي هُوَ أَوْ سُنَّتِ نَهْنِ قَنُوتِ صَبْحِ كَيْفِ نَازِ مِينَ نَزْدِيكَ
 إِمَامٌ أَبُو حَنِيفَةَ أَوْ إِمَامٌ أَحْمَدُ كَيْفِ لِيَكُنْ شَافِعِي أَمَامٌ قَنُوتِ كَيْفِ تَوَقُّوتِ كَيْفِ مُتَابِعِتِ كَيْفِ أَوْ
 حَنَفِي مُقْتَدِي تَابِعِدَارِي نَهْنِ كَيْفِ بَلْكَ هَاتِهِ جِهَرٌ كَيْفِ كُفْرَارِي هُوَ إِنْ مُقْتَدِي شَافِعِي هُوَ أَمَامٌ كَيْفِ أَيْسَا
 نَهْنِ مِينَ مِينَ هُوَ تَوَابِدٌ مُقْتَدِي أَمَامٌ كَيْفِ سَلَامِ كَيْفِ بَعْدَ سَجْدَةٍ سَهْوِ كَيْفِ خَوَاهُ وَهُوَ شَافِعِي قَنُوتِ كَيْفِ
 يَأْتِي كَيْفِ سَبَبِ قَنُوتِ نَهْنِ حَنَفِي أَوْ حَنَبَلِي كَيْفِ أَوْ مَالِكِي كَيْفِ قَنُوتِ كَيْفِ لِيَكُنْ آكُوكِ رُكُوعِ
 كَيْفِ أَوْ وَهُوَ كَافِي نَهْنِ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي كَيْفِ أَمَامٌ شَافِعِي كَيْفِ رُكُوعِ كَيْفِ قَنُوتِ كَيْفِ تَوَابِعِدَارِي كَيْفِ
 أَعَادَهُ كَيْفِ سَجْدَةٍ سَهْوِ كَيْفِ أَوْ وَاجِبٌ هُوَ دُوسَرِي رُكُوعِ مِينَ قَعْدَةُ أَوْ تَشْهَدُ كَيْفِ نَزْدِيكَ إِمَامٌ أَبُو حَنِيفَةَ
 أَوْ إِمَامٌ أَحْمَدُ كَيْفِ أَوْ سُنَّتِ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي أَوْ إِمَامٌ مَالِكِي كَيْفِ مِينَ يَأْتِي رُكُوعِ كَيْفِ نَازِ هُوَ تَوَابِدٌ رُكُوعِ
 كَيْفِ نَازِ هُوَ تَوَقُّوتِ فَرَضِ هُوَ أَيْسَا هُوَ تَمِيسَرِي رُكُوعِ مِينَ تَمِينَ رُكُوعِ كَيْفِ نَازِ هُوَ تَوَابِدٌ رُكُوعِ مِينَ
 چَارِ رُكُوعِ كَيْفِ نَازِ هُوَ تَوَابِدٌ نَزْدِيكَ أُمَّةِ أَرْبَعَةِ كَيْفِ أَوْ سَمِينَ تَشْهَدُ كَيْفِ فَرَضِ هُوَ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي أَوْ
 إِمَامٌ أَحْمَدُ كَيْفِ أَوْ وَاجِبٌ نَزْدِيكَ إِمَامٌ أَبُو حَنِيفَةَ كَيْفِ أَوْ سُنَّتِ نَزْدِيكَ إِمَامٌ مَالِكِي كَيْفِ أَوْ رُكُوعِ كَيْفِ
 فَرَضِ هُوَ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي أَوْ إِمَامٌ أَحْمَدُ كَيْفِ أَوْ سُنَّتِ نَزْدِيكَ إِمَامٌ أَبُو حَنِيفَةَ أَوْ إِمَامٌ مَالِكِي كَيْفِ أَوْ پَهْلے
 قَعْدَةِ مِينَ دُرُودِ كَيْفِ نَزْدِيكَ أُمَّةِ ثَلَاثَةِ كَيْفِ أَوْ سُنَّتِ هُوَ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي كَيْفِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَيْفِ پَهْلے أَوْ قَعْدَةُ مِينَ مَقْرَشِ مِثْمِنَا سُنَّتِ هُوَ نَزْدِيكَ إِمَامٌ أَبُو حَنِيفَةَ كَيْفِ أَوْ مَقْرَشِ نَزْدِيكَ
 إِمَامٌ مَالِكِي كَيْفِ پَهْلے أَوْ نَزْدِيكَ إِمَامٌ شَافِعِي كَيْفِ پَهْلے مِينَ مَقْرَشِ مِثْمِنَا سُنَّتِ هُوَ دُوسَرِي مِينَ

متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹھے لیکن سجدہ سہو ہو تو مفسر ش بیٹھے بعد سجدہ سہو کے متورک بیٹھ کر سلام کہے اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدے ہوں پہلے میں مفسر ش دوسرے میں متورک بیٹھنا سنت ہے اگر ایک ہی ہو تو مفسر ش بیٹھے اور جلے میں درمیان دو سجدوں کے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور مفسر ش نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور مفسر ش اُسکو کہتے ہیں کہ بائیں پاؤں کو بچھا کے اُسپر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور انگلیوں کو پاؤں کی قبلہ کی طرف کرے اور متورک یہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکالے مگر سیدھا پاؤں کھڑا کرے اور عورت دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سب قعدوں میں اور نزدیک امام شافعی کے مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدے سے اٹھ کر تیسری رکعت کے قیام میں آوے تو سنت ہے دونوں ہاتھ کان تک اٹھا کے باندھنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور یہ تشہد پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اَلْحَيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور نزدیک امام مالک کے یہ اَلْحَيَاتُ لِلّٰهِ اَلزَّكَايَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور نزدیک امام شافعی کے یہ اَلْحَيَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادت کے وقت سیدھے ہاتھ کی خنصر اور اُسکے بازو کی انگلی کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھ سے حلقہ کر کے شہادت کی انگلی کو اٹھاوے جب اِلَّا ت پڑھنے پہنچے تو چھوڑ دیوے اور نزدیک امام احمد کے ایسا ہی اٹھاوے لیکن حلقہ باندھے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول تشہد سے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرے لیکن کلمہ کی انگلی کو کھولے اور انگوٹھے کو اُسکی جڑ کے پاس رکھے اور شہادت کے وقت اٹھا کے تھوڑا جھکا کے رکھے۔ اور نزدیک امام مالک کے بھی ویسا ہی انگلیوں کو بند کرے مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کے وقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہ درود ابراہیم کہے نزدیک

اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد كما صليت علی سیدنا ابراهيم وعلیٰ آل سیدنا ابراهيم انک حمید مجید وبارک علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد كما بارکت علی سیدنا ابراهيم وعلیٰ آل سیدنا ابراهيم فی العالمین انک حمید مجید۔ اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اور یہ ہے اللہم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد كما صليت علی آل سیدنا ابراهيم انک حمید مجید وبارک علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد كما بارکت علی آل سیدنا ابراهيم انک حمید مجید اور سنت سے نزدیک امام احمد کے اور سے کوئی دعا پڑھنا اس سے زیادہ اہم ہے جیسے اللہم اغفر لی ما قد مت وما ائخرت وما اعلنت وما استعرت وما آنت اعلم بہ منی انت المفرد والمؤخر ولا اله الا انت اور اللہم افرج عذوبک من عذاب القبر ومن عذاب النار ومن قسوة الجباة والاممارة ومن قسوة المسبوح الدجال اور اللہم افرج عذوبک من الماکثر والمعز اور اللہم افرج عذوبک من ظلمت نفسی فلما کذبوا ولا یغفر الذنوب الا انت فاعف ربی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اور حدیث شریف میں ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص سے کہ کہتا تھا اللہم اغفر لی یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھ پر اگر تو عام دعا کرتا تو سہ آئینہ قبول کیجاتی واسطے تیرے یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو شامل ہو سب مسلمانوں کو جیسا اللہم اغفر لی ولوالدی ولا ستاذی ولجميع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین اور دعا کے بعد سلام کہے پہلا سلام واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیکن فرض ہے اپنے کام سے باز آنا اور سلام سے باہر آنے سے فرض

سلا در مختار میں جو فقہ حنفیہ ہے لکھا ہے کہ مندوب ہے یعنی مستحب ہے سیدنا کہنا اور وہ ابراہیم میں اسلئے کہ خبر دنیا حقیقت حال کا عین اور کی راہ چلانا ہے یعنی حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سزا میں سوا اس بات کی خبر دنیا عین اور کی راہ چلانا ہے پس سیدنا یعنی ہمارے سزا کہنا بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے افضل ہے اور طحاوی اور شامی میں تصریح کی ہے سیدنا کہنے کو اس بار مبارک ہے ہمارے نبی کریم اور ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اور علی شافعی نے بھی اپنی شرح منہاج نووی میں سیدنا کہنا افضل ہونیکو فرمایا ہے اور کتاب لکھیہ اور حنبلیہ میں بھی سیدنا کہنے کو لکھا ہے ۱۲ منہ سلا فی العالمین کہنا بعض روایت میں آیا ہے اور بعض میں مذکور نہیں پس فی العالین کہے بھی تو مضائقہ نہیں ۱۲ منہ سلا در مختار میں لکھا ہے کہ دعا کرے اپنے لیے اور اپنے مان باپ اور استاد کے لیے جو مسلمان ہوں اور شامی

۱۲ منہ سلا در مختار میں لکھا ہے کہ دعا کرے اپنے لیے اور اپنے مان باپ اور استاد کے لیے جو مسلمان ہوں اور شامی

اور واجب دون ادا ہوتے ہیں۔ اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سلام فرض ہے اور سلام کے وقت نماز سے باہر ہونے کی نیت سنت ہے اور دوسرا سلام فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کرے پہلے سلام سے ان لوگوں کا جو سیدھے طرف ہیں مسلمان اور فرشتوں سے اور منہ پھیرے سیدھی طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوے پیچھے والوں کو اس طرف کے اور بائیں طرف بھی ایسا ہی اور امام کی بھی نیت کرے حسب طرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کے دوسرا سلام سنت نہیں امام اور منفرد کو مگر سنت ہے مقتدی کو دوسرا سلام بائیں طرف اور نیت کرے ان لوگوں کی جو بائیں طرف ہیں اور ایک سلام رو برو سنت ہے نیت کرے اس سے امام کی اور سیدھی طرف کے سلام سے بھی ان لوگوں کے جو سیدھی طرف ہیں اور ترتیب فرض ہے ان ارکان میں جو مکرر نہیں ہر رکعت میں جیسے ترتیب قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اگر ہر رکعت میں مکرر ہے جیسا سجدہ ترتیب اسکی ساتھ مابعد اسکے واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلاثہ کے

باب الجماعۃ

جماعت سنت نوکدہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور فرض کفایہ نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکرر وہ تحریمی ہے جماعت عورتوں کی جس میں عورت امام ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز نہیں نزدیک امام مالک کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے لیکن افضل یہ ہے کہ جماعت گھر میں کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہے درمیان صف کے کھڑی رہے اور فرض ہے مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرنا امامت کی امام کو بھی فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مگر جمعہ میں فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورات مقتدی ہوں تو نیت کرنا عورت کی امامت کی سب نمازیوں میں سوائے جنازہ کے نہیں تو عورتوں کی نماز صحیح نہیں اگر جماعت سے نماز پڑھی پھر معلوم ہو کہ امام محدث تھا تو نماز کا اعادہ کرے امام اور مقتدی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مقتدی کو قضا کرنا ضرور نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لیکن جمعہ میں اگر امام چالیس آدمیوں میں داخل ہے تو نماز سب کی فاسد ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیوں سے زیادہ ہوں تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے اگر عین نماز میں معلوم ہو کہ امام محدث ہے تو اس سے مفارقت کرنا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے اور اعادہ کر کے نماز کا نزدیک ائمہ ثلاثہ کے

اور افضل واسطے امامت کے فقیہ ہے پھر قاری نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور قاری افضل ہے فقیہ سے
 نزدیک امام احمد کے اور نہیں جائز ہے اقتداء مرد کی ساتھ نابالغ لڑکے کے فرض نماز میں نزدیک ائمہ ثلاثہ
 کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے ساتھ مینر بچے کے اور اقتداء فرض پڑھنے والے کی ساتھ نفل
 پڑھنے والے کے اور فرض نماز پڑھنا چھپے اُسکے جو دوسری فرض نماز پڑھتا ہے ایسا ہی ادا نماز پڑھنا چھپے
 قضا نماز پڑھنے والے کے جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور
 احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اقتداء کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جائز نہیں نزدیک
 ائمہ ثلاثہ کے لیکن اگر اُس مسبوق نے ایک رکعت بھی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جائز ہے نزدیک امام مالک
 کے اگر رکوع پاوے تو وہ رکعت پائی نہیں تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اور جائز ہے
 اقتداء نفل پڑھنے والے کی ساتھ فرض پڑھنے والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہیں نزدیک امام
 مالک کے اقتداء کھڑے رکھ کر پڑھنے والے کی ساتھ بیٹھ کر پڑھنے والے کے عذر سے اور جائز ہے نزدیک
 ائمہ ثلاثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہے کہ وہ امام حی رہے اور عذر دفع ہونے کی امید رہے
 اور مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں نہیں تو جائز نہیں اور جائز نہیں اقتداء مرد کی ساتھ عورت کے اور قاری کی ساتھ
 امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ
 کے اور فقط قاری کی نماز باطل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز ہے اقتداء رکوع اور سجدہ کرنے والے کی
 ساتھ اُس شخص کے جو اشارہ کرتا ہے رکوع اور سجود کو اور اقتداء طاہرہ کی ساتھ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہیں ہے
 نزدیک امام شافعی کے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔ اور جائز نہیں اقتداء صحیح کی ساتھ معذور کے
 جسکو سلس البول ہو یعنی ہمیشہ پیشاب ٹپکتا ہو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام
 مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچھ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہے نزدیک امام مالک کے مرد ہو یا عورت
 اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت
 امام کے ساتھ نہ ملی ہو جو پایا اُس نے نماز سے امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
 ۱۵ اور نفل نماز میں بھی جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۱۲ منہ ۱۵ جیسا پہلی رکعت پڑھ کر بیٹھے یا دوسری رکعت پڑھ کر
 اٹھنا چاہے۔ ۱۲ منہ ۱۵ نزدیک امام ابوحنیفہ کے سید سے ہاتھ سے انگلیوں کی پشت سے بائیں ہاتھ کی تہلی پر یا سے
 اور نزدیک امام شافعی کے سید سے ہاتھ کی تہلی یا پشت سے بائیں نیچے کی پشت پر مارے۔ ۱۲ منہ

اور اول نماز نزدیک امام شافعی کے اور اول نماز ہے واسطے تشہد کے اور آخر واسطے قرأت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے تنہا کھڑا رہنا ایک شخص کا صفوں کے پیچھے اور نزدیک امام احمد کے تنہا کھڑے رہنے سے نماز باطل ہوتی ہے مگر امام رکوع سے اٹھنے کے آگے صف میں داخل ہوا یا دوسرا آگے اُسکے ساتھ ملا تو نماز جائز ہے اور اقل جماعت سوائے جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدھی طرف امام کے کھڑا ہے اگر بائیں طرف یا پیچھے کھڑا رہا تو نماز مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام احمد کے اگر دو یا زیادہ مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے رہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا رہا تو نماز باطل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے لیکن مکروہ ہے اگر بغیر ضرورت کے ہو اور جماعت میں اول مرد رہیں پھر لڑکے پھر خستے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کے دو مرد کے بیچ میں ایک لڑکا کھڑا رہے اور عورت سب کے پیچھے رہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کے محاذی ہو وے تو نماز نہیں باطل ہوتی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کے رہے اگرچہ نابالغہ ہو خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لیکن مجنوتہ ہو تو نماز باطل نہیں اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے جنازہ کی نماز میں ہو تو باطل نہیں اور وہ دونوں ایک مکان میں بغیر حائل کے ایک ہی نماز پڑھتے ہو وین ساتھ امام کے اور امام نے نیت عورتوں کی امامت کی کی ہو اور محاذات ایک رکن کامل میں رہے اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف میں رہے اور رکوع کے وقت دوسری صف میں اور سجود کے وقت تیسری صف میں تو ہر صف سے تین شخص کی نماز باطل ہے جو پیچھے اور سیدھی اور بائیں طرف عورت کے ہیں اگر عورت پہلی صف میں امام کے برابر کھڑی رہے تو نماز سب کی باطل ہوتی ہے اگر مرد اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہو وین یعنی دونوں کو نماز میں حدت ہو وے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرین اس وقت عورت محاذی مرد کے ہو وے تو نماز مرد کی باطل ہے اگرچہ امام نماز سے فارغ ہونے کے بعد محاذی ہو لیکن مسبوق کے محاذی ہو وے امام کے فارغ ہونے کے بعد تو نماز مسبوق کی باطل نہیں ہوتی۔

باب الحدیث فی الصلوٰۃ

نماز میں حدت ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگرچہ حدت بغیر اختیار کے ہو اور نزدیک

امام ابو حنیفہ کی بارہ شرطیں پائی گئیں تو نماز باطل نہیں ہوتی اسی پر بنا کر ناجائز ہے یعنی جس رکن میں حدث ہووے مثلاً رکوع میں تو پھر وضو کر کے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جائز ہے لیکن استیناف یعنی شروع سے پڑھنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا کرے پہلی شرط یہ کہ حدث بے اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا کرے جیسا کہ گھٹنے پر دنبل ہووے اور اسپر ہاتھ ٹپکنے سے خون بہے یا کانٹا چھبے یا زنبور کاٹے یا پتھر یا بندہ وق سے کوئی مارے اور سبب اسکے خون بہے یا چھینکے یا لکھ کا رے اور سبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا کرے اگر گرسف ساقط ہووے ساتھ ترمی کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جائز ہے اگر حرکت سے ہو تو جائز نہیں۔ دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہو یا نجاست پہنچی بغیر حدث کے تو بنا کرے تیسری شرط حدث نادر نہ ہو جیسے قہقہہ اور تہہ ہوشی۔ چوتھی شرط وہ فعل نکرے جس کی ضرورت نہ ہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے دور جانا بغیر شیمان کے مگر نزدیک کنواں ہے تو دور جانا جائز ہے کیونکہ کنوین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے کے وقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا کرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتھ سے بغیر ضرورت کے تو بنا کرے ایک ہاتھ سے ہو تو جائز ہے اور وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دھونا اعضائے وضو کو اگر چار دفعہ دھووے تو بنا جائز نہیں اگر وضو کر کے نکلے پھر یاد آوے کہ مسح بھول گیا ہے تو جا کر مسح کرے اور بنا جائز ہے اگر نماز کو کھڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا کرے اگر کپڑا بھول جاوے اور پھر آگے کپڑا لیوے تو بنا کرے پانچویں شرط نماز کا منافی نہ کرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کھانا اور پینا اور قہقہہ اور حدث عمدہ وغیرہ اور چھٹے شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقصد میں تھہرے بغیر عذر کے تو بنا کرے۔ ساتویں شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتھ حدث کے مثلاً حدث سجدہ میں ہو اور سر اٹھاوے سجدے سے تکبیر کہتے ہوئے تو بنا کرے اور وضو کرنے جاتے وقت بھی قرارت نہ کرے آٹھویں شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کر کے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث پھر نہ آوے مثلاً پٹی پر مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر

۱۰ بعض کتب میں تیرہ شرطیں لکھی ہیں پہلی شرط حدث بے اختیاری سے ہونا دوسری شرط نجاست نہ پہنچنا بغیر حدث کے تیسری شرط حدث موجب غسل کا نہ ہونا اور اس کتاب میں دوسری شرط تیسری شرط میں داخل کی گئی ہے اس لیے بارہ ہوئیں۔ ۱۲ منہ

مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوئی یا تیمم کیا تھا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نہ کرے
 و شونین شرط اگر مقتدی ہے تو آوے طرف امام کے جبکہ ہووے درمیان دونوں کے حائل جو مانع ہو
 جواز اقتدا کو اور امام فارغ نہیں ہوا ہے اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونوں کے کچھ حائل نہیں ہے تو
 وضو کی جگہ پر نماز تمام کرے اور اول اسکو پڑھے جو چھوٹا ہے حدث کی حالت میں بغیر قرارت کے بعد
 امام کے ساتھ ملے اگر امام فارغ ہوا ہے تو تمام نماز تنہا پڑھے بغیر قرارت کے۔ اور منفرد کو اختیار ہے چاہے
 آوے طرف پہلی جگہ کے یا وضو کی جگہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہے رجوع طرف پہلی جگہ کے اور امام
 بھی مانند منفرد کے ہے اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو نہیں تو آوے اور تمام کرے پیچھے خلیفہ کے۔ گیا رہوین
 شرط نہ یاد کرے بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہویین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ کرے اسکو
 جو لائق امامت کے نہیں ہے جیسے نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنے کا فقط نماز میں ہے نہ طہارت میں یعنی
 اگر اثنائے وضو یا غسل میں ناقض وضو یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پھر شروع سے وضو اور غسل
 کرنا فرض ہے پہلی طہارت باطل ہوتی ہے اور جس حدث میں نماز بنا کرنا جائز ہے ویسا حدث امام کو ہو
 تو خلیفہ کرنا جائز ہے اور جس حدث میں بنا جائز نہیں خلیفہ کرنا بھی جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے
 اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہوا ہو یا عمدًا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
 حدث سبقت کرے تو خلیفہ کرنا جائز ہے عمدًا ہو تو جائز نہیں۔

باب مفسد الصلوٰۃ

باطل ہوتی ہے نماز ترک ہونے سے کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سے اور کلام کرنے سے عمدًا
 نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سے ہو تو باطل نہیں نزدیک امام مالک کے بشرطیکہ زائد نہ ہو اور باطل
 ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بھونکر کلام کرنے سے بھی باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے
 اور باطل نہیں نزدیک امام مالک کے کلام تھوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام شافعی کے
 زائد ہو تو باطل ہے تھوڑا ہو تو سجدہ سہو کافی ہے اور باطل ہے رونے سے ساتھ آواز کے جس سے
 حروف ظاہر ہوں نزدیک امام ابوحنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کے ہو تو اگر جنت یا دوزخ کے ذکر
 سے رووے تو باطل نہیں اور نزدیک امام مالک کے خشوع سے رووے تو باطل نہیں اگر بغیر خشوع
 کے ساتھ آواز کے رووے تو مانند کلام کے ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دوحرت

ظاہر ہووین بغیر غلبہ کے تو باطل ہے وگرنہ باطل نہیں اور باطل ہے عمل کثیر سے اور ہنسنے سے ساتھ
 آواز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہے نہیں تو باطل نہیں
 اور باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنے سے جو آدمیوں سے مانگ سکتے
 ہیں جیسا کہ کہے یا اللہ فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجکو نہر دینا رو سے اور باطل نہیں نزدیک
 امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہے کھکانے سے بغیر عذر کے کہ جس سے دو حرف نکلین
 جیسا کہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل نہیں نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے کھانے اور پینے
 سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہواً تھوڑا کھاوے تو باطل نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لیکن سجدہ
 سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے سہواً کھانے سے بھی باطل ہے بشرطیکہ چنے کے برابر بھی منہ
 میں نہ پڑے کھاوے اور باہر سے تل کے برابر کھاوے تو بھی باطل ہے اور باطل ہے یرحمک اللہ
 کہنے سے جو اب میں چھینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سے کہنے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
 مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اشارے سے ہاتھ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہے نزدیک
 امام ابوحنیفہ کے اور بارنا سانپ اور بچھو کا مکروہ نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت مؤکدہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور اس کی
 تین رکعتیں ہیں ایک سلام سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک رکعت ہے اور آگے اُس کے
 شفع نزدیک امام مالک کے اور اقل شفع دو رکعتیں ہیں اور اکثر کی حد نہیں اور نزدیک امام شافعی اور
 امام احمد کے ادنیٰ ایک رکعت اور اکثر گیارہ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت میں تسبیح ائیس
 پڑھنا دوسری میں قل یا تیسری میں قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور سورہ ناس زیادہ کرنا سنت ہے نزدیک
 امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مداومت ان سورتوں کی
 مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تاکہ کوئی واجب نہ سمجھے اور وقت اسکا نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد
 نماز عشا کے صبح صادق تک ہے اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہے اور وقت
 ضروری طلوع آفتاب تک اور دعا قنوت پڑھنا تیسری رکعت میں آگے رکوع کے واجب ہے نزدیک
 امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہے تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہے دونوں ہاتھ کان تک اٹھانے کے

باب الوتر والنوافل

وَتَتَوَكَّلْ عَلَىكَ وَتُنثِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرِكُ مِنْ يَفْجُرُكَ
 اللَّهُمَّ يَاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نَسْتَعِيْزُ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِيْ وَنُخْفِدُ وَنَرْجُو أَرْحَمَتَكَ وَنُخْشِيْ عَذَابَكَ
 إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدْدَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ اللَّهُمَّ عَذَابِ الْكَفْرَةِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَ
 يَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيَقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَ
 الْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَآلِفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمْ لَا يُيْمَانُ وَالْحِكْمَةَ
 وَتَبَيَّنْهُمْ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يُوْفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ وَأَنْصُرْهُمْ
 عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلَهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ أَوْرَاقًا فَضْلٌ هِيَ زُرِّيْكَ أُمَّةٌ ثَلَاثَةٌ وَتَرْفِصٌ
 پڑھنا لیکن مقتدی حنفی ہوں تو وصل سے پڑھے نہیں تو اقتد حنفی کی صحیح نہیں۔ اور حنفی مقتدی تابعی
 کرے شافعی اور حنبلی امام کی قنوت میں بعد رکوع کے اور بھی ضرور ہے شافعی امام کو رکوع دراز کرنا
 نصف اول میں رمضان کے تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑھ کر رکوع میں بلجاوے اگر امام رکوع دراز کرے تو
 مقتدی اور کوئی دعا چھوٹی بدل میں قنوت کے پڑھے جیسا رَبَّنَا اتَّقِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ يَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ تَمِينَ بار پڑھے اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو مقتدی
 امام کے ساتھ ایک سلام سے پڑھے یا دو رکعت پڑھے کے سلام پھیر کر تیسری رکعت میں بلجاوے اگر بالکی
 اور حنبلی حنفی کی اقتد کرے تو وصل سے پڑھے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے قنوت سوائے صبح کے
 اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نمازوں میں قنوت پڑھنا جائز ہے واسطے
 دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز میں پڑھے امام نہ دوسری نمازوں میں اور
 سنت ہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتیں آگے نماز فجر کے اور سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار
 رکعتیں آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کے اور پھر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے چار رکعتیں
 آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سے پڑھے اور مستحب ہیں چار رکعتیں آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے
 اور سنت ہیں نزدیک امام شافعی کے دو رکعتیں آگے مغرب کے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں سنت ہیں
 نزدیک ائمہ اربعہ کے اور چھ مستحب لیکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتیں اور غالب چھ اور
 اکثر بیس رکعتیں مستحب ہیں اور سنت ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو رکعتیں بعد عشا کے اور مستحب چار آگے
 اور بعد عشا کے اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہیں چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی کے دو رکعتیں

سنت ہیں بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کے جتنی ممکن ہوں پڑھیں بعد عشا کے اور سنت ہیں نزدیک امام
 اربعہ کے دو رکعتیں تھیۃ المسجد کی اور استخارے کی اور سنت ہے صبح کی نماز اور وقت اُسکا آفتاب ایک نیزہ طہین
 ہونے کے بعد سے استوا تک ہو لیکن افضل ہے پہر دن چڑھے پر پڑھنا اور اقل آسکی دو رکعتیں ہیں اور
 اگر آٹھ اور سنت ہے نماز تہجد کی اور سنت ہیں رمضان شریف میں بیس رکعتیں تراویح کی جماعت کے ساتھ
 دس سلام سے بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بھی جماعت سے پڑھے اور مستحب ہیں چار رکعتیں صلوٰۃ المسح
 کی اور حدیث شریف میں ہے جو شخص کہ اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسکے سب اگلے پچھلے گناہوں کو بخشے
 گا صغیر ہوں یا کبیرہ خطا سے ہوں یا عمدًا پوشیدہ ہوں یا علانیہ اگر غافلت ہو تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے اور ہفتہ میں تو
 ہفتہ میں ایک بار یا چھ مہینے میں ایک بار نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یا تمام عمر میں ایک بار اور آسکی چار رکعتیں ہیں ان میں
 تین سو مرتبہ یہ تسبیح کہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ رُكْعَتَيْنِ يَجُزُّ لِرَأْسِهِ
 اُسکے دو طریق ہیں ایک طریق میں یہ تسبیح پندرہ بار کہے آگے قرات کے اور دس دس بار کہے بعد قرات کے
 اور رکوع و سجدہ میں بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال میں بعد تحمید کے اور جلوس میں درمیان دو
 سجدوں کے اور دوسرے طریق میں قرات کے بعد پندرہ بار کہے اور آگے قرات کے نہ کہے مگر بعد دو دن
 سجدوں کے بیٹھ کر دس دس بار کہے اور شہد بعد تسبیح کے پڑھے اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے فرض نماز کے سوائے
 تمام نازین بیٹھ کر پڑھنا بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے فرض و واجب اور سنت فجر کے سوائے باقی
 نازین بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں لیکن بے عذر بیٹھ کر پڑھنے والے کو ادھا ثواب ہے مگر اگر پڑھنے والے کا نزدیک
 ائمہ اربعہ کے اور قیام کی حالت میں تسبیح بیٹھے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور مفسر شریک امام شافعی
 کے مرد و بیبا عورت اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد و مفسر شریک اور عورت متورک بیٹھے۔

باب ادراک الفریضۃ

اگر تنہا فرض نماز شروع کرے پھر جماعت اسی نماز کی ہووے تو مستحب ہے نزدیک امام احمد کے نیت توڑنے کے
 جماعت میں ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز میں ہے یا دوسری نمازوں کی تیسری رکعت میں
 ہے تو نماز تمام کر کے جماعت میں داخل ہووے اگر تیسری رکعت کے واسطے نہیں اٹھا ہو تو اُس نماز کو
 نفل کی نیت کر کے دو رکعتوں پر سلام پھیرے اور جماعت میں داخل ہووے اگر دو رکعتیں پڑھے کے سلام پھیرے
 سے جماعت نہیں ملتی ہو تو نماز کو توڑے اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہو تو

سجدہ ہو نماز توڑے اور جماعت میں داخل ہووے اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہو اور نماز فجر یا مغرب کی ہو تو نماز کو توڑے اور جماعت میں ملے۔ اگر دو رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز تمام کرے اور صبح کی جماعت میں ملے اور مغرب میں نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے اور ایک یا دو رکعتیں پڑھی ہیں تو دو رکعتوں میں نماز تمام کرے ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو ٹٹھا کر سلام پھیرے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور جماعت میں داخل ہووے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر کی نماز یا مغرب کی نماز ہے تو نیت توڑے اور جماعت میں داخل ہووے دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور اقتدا نہ کرے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے تو توڑے پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہے تو دو رکعت پر تمام کر کے جماعت میں داخل ہووے اگر تیسری رکعت میں ہے اور سجدہ نہیں کیا ہے تو توڑے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور پھر جماعت سے نفل پڑھے اگر عصر میں نہ پڑھے اگر نماز نہ توڑے نیت اقتدا کی کر کے اقتدا کی اتنا نماز میں تو جائز نہیں پھر نماز باطل ہوئی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے لیکن جماعت کا ثواب نہیں بلکہ اگر امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک میں جائز نہیں دوسری میں جائز ہے اگر مسجد میں داخل ہووے جماعت کے وقت تو سنت نماز نہ پڑھے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑھے اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بھی سنت ہے اور نزدیک امام مالک کے مسجد میں رہو تو سنت پڑھ کر جماعت میں داخل ہووے اگر خارج مسجد رہے اور اس وقت جماعت صبح کی ہووے تو سنت پڑھے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہ ہوتی ہو نہیں تو سنت پڑھ کے جماعت میں ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکر وہ ہے نماز قضا پڑھنا سوائے فرض کے مگر یہ دو رکعتیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے صبح میں فجر کی جماعت کے وقت تو سنت پڑھ کے جماعت میں داخل ہووے بشرطیکہ جماعت ملتی ہو نہیں تو سنت نہ پڑھے اور جماعت میں داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا کرے اگر فرض کے ساتھ سنت قضا ہو تو بھی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوئی سنت قضا نہ کرے بعد فوت کے اگر ظہر کی جماعت کے وقت آوے تو سنت پڑھ کے جماعت میں داخل ہووے پہلی رکعت جماعت میں ملتی ہو تو نہیں تو سنت نہ پڑھ کے جماعت میں داخل ہووے اور بعد جماعت کے سنت پڑھے وقت ظہر میں اور سنت نماز پڑھنا

یعنی التیمات ملنے کی امید ہو تو سنت کو ترک نہ کرے ۱۱ منہ لے فقہا کہتے ہیں کہ سنت پڑھنے سے پہلی رکعت نہیں ملتی ہو تو سنت کو ترک کرے بلکہ پہلی رکعت ملتی ہو تو سنت پڑھے لیکن سنت پڑھ کر پہلی رکعت ملنا دشوار ہے پس چاہئے کہ جماعت میں مل جائے

جماعت کی صفوں کے پیچھے بغیر کسی حال کے مکروہ ہے اور صف کے ساتھ ملکر پڑھنا سخت کراہت ہے۔

باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایک رات دن کی نمازین یعنی پانچ فرض نمازین اور تری یا اس سے کم فوت ہوں تو ترتیب سے پڑھنا فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اول نماز قضا پڑھے اگرچہ وتر ہو بعدہ ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑھے تو صبح نہیں اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی اور بھول جانا اور پانچ نمازوں سے زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کیں تو پھر ترتیب لازم ہوتی ہے ایک بھی باقی رہے تو ترتیب لازم نہیں اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے قضا نمازوں میں اور قضا و ادا میں چار پانچ نمازین فوت ہوں تو زیادہ ہونے نہیں اور فرض ہے ترتیب ادا نمازوں کی جو مشترک ہیں وقت میں جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقت نماز کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقت نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو اول وقت پڑھے پھر قضا اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا نمازین یا کم لیکن ادا نماز کا وقت تنگ رہے تو اول ادا پڑھے اور نماز قضا مانند ادا کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے میں اور نزدیک امام شافعی کے جہر یہ کو سر یہ کے وقت میں قضا کے تو آہستہ پڑھے اور سر یہ کو جہر یہ کے وقت میں قضا کرے تو پکار کر پڑھے اور نزدیک امام احمد کے جہر یہ کو جہر یہ کے وقت قضا کرے ساتھ جماعت کے تو پکار کے پڑھے اگر سر یہ کے وقت پڑھے یا سر یہ نماز کو جہر یہ کا وقت پڑھے تو آہستہ پڑھے

باب سجود السهو

سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونے سے سہو اگر عمداً ترک کرے تو نماز کا اعادہ کرے و جو با اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو کہتے ہیں۔ اور سجدہ سہو سنت ہے نزدیک امام مالک کے سنت موکدہ ترک ہونے سے سہو اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہے ایک قول سے دوسرے قول میں ایک سنت ترک ہو تو باطل نہیں اور سجدہ سہو بھی نہیں اگر دو ترک ہوں تو باطل ہے اور وہ چھ ہیں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورہ پڑھنا یا ایک آیت اگرچہ چھوٹی ہو فرض نمازین اور پکار کے پڑھنا جہر یہ فرض نمازین اور آہستہ سر یہ نمازین اور قعدہ اولیٰ اور شہد اول اور شہد آخر اور بھی

اے شاعر اور عمر فوت ہوں اور مغرب کا وقت اتنا باقی ہو کہ سات رکعتیں پڑھ سکتا ہوں اور مغرب پڑھ لیا ہوں اور قعدہ اولیٰ اور شہد اول اور شہد آخر اور بھی

کرے دو یا زائد سنت خفیفہ ترک ہونے سے اور وہ تسبیح اور تکبیر ہے سوائے تکبیر تحریمیہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدہ سہو سنت ہے سنت ابعاض سے کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً وہ چھہ میں قنوت صبح کی نماز میں امدوترین رمضان شریف کے نصف اخیر میں اور قیام واسطے قنوت کے اور تشہد اول اور قعدہ اولیٰ اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول میں اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر میں اور سجدہ سہو بعد سلام کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایسا کہ اخیر رکعت میں بعد تشہد کے ایک سلام سیدھی طرف لکر دو سجدے کرے پھر بشکر تشہد اور درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے لیکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدہ سہو کرے ساتھ امام کے اور پھر سجدہ سہو کا اعادہ کرے اور مسبوق امام سلام پھیرنے کے بعد آپ سلام نہ پھیر کر اٹھ کے باقی کی نماز ادا کرے اگر سلام کرے عمدتاً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پھیرے ہمراہ یا آگے امام کے تو مضائقہ نہیں اگر امام کے بعد سلام پھیرے تو سجدہ سہو کرے آخر نماز میں اور نزدیک امام مالک کے نماز میں کچھ زیادہ کیا ہو تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور اس وقت مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے مگر آخر نماز میں کرے اگر نماز میں کچھ نقصان واقع ہو یا دونوں جمع ہوں تو آگے سلام کے کرے اور اس وقت مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت پائی ہو نہیں تو آخر نماز میں کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتوں میں آگے سلام کے بعد تشہد اور درود اور دعا کے دو سجدے کرے پھر بشکر مگر نماز سلام پھیرے اور مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور پھر اعادہ کرے آخر نماز میں اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کے سجدہ سہو کرے مگر ہر وقت کہ بھول کر سلام پھیرے آگے امام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور ازادہ کرے اور حنفی مقتدی تا بعداری کرے شافعی امام کی سجدہ سہو میں اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تا بعداری نکرے اور مفارقت کی نیت کر کے تنہا سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بھول کر اٹھے جب یا آدھے بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر یا آدھے سجدہ کرنے کے آگے تو بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر سجدہ کرنے کے بعد یا آدھے تو فرض باطل ہے چاہے اور ایک رکعت پڑھے تاکہ سب نفل ہو جائیں لیکن قعدہ اخیر بیٹھے کے بھول کر اٹھے اور سجدہ کے بعد یا آدھے تو فرض باطل نہیں چاہے اور ایک رکعت پڑھے تاکہ دو رکعتیں نفل اور باقی فرض ہوں اور سجدہ سہو کرے اگر پہلا قعدہ بھول کر اٹھے تو بیٹھے

تزدیک امام ابوحنیفہ کے قریب قعدہ کے ہو تو اور سجدہ سہونہ کرے اگر قریب قیام کے ہونہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور تزدیک امام مالک کے اگر ہاتھ اور گھٹنے زمین سے اٹھائے ہوں تو نہ بیٹھے۔ اور سجدہ سہو کرے مگر نہیں اٹھائے ہوں تو بیٹھے اور سجدہ سہونہ کرے اور تزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سیدھا کھڑا ہونے کے آگے یاد آوے تو بیٹھے اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر پہلے قعدے میں درود یعنی **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ** پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تزدیک امام ابوحنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اس سے کم پڑھے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور تزدیک امام احمد کے سجدہ سہو سنت ہے درود پڑھنے سے پہلے قعدے میں اور تزدیک امام مالک کے سجدہ سہو سنت نہیں اور تزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑھنے سے سجدہ سہو کرے اگر کسی کو شک ہووے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کرے تزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سجدہ سہو کرے اور تزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز شروع پڑھے پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کرے اسکو اختیار کرے اگر یقین نہ ہو تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ بھی کرے وہاں جہاں گمان ہو قعدہ اخیر کا اور سجدہ سہو کرے اور سجدہ سہو لازم ہے مسبق پر امام کے سلام پھرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدائے کے وقت سہو ہو تو سجدہ سہو لازم نہیں تزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدہ سہونہ کرے تو مقتدی کرے تزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نہ کرے تزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو سجدے کافی ہیں تزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہوں تو لیکن تزدیک امام شافعی کے بھول کر سجدہ سہو کیا تو پھر سجدہ سہو کرے۔

باب صلوة المریض

زیر اگر بیمار آوے کھڑے رہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھے سے نماز کرے تو ایستہ کرے۔ سر کے اوپر اور منحنی قبلہ کی طرف رہے تزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ کرنے میں بھی باوجود تاخیر نماز کی کرے تزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قضا ضروری ہے ایک راستہ میں سے کہ جائے ہو تو نماز ہو تو قضا ضروری نہیں اور تزدیک ائمہ ثلاثہ کے آنکھ کے اشارے سے اول سے بیٹھ کر نماز پڑھے اور تزدیک امام مالک کے رکوع اور سجود ادا نہ کر سکے تو تزدیک امام ابوحنیفہ کے بیٹھ کر اشارے سے بیٹھ کر تزدیک ائمہ ثلاثہ کے کھڑے ہو کر رکوع اور بیٹھ کر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ نمازوں تک جنوں یا بیہوشی میں ہے تو ان نمازوں کو قضا کرنا ضروری ہے تزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر چہ زیادہ ہوں تو قضا کو بے شمار کماں چیز ہے

کھانے پینے سے نہ ہو اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی
میں گزرے بسبب بیماری یا مباح سبب کے تو قضا ضرور نہیں اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نہ
کرے اگر بیہوشی ہو تو قضا کرے کتنی بھی نمازین ہوں اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو کفر کے دنوں کی نماز
قضا کرنا ضرور نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہیں

باب سجود التلاوة

سجده تلاوت ادب فقاری اور سامع پر سجدہ کی آیت سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ
کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع کا قصد سے سننا اور شرط نہیں نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن میں گیارہ ہیں نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک
ائمہ ثلاثہ کے اور دس سجدوں میں ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورہ اعراف میں دوسرا رعد میں تیسرا
نحل میں چوتھا بنی اسرائیل میں پانچواں مزیم میں چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتواں فرقان میں اٹھواں
نحل میں یونان ام تنزیل السجدہ بین دسواں حم السجدہ میں گیارہواں نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے
ص میں اور نزدیک امام شافعی اور احمد کے ص میں سجدہ تلاوت نہیں بلکہ سجدہ شکر ہے مستحب پر خارج
نماز میں اگر نمازین گیا تو نماز باطل ہوتی ہے۔ اگر حنفی امام نے سجدہ کیا تو مقتدی شافعی مفارقت کی
نیت کر کے جدا ہووے یا انتظار کرے تا ہو اکھڑا رہے اور گیارہواں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سورہ حج
کا دوسرا سجدہ بارہواں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے والجم میں تیرہواں الشقت میں چودہواں اقرابین اور کافی ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑھے تو آیت سجدہ کی ایک ہی مجلس میں اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کو مکرر کرے
اگر شافعی امام سورہ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکرر ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
احمد کے سجدہ کی آیت پڑھنا امام کو سر پہ نماز میں اور مکرر وہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز میں اگرچہ
جہریہ ہو اور مکرر وہ نہیں نزدیک امام شافعی کے لیکن مستحب ہے امام کو سر پہ نماز میں پڑھے تو نماز کے بعد
سجدہ کرتا اور رکوع سے سجدہ ادا نہیں ہوتا نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور ادا ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کو
سجدہ کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کے بعد تین آیتیں یا زائد پڑھیں تو رکوع سے سجدہ ادا نہیں ہوگا اور شرط طوا

مع بعض دایات میں تین آیتیں یا زائد پڑھے تو رکوع سے سجدہ ادا نہیں ہوتا یہ آیتیں آیت کی ادا ہو جاتا ہے لیکن ائمہ میں ہے کہ احتیاطاً قول میں شیخ الاسلام خواہر
زادہ کہ ہے احتیاطاً تین آیتیں پڑھنے سے رکوع سے سجدہ ادا نہیں ہوتا ذکر اللہ ان میں مجتہد سے نقل کیا کہ رکوع قائم مقام ہوتا ہے سجدہ کا شرط نیت اور بعض ذکر کرتے

کے تین آیتیں پڑھنے سے سجدہ ادا نہیں ہوتا

سجدہ تلاوت کے تمام شرائط نماز کی ہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ اربعہ کے اور سجدہ میں جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین اور سلام نہ کرے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نماز میں ہو تو اگر خارج نماز ہے تو نیت اور تکبیر تحریرہ فرض ہے اور مستحب ہے اس وقت رفع یدین اور سجدہ میں جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا بغیر رفع یدین کے اور فرض ہے سلام غیر شہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کے واسطے سجدے کے اور رفع یدین کرے اگرچہ نماز میں ہو اور سر اٹھاتے تکبیر کے اور سلام پیرے نماز میں نہ ہو تو اور سجدہ میں یہ کہے نزدیک امام احمد کے سَبَّحْ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَسْبِ لَهُ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور نزدیک امام مالک کے اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَصَحِّحْ عَنِّي بِهَا وَزِدْهَا وَأَقْبِلْهَا مِنِّي كَمَا قَبَلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ ذَاوُدَ اور نزدیک امام شافعی کے سَبَّحْ وَجْهِي سے میں عبدك ذَاوُدُ تک پڑھنا مستحب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بھی یہ مستحب ہے نفل نماز میں یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز میں تو تسبیح پڑھے سجدے کی۔

باب صلوة المسافر

مسافر وہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے جس کا سفر تین دن کی مسافت کا رہے کم دنوں سے سال کے اوٹ یا پیادہ کی چال سے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر رہے معتدل دنوں سے سال کے اور یہ دو دن کی مسافت زائد ہے امام ابو حنیفہ کے تین دن کی مسافت سے کیونکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلتے کی مسافت شرط ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز چڑھ کر زوال تک چلتے کی مسافت نہیں ہے اور یہ مسافت سولہ فرسخ کی ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل سا اور تین سے اعتبار فرسخوں کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانچ سو باقی ہیں نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتھ کے چھتیس انگل اور انگریزی میلوں سے پچھتر میل ہوتے ہیں۔ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چھ ہزار ہاتھ اور ایک ہاتھ کے چوبیس انگل اور انگریزی میلوں سے پچاس میلوں ہیں اور واجب ہے مسافر کو قصر کرنا یعنی چار رکعتوں کی فرض نماز کو دو رکعتیں پڑھنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتیں پڑھے گا تو گنہگار ہو گا مگر نماز اوہو جائیگی اگر دوسری رکعت میں قعدہ کیا ہو تو نہیں تو ذرا باطل ہے اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت مبارکہ ہے اگر قصر نہیں کرے ہو تو اعادہ کرے وقت باقی رہے تک اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہے اگر قصر نہیں کیا ہو

مضائقہ نہیں اور جائز نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنائے نماز میں قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتیں پڑھنا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نماز توڑے نزدیک امام مالک کے ایک رکعت نہیں پڑھی ہو تو اگر ایک رکعت پڑھی ہو تو دو رکعت پر تمام کر کے نفل گردانے اور پھر چار رکعتیں پڑھے اور سفر باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پندرہ رات دن رہنے کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چاروں کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام احمد کے اکیس فرض نماز پڑھنے تک رہنے کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر میں سفر کے دنوں سے زائد رہے بغیر نیت اقامت کے اس ارادے سے کہ کل یا پرسون چلا جاؤنگا تو قصر کرے جتنی مدت رہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اٹھارہ دن تک قصر کرنا اس سے زیادہ جائز نہیں اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو قصر کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو امام کے سلام پھرنے کے بعد مقتدی پھر دو رکعتیں پڑھے سلام پھیرے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن ان دو رکعتوں میں قرأت طویلے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قرأت کرے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہوئے بعد قضا کرے تو قصر کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نہ کرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنوں کی قضا کرے سفر میں تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سفر گناہ کا نہ رہنا شرط ہے واسطے قصر کے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور شرط نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نمازوں کو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو سفر میں جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کے وقت یا ظہر کو عصر کے وقت اور مغرب کو عشا کے وقت یا عشا کو مغرب کے وقت پڑھے لیکن شرط ہے واسطے جمع تقدیم کے پہلی نماز اول پڑھنا اور نیت کرنا جمع کی اور پئے درپئے نماز پڑھنا اور سفر میں رہنا دوسری نماز شروع کرنے تک اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گزرنے کے آگے اور نماز شروع کرنے کے وقت جمع تاخیر کی نیت کرے اور نزدیک امام مالک کے جمع جائز ہے خشکی کے سفر میں فقط اور جمع نہیں کرنا اولیٰ ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جمع جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات میں محرم کو جائز ہے عرفے کے دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کے وقت ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کے جماعت سے اور جائز ہے اسی روز مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کے وقت اگر مغرب کو عشا کے وقت کے آگے پڑھے تو اعادہ کرے مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جائز ہے بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر ایک نماز وقت پر پڑھنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سوائے امام ابوحنیفہ کے

اور جائز ہے جمع تقدیم نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کے بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کے وقت برسات ہو اور لوگ دور سے آگے جماعت سے نماز پڑھتے ہوں اور راستے میں اذیت ہو بسبب برسات کے اور جائز نہیں جمع تاخیر اور اولے اور برف مانند برسات کے ہیں جبکہ گھلین اور کپڑے تر ہو وین اور نزدیک امام مالک امام احمد کے جائز ہے تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے۔

باب صلوة الجمعة

جمعہ کی نماز فرض ہے ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ رہے اور غلام اور مسافر اور بیمار نہ رہے نزدیک ائمہ از کے اور اسکے واسطے کئی شرط ہیں از اجملہ شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جس وقت وہاں کے لوگ جمع ہوں تو وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما وین یا شہر کا کنارہ رہے۔ اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے جمعہ فرض ہے اُس جگہ کہ جہاں اتنے لوگ ہوں کہ جنگی ضرورت جماعت میں ہے اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حکم ہونا شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جماعت شرط ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کافی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سوائے امام کے اور نزدیک امام مالک کے شرط ہے بارہ آدمی رہنا سوائے امام کے متوطن اسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہیں امام ملا کر متوطن اسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور مسافر اور زینر لڑکے کی امام کے سوائے چالیس آدمی ہوں تو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جائز نہیں اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اتنے لوگ امام کے سلام تک رہنا اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کیے تک رہے تو جمع صحیح ہے نہیں تو باطل ہے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے متعدد مسجدوں میں جمعہ کی نماز پڑھنا اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لیکن شہر بڑا رہے اور سب لوگوں کا ایک مسجد میں جمع ہونا ممکن نہیں تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جائز ہے اور ایک خطبہ شرط ہے اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے شرط ہیں آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور تین شرط ہیں نزدیک امام شافعی کے ہر خطبہ میں حمد اللہ تعالیٰ کی ساتھ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا۔ اور صلوة سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتھ لفظ صلوة کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحتاً ہے اگر حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونے کے سبب سے ضمیر لاؤے مثلاً کہے صلی اللہ علیہ تو صحیح نہیں اور وصیت کرنا

تقویٰ کی اور یہ دونوں لفظ رہنا شرط نہیں اگر اَطِيعُوا اللّٰهَ کہے تو بھی کافی ہے اور شرط ہے دوسرے خطبے میں دعا واسطے مومنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت رہنا شرط ہے پہلے میں ہو یا دوسرے میں لیکن پہلے میں سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے حمد اور صلوة اور وصیت اور تقویٰ اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہے ہر خطبے میں اور دعا واسطے مومنین کے سنت ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے یہ سب سنتیں ہیں اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑھنا اور خطبہ اور نماز ظہر کے وقت پڑھنا شرط ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام احمد کے آگے زوال کے مانند عید کے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب کا جس وقت منبر کے نزدیک پہنچے نزدیک کے لوگوں پر اور جو وقت منبر پر چڑھے تمام پر سلام کہہ کے بیٹھے اور سلام کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سلام جب محلے امام منبر پر چڑھنے کے لیے اور مکروہ ہے منبر پر چڑھے بعد اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ پڑھتے وقت عصا یا تلوار پکڑنا۔ اور فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھڑے رہ کر دونوں خطبے پڑھنا اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور شرط ہے بہارت اور ست عورت اور بیٹھا درمیان دونوں خطبوں کے نزدیک امام شافعی کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور شرط ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنے لوگوں کا سننا کہ جنکی ضرورت جماعت میں ہے اور خطبہ پڑھتے وقت نماز نہ پڑھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن تحت مسجد پڑھے اسی وقت آوے تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور خطبہ پڑھتے وقت بات کرنا حرام ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مکروہ نزدیک امام شافعی کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک کے جو شخص خطبہ پڑھتا ہے وہی نماز پڑھاوے مگر خطبہ پڑھے بعد کچھ عذر ہووے جیسے جنون وغیرہ تو دوسرے امام کے ساتھ نماز پڑھے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے خطیب اور امام ایک ہی رہنا شرط نہیں لیکن مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ایک شخص خطبہ پڑھے اور دوسرا شخص نماز پڑھاوے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ یا سجد آسم پڑھنا دوسری میں سورہ منافقون یا ہل اتی اور قرارت پکار کے کرنا واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ قعدہ میں ملے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے جمعہ صحیح ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دوسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو ایک رکعت پڑھے جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہے

تو چار رکعتیں پڑھے ظہر کی اگر جمعہ کی نماز میں سلام کے آگے عصر کا وقت داخل ہووے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتیں پڑھے ظہر کی اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمیہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووے تو جمع صحیح ہے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہ پڑھکر اور آگے زوال کے مکروہ نہیں۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہے اور آگے زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہے آگے اور بعد زوال کے مگر راستے میں نماز ملتی ہے یا ضرر ہے بسبب چھوٹ جانے رفیقوں کے اور سفر معصیت کا نہیں ہے تو جائز ہے اور حرام ہے بیچ پہلی اذان سے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دوسری اذان سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا واسطے نماز کے اور سورہ کہف اور رعد بہت پڑھنا۔

باب صلوٰۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنتہ موکدہ نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کے ہیں سوائے خطبے کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہیں نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتیں ہیں بغیر اذان اور اقامت کے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھنا سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور طلوع آفتاب سے زوال تک نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نفل نماز پڑھنا آگے نماز عید کے نماز کی جگہ میں اور گھر میں اور بعد نماز کے فقط نماز کی جگہ میں لیکن عوام لوگ کسی جگہ میں نماز پڑھیں تو منع نہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہے نماز کی جگہ میں مگر مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو نزدیک امام مالک کے مکروہ نہیں اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہے اور سنت ہے عید کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر میں آگے نماز کے خرما یا اور کوئی چیز کھانا اور عید اضحیٰ میں آگے نماز کے کچھ نہ کھانا اور تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زوائد عیدین میں نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر رکعت میں تین ہیں اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت میں سات دوسری میں پانچ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی میں چھ دوسری میں پانچ۔

تو جماعت سے پڑھے نہیں تو تنہا اور سنت ہیں دو رکعتیں چاند گہن کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جماعت سے پڑھنا ساتھ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرارت کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے تنہا تنہا پڑھے ایک رکوع سے اور قرارت آہستہ کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پکار کر نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور دو خطبے بھی پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہیں اور خطبہ نہیں ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لیکن ذکر اور دعا کرتے رہیں گہن چھوٹنے تک۔

باب صلوٰۃ الاستسقاء

جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استسقاء کرے اور نماز تنہا تنہا پڑھے آہستہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو رکعتیں جماعت سے پڑھنا پکار کر سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بھی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فقط اور نہیں ہے خطبہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے پڑھے بعد نماز کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہے نزدیک امام احمد اور امام ابو یوسف کے اور خطبہ میں استسقاء بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر چادر کو اٹھے اور مقتدی مرد بھی بیٹھے ہوئے اپنی اپنی چادر اٹھیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ایسا کہ جو سیدھے کاندھے پر ہے اُسکو بائیں پر کرے جو بائیں کاندھے پر ہے اُسکو سیدھے پر لیکن چادر مدور اور مثلث اور زائلیبی نہیں ہے تو اوپر کی جانب کو نیچے اور نیچے کی جانب کو اوپر بھی کرے نزدیک امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدھی طرف کے نیچے کے کنارے کو بائیں ہاتھ سے پکڑے اور بائیں طرف کے نیچے کے کنارے کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دونوں ہاتھ پیچھے کرے تاکہ کنارہ سیدھے ہاتھ کا سیدھے کاندھے پر ہو اور بائیں ہاتھ کا بائیں کاندھے پر اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد کے چادر کو اٹھے امام فقط ایسا کہ نیچے کی جانب کو اوپر اور اوپر کی جانب کو نیچے کرے ممکن ہو تو نہیں تو جو سیدھے کاندھے پر ہے اُسکو بائیں پر اور جو بائیں پر ہے اُسکو سیدھے کاندھے پر کرے۔

باب صلوٰۃ الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر میں تو امام مقتدیوں کو دو گروہ کر کے ایک کو دشمن کی طرف روانہ کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو رکعتوں کی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتوں کی ہے تو پہلے گروہ کے ساتھ

دو رکعت پڑھے پھر یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف تھا آوے اور امام اُن کے ساتھ باقی نماز ادا کرے اور سلام پھیرے امام تنہا یہ گروہ دشمن کی طرف جاوے اور پہلا گروہ اگر اپنی نماز بغیر قراءت کے تمام کر کے دشمن کے مقابلہ کو جاوے تب دوسرا گروہ اگر قراءت سے نماز پڑھے نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلہ کی طرف نہ ہو تو دوسرا گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کھڑا کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے جسوقت امام واسطے دوسری رکعت کے کھڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کر کے نماز کو تمام کرے اور مقابلے کو دشمن کے جاوے پھر دوسرا گروہ اگر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ اگر طین جب امام نے سجدہ تشہد کے بیٹھے تب وہ گروہ اٹھ کر اپنی باقی نماز ادا کرے اور امام تشہد میں اُنکا انتظار کرے تاکہ اُنکے ساتھ سلام پھیرے اور نزدیک امام مالک کے بھی ایسا ہی ہے لیکن امام تشہد پڑھے پھر سلام کرے اور مقتدیوں کا انتظار نہ کرے خواہ دشمن قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلہ کی طرف دشمن ہو تو امام قوم کی دو صف کرے اور سب کے ساتھ احرام باندھے جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوئی کھڑی رہے اور جب امام دونوں سجدوں سے فارغ ہو تب کھڑی ہوئی صف سجدہ کر کے کھڑی رہے اور پہلی صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے اور جو موخر ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدوں سے فارغ ہوں تب دوسری صف سجدہ کر کے تشہد پڑھے اور امام کے ساتھ سلام پھیرے۔

باب الجنائز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیکن بہت گرم نہ کرے کیونکہ اذیت ہوتی ہے میت کو مانند زندہ کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ٹھنڈے پانی سے غسل دیوے مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹھنڈ و غیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹھنڈا دونوں برابر ہیں افضلیت میں اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت کا اپنے مرد کو اور جائز نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد کا اپنی عورت کو اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورت کا غسل دینا اگرچہ محرم رہیں۔ اگر کسی جگہ مرد کی میت رہے اور نہ رہیں وہاں سوائے عورتوں کے یا عورت کی

میت رہے اور نہ رہیں سوائے مردوں کے تو میت کو تیمم کراوے مگر غیر محرم ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جائز ہے غسل دینا مرد محرم کا عورتوں کو اور عورتوں محرم کا مردوں کو اگر فقط غیر محرم ہوں تو تیمم کراوے اور اولے واسطے غسل کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے مرد کو قرابتدار مرد اور عورت کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی مرد کو اسکی عورت ہے اور عورت کو اسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جگہ کوئی نہ ہے سوائے غاسل اور اسکے مددگار دینے کے اگرچہ پیدا ہوا پھر علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑھے اگر حیات نہ پائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہ پڑھے کرپڑے میں لپیٹ کے دفن کرے بچے کی صورت کامل ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو غسل اور نماز ہے نہیں تو نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دھونا مستحب ہے اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے اگر حیات نہیں اور صورت کامل ہے تو غسل دیکر کفن پہنا کے دفن کرے اور نماز نہ پڑھے اگر صورت کامل نہیں ہے تو فقط کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چاہیں یا زائد میں پیدا ہو تو غسل دے کر نماز پڑھے دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہ ہو اگر کوئی حاملہ مر جاوے اور پیٹ میں اسکے بچہ زندہ رہے تو میت چیر کر بچہ نکال لیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لیکن بچہ مرنے کے بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے اگر بچہ پیدا ہو کر جینے کی امید ہے نہیں تو نہ چیرے بچہ مرنے کے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدھے سے زائد بے بغیر سر کے یا آدھا ساتھ سر کے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑھا کر دفن کرے اس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹ کر دفن کرے۔ اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل اور نماز ہے اس سے کم ہو تو نہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے جس سے مرنا اسکا یقین ہو تو غسل دیوے اور کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھے کے دفن کرے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینے کے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوے اور نماز نہ پڑھے اور کپڑوں سے خون آلودہ دفن کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل دفن رہے یا لڑکا یا عجنون رہے اور نزدیک امام احمد کے شہید پر غسل رہے تو غسل دیوے اور نماز پڑھے نہیں تو

لے اگر ان کپڑوں پر خون کے سوائے اور کوئی نجاست ہو تو دھونا واجب ہے اور وہ کپڑے کافی نہ ہوں تو پھر دوسرے کپڑے زیادہ کریں

نہ غسل ہے نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہید پر غسل رہے یا مجنون یا لڑکا رہے
 تو غسل دیکر نماز پڑھے نہیں تو بغیر غسل کے نماز پڑھے اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
 اور کفن مسنون نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد کے واسطے تین کپڑے ہیں قمیص اور ازار اور لفافہ اور واسطے
 عورت کے پانچ کپڑے قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک امام مالک کے واسطے مرد کے پانچ
 کپڑے دو لفافے اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑے واسطے عورت کے ازار اور قمیص اور دامنی اور چار
 لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے مرد کے تین لفافے اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے ازار اور دامنی
 اور قمیص اور دو لفافے اور عورت کے سر کے بالوں کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو حصہ کر کے چھاتی پر قمیص کے
 اوپر رکھ کر دامنی سے ڈھانکے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے تین حصے کر کے پیچھے ڈالے اگر میت احرام حج کا بندھے
 ہوئے ہو تو سیاہ ہو اگر کپڑا پہنا نا اور مرد کا سر اور عورت کا منہ ڈھانکنا اور خوشبو لگانا جائز نہیں نزدیک امام شافعی
 اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے نزدیک
 ائمہ اربعہ کے اور مستحبی واسطے امامت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سلطان ہے پھر قاضی پھر امام جامع مسجد کا
 پھر محلے کی مسجد کا پھر ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے وصی اولی ہے پھر سلطان پھر ولی۔
 اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہے سب سے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور
 غائب پر نماز پڑھنا بشرطیکہ اس میت کے دفن کے آگے نماز پڑھنے والا مکلف رہے نہیں تو صحیح نہیں اور
 نزدیک امام احمد کے ایک مہینہ تک جائز ہے دفن کے دن سے اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ اور
 امام مالک کے لیکن بغیر نماز کے دفن کیے ہوں تو جائز ہے نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کے قبر پر جب تک
 میت پارہ پارہ نہ ہو اور نزدیک امام مالک کے جائز ہے جب تک کہ گمان نہ ہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت
 کے ہونے کے بعد پھر دوسرے لوگ آویں تو نماز پڑھنا جائز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی
 اور امام احمد کے اور جائز نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد میں
 پڑھنا جنازہ مسجد میں رکھ کر اگر خارج مسجد میں رہے تو بھی بے ضرورت مسجد میں کھڑے رہنا مکروہ ہے
 نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونوں صورتوں میں
 اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کھڑا رہنا امام کامیت کے سینے کے مقابل مرد ہو یا عورت اور نزدیک
 امام مالک کے مرد کے جنازہ پر بیچ میں کھڑا رہے اور عورت کے کندھے کے مقابل اور نزدیک

امام شافعی کے مرد کے جنازے پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل کمر کے اور نزدیک امام احمد کے مرد کے جنازے پر مقابل سینے کے اور عورت کے جنازے پر بیچ میں کھڑا ہے اور جنازے کی نماز میں سب شرائط نماز کے ہیں اور قیام اور چار تکبیریں فرض ہیں نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتھ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سنت ہے پہلی تکبیر کے ساتھ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ثنا پڑھنا یعنی **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَانُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ** اور سورہ فاتحہ پڑھنا قرأت کی نیت سے مکروہ ہے اور دعا کی نیت سے پڑھے تو مکروہ نہیں اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورہ فاتحہ پڑھے دعا کی نیت سے تاکہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک امام مالک کے فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوائے چوتھی کے دعا کرنا واسطے میت کے اور امام مالک فرماتے ہیں حسن دعاؤں میں جنازے کی جو سنی میں ہے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہ ہے **اللَّهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ كَأَنْ يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِاللَّهِمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِهِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا آخِرَةَ وَلَا نَفْسَنَا بَعْدَهَا** اور دعا کے آگے حمد اور صلوة کہنا مستحب ہے اگر لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَنْتَ خَلَقْتَهُ وَرَزَقْتَهُ وَأَنْتَ أَمِنَهُ وَأَنْتَ تَحْيِيهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِرِوَالِدَيْهِ ذُخْرًا وَفِرْعَانًا أَجْرًا وَثَقْلًا بِدِينِهِمَا وَأَعْظَمَ بِهِ أَجْرَهُمَا وَلَا تَفْتِنَّا وَإِيَّا هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ احْفَظْ بِصَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي كِفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْدِلْهُ دَارَ آخِرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَعَافِيَهُ مِنْ بَشَرِهِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ** اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہے بعد پہلی تکبیر کے سورہ فاتحہ اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور یہ دعا پڑھے نزدیک امام مالک کے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّْا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّْا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَارْزُقْهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَانْفِصِلْهُ بِالْمَاءِ وَالشَّلْبِ وَالْبُرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا يَا مُنْقِثَ الثُّوبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّخْلِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا**

خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِدْ لَهُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ أَوْرِيهِ دَعَاءِي زِيَادَةً كَمَا مَسْتَحِبُّ بِرِزْدِيكَ يَا شَافِعِي
اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَخَرَجَ مِنْ رُوحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوبِيهِ وَإِحْبَابِيهِ فِيهَا إِلَى الظُّلْمَةِ
الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَا قِيَّةَ لَهُ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزِلٍ وَأَصْبَحَ فَقِيرًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِي
وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِينَ إِلَيْكَ شُفَعَاءَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَانَتْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلِقِّهِ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهُ وَأَسْأَلُكَ فِي قَبْرِهِ وَجَانِ
الْأَرْضِ عَنْ جَنِّيهِ وَلِقِّهِ بِرَحْمَتِكَ الْآمِنِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى تَبْعَثَهُ إِلَى جَنَّتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ أَلْمِيتِ لِرُكِّي كِي يَأْوِيَانِي كِي هُوَ تَوِيهِي بِرُكِّي يَا شَافِعِي اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا
فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفِّعًا وَأَنْزِدِيكَ يَا شَافِعِي كِي مِيتِ لِرُكِّي
كِي هُوَ تَوَالِيهِ غَفْرًا لِحَيَاتِي سَيِّئَاتِي فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ تَحْتِ بِرُكِّي اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لَأَبِيهِ
وَسَلَفًا وَذُخْرًا وَأَوْعِظَةً وَأَعْتِبَارًا وَشَفِيعًا وَثَقِيلُ بِهِ مَوَازِينَهُمَا وَأَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلَى قُلُوبِهِمَا
وَلَا تَقْتِنُهُمَا بَعْدَهُ وَلَا تَحْرِمُهُمَا أَجْرَهُ وَأَنْزِدِيكَ يَا شَافِعِي كِي يَهْدِي اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
لِي وَالِدِيهِ ذُخْرًا وَفَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا اللَّهُمَّ ثَقِيلُ بِهِ مَوَازِينَهُمَا وَأَعْظَمُ بِهِ أَجْرَهُمَا وَأَوْ
الْحَقُّهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِينَ وَاجْعَلْهُ فِي كِفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْحَجِيمِ
أَلْمِيتِ عَوْرَتِي يَا لِرُكِّي كِي هُوَ تَوْضَاءُ رَمُونِثِ كِي كِي سَبِّ دَعَاؤُنِ مِينِ مَذَاهِبِ أَرْبَعَةٍ كِي أَوْرِ بَعْدُ جَوْتِي
تَكْبِيرِ كِي كِي نَهْ بِرُكِّي فَهَكَرَ فِقْطِ سِيدِي هِي طَرَفِ سَلَامِ بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي يَهْدِي اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا
نَزِيدِيكَ يَا شَافِعِي كِي رَتَبَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ أَوْرِ
طَرَفِ سَلَامِ بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَقْتِنْنَا بَعْدَهُ بِرُكِّي سَلَامِ
بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي نَزِيدِيكَ يَا شَافِعِي كِي جِنَازِهِ كِي بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي جِنَازِهِ كِي
أَوْرِ نَزِيدِيكَ يَا شَافِعِي كِي سَوَارِ هُوَ تَوِيهِي بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي سَوَارِ هُوَ تَوِيهِي بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي
كِي جِنَازِهِ كِي كِي تَوَكُّرًا هُونَا بِرُكِّي هُوَ كِي شَخْصِ كُو أَوْرِ نَزِيدِيكَ يَا شَافِعِي كِي مَكْرُوهُ هِي مَكْرُوبِهِ كِي سَاطِعِ جَانِ
كِي أَرَادِي سِي كِي هُوَ تَوِيهِي بِرُكِّي يَا شَافِعِي كِي نَزِيدِيكَ يَا شَافِعِي كِي مِيتِ كُو قَبْرِي مِينِ دَاخِلِ كَرِنَا

قبلے کی طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے قبر کے بائیں طرف سے داخل کرنا افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مرد کی میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہے نہ مستحب نزدیک امام مالک کے اور میت کے قبر میں سیدھے بازو جھکا کر رکھے ایسا کہ منہ قبلے کی طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بھی مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے میت کا کلمہ کھول کر مٹی پر رکھنا اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے قبر کو مستتم بنانا یعنی مانند اونٹ کے کوبان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہے اور حدیث شریف میں ہے جو کہ رہا ساتھ جنازے کے نماز پڑھنے تک تو اُسکو اجر ایک قیراط کا ہے اور جو کہ رہا دفن تک تو اُسکو اجر دو قیراط کا ہے اور صحابہ نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو قیراط کیا ہیں تو فرمایا مانند دو بڑے پہاڑ کے ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے خواب میں پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمہ کے جو کہتا تھا میں جنازہ دیکھ کر اور اُسکو امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتے تھے یعنی سُبْحَانَ الْحَمْدِ الَّذِي لَا يُسْوَتْ۔

باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑھنا بغیر کراہت کے اور کعبہ کے اوپر جائز ہے ساتھ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کے جائز ہے کعبے کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبے کے اندر دیوار کی طرف متوجہ ہووے یا دروازہ کی طرف جبکہ وہ بند رہے اگر کھلا رہے اس وقت متوجہ ہووے تو شرط ہے چوکت سؤلہ اھل کی بلند رہے نہیں تو صحیح نہیں اور کعبے کے اوپر شرط ہے کہ اُس شخص کے روبرو سؤلہ اھل کی کوئی بلند چیز اٹھی ہوئی رہے جو کعبہ کی خبر ہو کہ رہے نہیں تو صحیح نہیں اگر کعبے کے اندر مقتدی کی پیٹھ امام کے منہ کی طرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور جائز نہیں نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جائز ہے اگر کعبے کے اطراف امام کے ساتھ لوگ اقتدا کریں اور بعض لوگ امام سے بڑھ کر کعبہ کے نزدیک رہیں تو جائز ہے بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب رہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام کے بجانب میں امام سے آگے کھڑے رہیں تو نماز مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔

اور نیت نزدیک امام ابوحنیفہ کے زکوٰۃ دیتے وقت کرے اگر دینے کے بعد کرے تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ
 لیا سو شخص کے نزدیک وہ مال موجود رہے گا اگر خرچ کرنے کے بعد نیت کی تو صحیح نہیں اگر زکوٰۃ کا مال
 جدا کرتے وقت نیت کی تو بھی کافی ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہے نیت۔ زکوٰۃ
 کا مال جدا کرتے یا دیتے وقت اور نزدیک امام احمد کے زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا اولیٰ ہے اگر تھوڑا آگے
 کیا تو بھی کافی ہے اگر کسی کا مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہیں یا گم ہو گیا یا جنگل میں گھاڑ دیا اور مقام
 اُسکا بھول گیا اور بعد کئی سال کے وہ مال ملے تو گزری ہوئی برسوں کی زکوٰۃ دینا فرض ہے نزدیک امام
 شافعی اور امام احمد کے اور گزری ہوئی برسوں کی ضرور نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک سال کی زکوٰۃ
 دیوے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص کا قرض دوسرے پر ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ
 اُسکے لینے پر موجود ہوں تو ایسا مال ملتے ہی زکوٰۃ گزری ہوئی برسوں کی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور
 ایک ہی سال کی فرض ہے نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہو اور اسپر دوسرے شخص کا
 قرض ہے تو بقدر قرض کے زکوٰۃ فرض نہیں اور قرض وضع کرنے کے بعد جو باقی ہو اُسکی زکوٰۃ دیوے نصاب
 کے موافق ہو تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور قرض مانع زکوٰۃ کا نہیں ہے نزدیک امام شافعی کے چاہے کل مال کی زکوٰۃ دیوے

باب زکوٰۃ الاموال

جانوروں میں جنکی زکوٰۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے وہ اونٹ اور گائے اور بیل اور بھینس اور بھینسے اور
 بکرے ہیں اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے وہ جانور سوا تم رہنا یعنی جنگل سے چرائے جاتے ہوں نہیں تو
 زکوٰۃ فرض نہیں اور نزدیک امام مالک کے سوا تم کی شرط نہیں۔ اور نصاب اونٹوں میں پانچ ہے اور
 اُس میں ایک بکری فرض ہے دس میں دو۔ اور پندرہ میں تین اور بیس میں چار۔ اور جب تک بیل اونٹ
 ہوں تو ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی جس پر دوسرا برس شروع ہو اور جب چھتیس ہوں
 تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہو اور جب چھیالیس ہوں تو ایک حقتہ یعنی
 تین برس کی اور چوتھا برس شروع ہو اور جب اکتھم ہوں تو ایک جذعہ یعنی چار سال کی جس پر پانچواں
 سال شروع ہو۔ اور جب چھتر ہوں تو دو بنت لبون اور جب اکیانوے ہوں تو دو حقتہ ایک سو بیس تک
 نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر پنجے میں ایک بکری چھ ایک سو پینتالیس
 میں ایک بنت مخاض اور دو حقتہ اور ڈیڑھ سو میں تین حقتہ پھر ہر پنجے میں ایک بکری اور ہر چھتیس میں

ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس میں ایک بنت لبون پھر ایک سو چھپانویس میں چار حقے دو سو تک پھر بعد دو سو کے شروع کیا جاوے نیچے سے جیسا کہ بعد ڈیڑھ سو کے شروع کیا تھا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک سو اکیس^{۱۱} ہون تو تین بنت لبون دیوے اور نزدیک امام مالک کے اختیار ہے چاہے تین بنت لبون دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس میں بنت لبون اور ہر چالیس میں حقہ زائد کرے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ایسا کہ ایک سو تیس میں دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایک سو چالیس میں دو حقے اور ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو میں تین حقے پھر ایسا ہی چلا جاوے اور نصاب گائے اور بیل اور بھینس اور بھینسے میں تیس^{۱۲} ہے اور واجب ہے اُس میں ایک تبعیہ مادہ ہو یا نر اور جب چالیس^{۱۳} ہوں ایک سنہ اور جب ساٹھ ہوں تو دو تبعیے اور جب ستر ہوں تو ایک تبعیہ اور ایک سنہ پھر جب انتی ہوں تو دو منے اور جب نوٹے ہوں تو تین تبعیے اور جب ستو ہوں تو دو تبعیے اور ایک سنہ پھر اسی طرح ہر ایک تیس میں تبعیہ اور ہر چالیس میں سنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تبعیہ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ایک برس کی گائے اور بھینس کو کہتے ہیں جس پر دو سال شروع ہو اور سنہ دو برس کی جس پر تیس برس شروع ہو اور نزدیک امام مالک کے دو سال کامل گذرے تو تبعیہ ہے اور تین سال کامل ہو تو سنہ اور سنہ میں نر دینا جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نصاب بکرون میں چالیس ہے اور واجب ہے اُس میں ایک بکری پھر اکیس^{۱۴} میں دو اور دو سو ایک^{۱۵} میں تین اور چار سو میں چار پھر ایک سو میں ایک واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بکری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ایک سال کی رہنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال کی اگر چھیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے مینڈھی چھ مہینے کی چھیلی ایک سال کی اور بکریوں میں نر دینا بھی جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جائز نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکرے ہوں تو نر دینا جائز ہے اور اونٹوں میں جو بکری واجب ہے تو وہ مادہ رہنا شرط ہے نزدیک امام احمد کے اور نر بھی جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر چند آدمیوں کے جانور ملکر رہیں ایسا کہ تمام ملا دیے جاوے تو نصاب ہووے اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ نصاب کو پہنچتا نہیں ہے تو اُس میں زکوٰۃ نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور زکوٰۃ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اُن جانوروں کی چرائی کا مقام ایک ہو اور پانی پینے کی جگہ ایک اور رات کو رہنے کی جگہ ایک ہو اور دو دھنچوڑنے والا ایک اور چرانے والا

ایک ہو اور ہر ایک کا نر خاص نہ ہو وے مگر نوع مختلف ہونے کے سبب سے نر علیحدہ ہو تو مضائقہ نہیں اور گھوڑے تجارت کے نہ ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے بشرطیکہ جنگل سے چرائے جاتے ہوں اور نر اور مادہ ملکر رہیں اگر فقط نر گھوڑے ہوں تو زکوٰۃ نہیں اگر فقط مادہ ہوں تو دو روایتیں ہیں ایک میں واجب نہیں اور دوسری میں واجب ہے اور زکوٰۃ ہر گھوڑے کی عربی ہو تو ایک دینار دیوے یا اسکی قیمت کر کے دو سو درہم پانچ درم دیوے اگر عربی نہ ہو تو فقط قیمت کر کے دیوے اگر تجارت کے گھوڑے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال میں تجارت کے اور اسکی قیمت کر کے نصاب کے موافق ہو تو چالیسواں حصہ دیوے اگر چند آدمی ملکر تجارت کریں یا زراعت یا نقد ایک کے پاس جمع کریں اور ہر ایک کا مال نصاب سے کم رہے اور سب کا مال ملا کر نصاب ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ایک کا مال متمیز نہ ہو اور نصاب سونے کی بیس مثقال اور چاندی کے دو سو درہم اور اس میں چالیسواں حصہ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جب نصاب پر پانچواں حصہ زائد ہو گا تو ہر پانچویں حصے کی زکوٰۃ دیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے پانچویں حصے سے کم ہو تو نہیں اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پانچویں حصے سے کم ہو تو بھی دیوے اور زکوٰۃ واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے سونے چاندی کے زیور میں اگرچہ مباح رہے اور پہننے کے واسطے ہو وے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مباح زیور میں پہننے کے زکوٰۃ فرض نہیں۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والی چیز وہ نہیں جنکی زکوٰۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو و سونا اور چاندی ہے۔ اور ان میں چالیسواں حصہ دیوے نصاب ہو تو اور باقی مالک زمین کو ہے اگر اسکا کوئی مالک نہیں ہے تو جو پایا اسکا ہے مگر نزدیک امام مالک کے سونے اور چاندی کے ٹکڑے خالص نکلیں جنکو صاف کرنے کی احتیاج نہ ہو تو ان میں سے پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معدن سے جو نکلتی ہیں وہ سخت چیزیں ہیں اور آتش سے نرم ہوں تو اس میں پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہ ہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پتیل اور لوہا اور پارہ وغیرہ اگر آتش سے نرم نہ ہوتے ہیں یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے تیل وغیرہ تو اس میں کچھ بھی واجب نہیں اور نزدیک امام احمد کے غیر سب زمین کے جو نکلے اس میں چالیسواں حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کے موافق ہو خواہ وہ اشیاء سخت رہیں یا

یاہین مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہوں یا تہوں جیسے گچ اور چونا اور نمک اور سرسہ اور جواہر مانند
یاؤت اور فیروزہ اور زمرود وغیرہ کے اور جاہلیت کے دینوں میں پانچواں حصہ دینا فرض ہے سب چیزوں
میں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے خواہ وہ نصاب ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی میں پانچواں
حصہ فرض ہے نصاب کے موافق ہو تو اور معدن اور دینوں میں برس گزرا شرط نہیں معادینا فرض ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الزروع والثمار

شہد میں دسواں حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اسکا ایک سو ساٹھ رطل عراقی ہے
اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہد میں دسواں حصہ دیوے تھوڑا نکلے یا زائد اور اسکا کچھ نصاب نہیں مگر
خراجی زمین میں نکلے تو کچھ واجب نہیں کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے شہد میں زکوٰۃ نہیں اور زراعت میں دسواں حصہ دیوے اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات
یا جاری پانی سے۔ اگر مشقت سے ہو جیسا ڈول وغیرہ سے تو بیسواں حصہ دیوے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور اناج میں جو زکوٰۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے تو وہ اناج ہے جسکو قوت کر کے
کھاتے ہیں اور بھلون میں انگور اور خرما اور نزدیک امام احمد کے پھلون اور زمین سے نکلنے والی چیزیں
جو پانی اور تولی جاتی ہیں اور ذخیرہ کی جاتی ہیں تو انہیں زکوٰۃ فرض ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے لکڑی
اور بانس اور گھانس کی قسم کے سوائے زمین سے نکلنے والی چیزوں میں اور میوہوں میں سوائے خراجی
زمین کے زکوٰۃ فرض ہے اور نصاب ان سب چیزوں کا پانچ وسق ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور وسق
ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور مدراس کے حساب سے ایک سو بیس پڑی ہوتے ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ
کے ان چیزوں میں نصاب نہیں پانچ وسق سے کم ہو تو بھی زکوٰۃ فرض ہے اور ان چیزوں میں برس گزرا شرط
نہیں معادینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب المصارف

مصارف زکوٰۃ کے ساتھ ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور آٹھ نزدیک ائمہ ثلاثہ کے تفصیل انکی یہ ہے
فقیر اور مسکین اور عامل یعنی جسکو کم زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کرتا ہے اور رقاب اور قرضدار اور مجاہدین
اور مسافین۔ اور فقیر نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اسکو کہتے ہیں کہ جس کے پاس کچھ مال ہے

مگر غنی نہیں ہے اور مسکین وہ کہ جسکے پاس کچھ بھی نہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ مال بھی نہیں ہے اور فقیر وہ جسکے پاس کچھ بھی نہیں اور رقاب سے مراد نزدیک ائمہ ثلاثہ کے مکاتب ہیں اور نزدیک امام مالک کے مکاتب کو نہ دیوے بلکہ غلام خرید کر کے آزاد کرے اور مولفۃ القلوب آٹھواں فریق ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن ایمان انکا ہنوز ضعیف ہے یا ان کو کچھ دینے سے دوسرے لوگ ایمان لاتے ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہو گیا مگر سات فریق میں سے کسی ایک فریق کی جہت سے جس میں وہ داخل ہے دیوے تو جائز ہے۔ اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے زکوٰۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے زکوٰۃ تمام مصارف کے لوگوں کو دینا واجب ہے اگر تمام فریق کے سب لوگوں کو دینا ممکن نہ ہو تو ہر فریق سے تین تین اشخاص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق کو تقسیم میں برابر دینا فرض ہے لیکن سب فریق کے مستحق اس شہر میں نہ رہیں تو دوسرے شہر میں بھیجنا واجب ہے اگر بعض نہ رہیں تو جو موجود ہیں انہیں پر تقسیم کرنا اور فطرہ میں مسکین کو دیوے تو کافی ہے اور حرام ہے زکوٰۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے غلام کو زکوٰۃ دینا اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلاموں کو دینا جائز نہیں اور بنی ہاشم کے آزاد غلاموں کو دینا جائز ہے نزدیک امام مالک کے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز نہیں نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور انکے آزاد غلاموں کو دینا اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور جائز نہیں کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہیں زوجہ کا اپنے زوج کو دینا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غنی اسکو کہتے ہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ ہو حاجت اصلی سے۔ اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کرے کہ اسکی حاجتوں کو کافی ہے تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہیں۔ اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہے کہ برس تک اسکو کافی ہے اگر برس بھر تک اسکو کافی نہ ہو تو غنی نہیں اور جائز نہیں زکوٰۃ دینا اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سے اور بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی اور نواسہ نواسی کو فروع سے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے مگر جائز ہے خمس رکاز کا دینا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے بھی

اُن لوگوں کو دینا جائز نہیں فقیر اور مسکین کی جہت سے دوسری قسم میں داخل ہوں تو دینا جائز ہے اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے دادا۔ دادی۔ اور نانا۔ نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کے دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جائز نہیں۔

باب صدقۃ الفطر

صدقۃ فطر واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گزرنا شرط نہیں واسطے صدقۃ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے صدقۃ فطر فرض ہے اُس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اپنے اور اپنے عیال کے قائل ہے اور صدقۃ فطر واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے عید الفطر کی صبح ہونے سے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتے ہی پس جو ایمان لایا پیدا ہو رات کو عید کی تو اسپر صدقہ واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کوئی شخص عید کی شب میں مر جاوے تو اسپر صدقہ واجب نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے صدقہ فطر کا حج ہوتے ہی جلد دینا نماز کو جانیکے پہلے اگر تاخیر کرے تو ساقط نہیں ہوگا اُسکے ذمے سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے آدھا صاع دیوے گیہوں سے یا اُسکے آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرے سے یا جو سے اور قیمت دینا افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سب چیزوں میں ایک صاع ہے اور قیمت دینا درست نہیں اور نزدیک امام مالک کے افضل ہے گیہوں دینا اور نزدیک امام احمد کے کھجور اور نزدیک امام شافعی کے جس قسم کا اناج اُس شہر میں کھاتے ہیں وہی دیوے اگر مختلف چیزیں کھاتے ہیں تو اعلیٰ قسم دینا افضل ہے اور مستو اور آکا درست نہیں نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مدراس کے حساب سے تین پڑے ہوتے ہیں اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی ہے۔ اور مدراس کے دو پڑے ہوتے ہیں اور فطرہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کی طرف سے دیوے بشرطیکہ وہ دونوں غنی نہ رہیں اگر غنی ہوں تو انہیں کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہیں انکی طرف سے بھی دیوے اور واجب نہیں اپنی عورت اور بڑے لڑکے کی طرف سے جو مائل ہے اور نزدیک

ائمہ ثلاثہ کے جسکا نفقہ اسپر لازم ہے اسکی طرف سے بھی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اسپر لازم نہیں تو اسکا فطرہ دینا واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے کا نفقہ دیا ہو اور واجب نہیں فطرہ مکاتب پر اور تہ اس کے مونسے پر نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور واجب ہے مونسے پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب ہے نزدیک امام احمد کے اگر غلام آدھا حر رہے اور آدھا غلام تو فطرہ نہیں او سپر اور نہ مالک پر اس کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور آدھا مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچھ نہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آدھا مالک پر ہے اور آدھا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے ملک میں رہے تو کسی پر صدقہ واجب نہیں نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ہر شخص اپنے حصے کے موافق دیوے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے۔

کتاب الصیام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ مَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ يَعْنِي مَهِينًا رَمَضَانَ كَاجْمِينَ نَازِلٌ هُوَ الْقُرْآنُ دَاسِطٌ هَدَايَةٌ لِّوَكُوفِ الْوَجْهِ لِي نَشَانِيَانِ رَاهِ كِي قِيصَلَه پھر جو کوئی پاوے تم میں سے یہ مہینا تو وہ روزہ رکھے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر میں اور افطار کرے تو اسپر ہے قضا اسکے شمار کے موافق روزے رکھنا دوسرے دنوں میں۔ اللہ چاہتا ہے تمھاری آسانی اور نہیں چاہتا ہے تم پر مشکل یعنی تمکو بیماری اور سفر میں روزہ نہ رکھنا جو مباح کیا اسر تمھاری آسانی کے لیے ہے اور یہی شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں عبد المدین عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ مہینے کی ابتدا علیہ علی آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ جنت آراستہ کنجاتی ہے رمضان کے لیے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بھی فرمایا پھر جب پہلا دن ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو چلتی ہے ایک ہر اعترش کے نیچے جنت کے پتون سے جو عین پر پھر کہتی ہیں وہ جو میں اسے رب ہمارے کر ہمارے لیے اپنے بندو کو جوڑا کہ تمھاری ہوں اُنسے ہماری آنکھیں اور تمھاری ہوں انکی آنکھیں ہم سے۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہیں

۱۔ کتب شافعیہ میں مذکور ہے کہ جسکا نفقہ اسپر واجب ہو اسکا فطرہ دینا بھی واجب ہے جیسے عورت اور بچے اور غلام اور باندے اور غریب والے جسکا نفقہ اسپر واجب ہے لیکن قرابت والا کافر ہو تو اسکا نفقہ دینا واجب ہے فطرہ واجب نہیں میند روان کا نفقہ واجب ہے قرابت والے مسلمان کو نفقہ دینا ہے تو اسکا فطرہ بھی دینا لازم ہے ۱۲ منہ لے افطار کرنے سے مراد روزہ نہ رکھنا ہے۔

سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اٹھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جنت میں آٹھ دروازے ہیں انہیں سے ایک دروازہ ہے کہ اُسکو باب الریان کہتے ہیں داخل ہوگا اُس میں کوئی سوائے روزہ داروں کے اور ابن خزیمہ اور ابن جہان نے اپنی صحیح میں ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجھکو پہاڑ پر لینگے سو وہاں یکایک سخت آوازیں آرہی تھیں کہا میں نے یہ کیا آوازیں ہیں تو کہا اُن دونوں نے یہ آوازیں دو زخیون کی ہیں پھر لے چلے مجھکو سو دیکھا میں نے یکایک ایک قوم کو جو ٹھکانی گئی ہے پاؤں پر چیرے گئے ہیں کنارے منہ کے اور اُس سے لہو جاری ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پوچھا میں نے یہ لوگ کون ہیں تو کہا اُن دونوں نے یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کرتے ہیں آگے اپنے روزہ سے حلال ہونے کے یعنی وقت افطار کے آگے جو کھاتے ہیں اور روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر اور منکر اُسکی فرضیت کا کافرو نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قائل ہو کر روزہ رکھے بغیر نذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکھنے پر اگر روزہ رکھا تو بہتر نہیں تو قتل کرے صد آنزدیک امام مالک کے اور قید میں رکھے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور اُس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کیا ہے سو بندہ عاصی کی نظر میں نہیں آیا اور اڑکے کو سات برس کی عمر میں روزے کا حکم کرے اور دس برس کی عمر میں روزہ نہ رکھے تو مارے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت روزے کی فرض ہو دل سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کرنا رمضان کے ادا روزوں کی اور نفل اور نذر معین کی رات سے شرعی آدھے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارہ کے روزے اور قضا روزے فرض کے ہوں یا نفل کے تو رات سے صبح طلوع ہونے کے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزوں کی نیت صبح صادق طلوع ہونے کے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سوائے سب روزوں کی نیت صبح صادق طلوع ہونے کے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت جائز ہے نزدیک امام شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جائز ہے اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور کافی ہے نزدیک امام مالک کے رمضان کے تمام ہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کے اور مستحب ہے تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نہ کرے کہ گمان

۱۲۔ ایک روایت سے مالکیہ کی لڑکے پر روزہ نہ فرض ہے نہ مستحب بالغ ہونے تک۔ ۱۲ منہ

طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہے اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہے اور تفصیل اسکی مفسدات صوم میں آوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

باب رویتہ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہے تیس دن گزرنے سے شعبان کے یاد رکھنے سے ہلال کے اوتیسویں کو اور ثابت ہوتا ہے ہلال رمضان کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے گواہی سے ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نہ رہے تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہے گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہے یا نہ رہے مگر مرد آزاد ضرور ہے نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہے نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہے مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور واسطے ہلال شوال اور ذی الحجہ وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بشرطیکہ مطلع صاف نہ رہے اگر صاف رہے تو جماعت کثیر ضرور ہے اگر ایک شخص کی گواہی سے ہلال رمضان کا ثابت ہووے اور بعد تیس روز کے چاند نظر نہ آوے مطلع صاف رہے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے گواہی ایک مرد کی باطل ہوگی چاہے پھر ایک روزہ رکھے اگر مطلع صاف نہ رہے تو روزہ نہ رکھے اگر دو آدمیوں کی گواہی سے ثابت ہووے تو روزہ نہ رکھے خواہ مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور نزدیک امام شافعی کے روزہ نہ رکھے تیس دن کے بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہے یا نہ رہے اور نزدیک امام احمد کے دو شخصوں کی گواہی سے ثابت ہووے تو روزہ نہ رکھے اور اگر ایک شخص کی گواہی سے یا ابر کے سبب احتیاطاً روزہ رکھے ہیں تو پھر ایک روزہ رکھے اور نزدیک امام مالک کے مطلع صاف رہے چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مردوں کی اور زیادہ اس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہووے کہ جھوٹ بولنا انکا ممکن نہیں ہے تو گواہی باطل نہ ہوگی اگر مطلع صاف نہیں ہے تو دو مردوں کی گواہی بھی باطل نہ ہوگی۔ اگر ایک شخص نے چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اسکی مقبول نہ ہوئی تو اس شخص کو روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔ اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے اور اگر شہادت ایک شخص کی مقبول نہیں ہے اگر بغیر شہادت کے افطار کیا تو مستحب ہے اور اگر شہادت کا ہوتا ہے اور مستحب ہے اس شخص کو افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے وہ شخص روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر میں چاند دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور

باب مسلمات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنے سے عدا اور کفارہ بھی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سوا
 اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عدا کھانے پینے سے غذا
 کے بھی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر تپھر وغیرہ کھاوے جو دو اور غذا نہیں ہے تو کفارہ نہیں ہے
 امام مالک کے لسی چیزین کھانے سے بھی کفارہ لازم آتا ہے اگر میت یا جانور ون سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے
 نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور کفارہ بھی واجب ہے انزال ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے
 باطل نہیں اگر کوئی کھاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہ ہونیکے اور پھر
 معلوم ہو کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روزہ باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ
 بھی واجب ہے نزدیک امام احمد کے جماع میں فقط اور کفارہ نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سے جماع
 کرے یا ہوشیار رہے اور جبر سے جماع کرے تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے عورت کا روزہ بھی باطل ہے اور نزدیک امام شافعی کے
 باطل نہیں اگر عورت اور مرد دونوں کی رضامندی سے وطی ہووے اور روزہ دونوں کو یاد رہے تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے
 دونوں پر قضا اور کفارہ واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہے اور عورت پر قضا ہے کفارہ نہیں اگر روزہ
 بھول کر وطی کرے تو روزہ صحیح ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر
 نزدیک امام مالک کے کفارہ نہیں اور نزدیک امام احمد کے مرد بھول گیا ہو تو کفارہ دیوے عورت بھول گئی ہو تو کفارہ نہیں
 اگر کسی شخص نے کسی کو جبراً کچھ کھلایا یا پلایا یا وطی کر والی تو روزہ باطل ہوتا ہے مجبور کا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے
 مگر کفارہ نہیں اور نزدیک امام شافعی کے روزہ صحیح ہے اور نزدیک امام احمد کے فقط جماع سے باطل ہوتا ہے اور کفارہ بھی واجب ہے
 اگر کوئی بھول کر کھاوے یا پیوے تو روزہ صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام مالک کے لیکن کفارہ نہیں
 اگر انزال ہووے مباشرت کرنے سے بغیر وطی کے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہے
 نزدیک امام مالک کے اور واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر عورت کو چھووے یا بوسہ لیوے اور منی یا ہڈی نکلے
 تو نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ بھی ہے نزدیک امام مالک کے منی نکلنے کی صورت میں
 اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہیں اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سے اور چھونے سے بغیر حاصل کے منی نکلے
 تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے بھی روزہ باطل ہے منی نکلنے سے بوسہ لینے اور چھونے
 سے اگرچہ حاصل رہے بشرطیکہ وہ حامل شہوت متحرک ہونے کو منع نہ کرے اور کفارہ واجب نہیں اگر فکر یا نظر سے منی نکلے

نخلے تو نزدیک امام مالک کے روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں مردوام فکر اور نظر سے منی نخلے تو کفارہ بھی ہے اور نزدیک
ائمہ ثلاثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نخلے تو روزہ باطل نہیں مگر نزدیک امام احمد کے فکر نظر کرنے سے منی نخلے تو روزہ
باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں۔ اگر کسی شخص کو کھاتے یا پیتے وقت صبح صادق طلوع ہووے تو معاً تھوکنے سے روزہ
باطل نہیں اگر معاً تھوکنے تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کسی کو وحی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہو جاوے تو
نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بھی واجب ہے عورت کے معاً جدا ہونا اور نزدیک امام مالک کے اگر معاً جدا
ہووے تو روزہ باطل ہے اگر معاً جدا ہو تو روزہ صحیح ہے اگر چہ جدا ہونے کے بعد منی یا مذی نخلے اگر جدا ہونیکے بعد
بھی اسی کا خیال ہے اور مذی نخلے تو قضا کرے اگر منی نخلے تو کفارہ بھی دیوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے معاً جدا ہووے
تو روزہ صحیح ہے اگر چہ منی نخلے بعد جدا ہونے کے اگر توقف کرے تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہیں اگر چہ منی نخلے مگر نفس کو
حرکت دی ہے تو کفارہ بھی دیوے اور نزدیک امام شافعی کے معاً جدا ہووے تو روزہ صحیح ہے اگر چہ منی نخلے بعد جدا
ہونیکے اگر معاً جدا ہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ فقط رمضان کے اوائل میں ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور کفارہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو واجب ہوتا ہے اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں
تھا اور دن کو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہیں اور کفارہ یہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو تہینے کے روزے پر
درپے رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے نزدیک امام مالک ان تینوں میں سے
کوئی ایک ادا کرے مگر کھانا دنیا اولیٰ ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے تینوں چیزوں میں ترتیب فرض ہے یعنی طاقت
غلام آزاد کرنے کی ہو تو غلام ہی آزاد کرے تہین تو روزے رکھے طاقت ہو تو تہین تو کھانا کھلاوے اور کھانا
نزدیک امام ابوحنیفہ کے صدقہ فطر کی مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ایک مد دیوے جو مدراس
کی ادھی پڑی ہے اور نزدیک امام احمد کے گہون دیوے تو ادھاصاع اور دوسری چیز تہین ایک مد دیوے اگر
رمضان میں دو دن روزہ توڑے جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دو کفارے واجب ہوتے ہیں
اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلا کفارہ نہیں دیا ہے تو دوسرا ضرور نہیں اگر پہلا دے چکا ہے تو دوسرا بھی واجب ہے اگر ایک
دن میں دو بار جماع کرے تو دوسرا کفارہ واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ
بھی پہلا کفارہ دے چکا ہو تو نہیں تو واجب نہیں اور روزہ باطل ہوتا ہے قے کرنے سے منہ بھر کے اپنی خواہش
سے روزہ یاد رکھ کر نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے عمدہ اٹھوڑی قے کرے تو بھی باطل ہے اور پچنے
مارنے سے روزہ باطل نہیں ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام احمد کے پچنے مارنے والے اور پچنے

ماریگے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمداً ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سر سے لگانے سے بشرطیکہ مزہ اُسکا حلق میں نہ پڑے اور امام ابو حنیفہ و امام شافعی کے باطل نہیں اگر کسی نے حلق میں پانی جاوے کھلی کرنے سے یا ناک میں پانی لینے سے اور روزہ یاد ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے روزہ باطل ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے مشروع وضو میں پانی جاوے بغیر مبالغہ کے تو باطل نہیں اگر مبالغہ کیا کھلی یا ناک میں پانی لینے میں مشروع وضو میں چوتھی بار پانی لیا یا وضو واسطے تبرید کے کیا یا بغرض منہ اور ناک میں پانی لیا اور باطن میں گیا تو روزہ باطل ہوتا ہے اور نزدیک امام احمد کے باطل نہیں اگرچہ مبالغہ سے پانی جاوے مگر اُسکے اختیار سے جاوے تو باطل ہے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام شافعی کے ذکر کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالنے سے اور باطل نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر قبل میں عورت کے پانی یا تیل ڈالے تو روزہ باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ناک اور کان میں دوا ڈالنے اور حقنہ کرنے سے روزہ باطل ہے اور نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہو اور بعد دوسرے رمضان تک قضا نہیں کی تو واجب ہے ساتھ قضا کے ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکن کو فدیہ دیوے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور فدیہ واجب نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اُس بڑھے پر جو طاقت روزہ کی نہیں رکھتا ہے اور اُس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہیں ہے اور نزدیک امام مالک کے ان دونوں پر فدیہ واجب ہے اور فدیہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کھانا دیوے جیسا کہ کفارہ میں دیتے ہیں اور مباح ہے افطار کرنا حاملہ اور مرضی یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف کریں وہ دونوں اپنے نفسوں پر اپنے بچوں پر لازم ہے اگر کو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فدیہ بھی دیوے ہر روزہ کا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جسوقت کہ خوف کریں اپنے بچوں پر اگر اپنے نفسوں پر خوف کریں تو فدیہ نہیں اور نزدیک امام مالک کے مرضیہ پر فدیہ پر حاملہ پر نہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے کسی پر فدیہ نہیں اگر دن کو مسافر مقیم ہووے یا بیمار صحیح ہووے یا اور کا بلغ ہووے جس حال میں کہ ان سببوں نے روزہ نہیں رکھ کر افطار کیا تھا یا حاضر اور نفس پاک ہوئے یا کافر اسلام لایا تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ان تمام کو امساک کرنا یعنی مفسدات صوم سے باز رہنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہے اور نزدیک امام مالک کے تو مسلم کو مستحب ہے دوسرے کو مستحب نہیں اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووے تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے امساک کرنا اور پھر قضا کرنا واجب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کا وقت ہے اور مفسدات صوم سے باز رہا ہے تو روزہ رکھے ورنہ امساک روزہ ناجائز ہے

باب الاعتکاف

اعتکاف یعنی مسجد میں بیٹھنا ہر وقت اور عشرہ اخیر میں رمضان کے سنت ہے اگر نذر کرے تو واجب ہے اور اعتکاف صحیح نہیں ہے بغیر نیت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور روزہ شرط ہے واسطے اعتکاف کے نزدیک امام مالک کے اور شرط نہیں ہے امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے واسطے اعتکاف نذر اور مستون کے اور جماع سے اعتکاف

باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو کفارہ بھی ہے نزدیک امام احمد کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کرے شہوت سے بغیر وطی کے مانند بوسہ وغیرہ کے تو باطل ہے انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور انزال نہ ہو تو بھی باطل ہے نزدیک امام مالک کے اگر بھول کر وطی کرے تو اعتکاف باطل ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور باطن نہیں نزدیک امام شافعی کے اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے کھانا پینا مسجد میں اور واسطے حواج انسانی کے مسجد کے باہر جانا۔

کتاب الحج

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَدَبَّ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اُس تک راہ کی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اجیاد العلوم میں مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس گھر سے کہ حج کریں اسکا ہر سال چھ لاکھ آدمی پھر اگر کم ہو تو کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس عدد کو ملا کہ سے اور تحقیق کہ کعبہ شکر کیا جا دیکھا ماننا اس عروس کے جسکا زفاف ہوتا ہے اور جس نے اسکا حج کیا ہے اُسکے پر دون سے متعلق رہتا ہے اسکے اطراف پھرتا ہے یہاں تک کہ کعبہ جنتین جائے پھر اُسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت میں جاویں گے۔ اور شفا میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی مذکور ہے کہ ایک قوم والے آئے نزدیک سعدون خولانی کے منسیر میں جو کھیرا ہے قیردان میں پھر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتا ہے جو قبیلہ کے بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اُس میں آگ لگا دی تمام رات پس کچھ اثر نہ کیا آگ نے اُس میں باقی رہا وہ شخص سفید رنگت ہو کر پس کہا سعدون نے شاید کہ اُسے تین حج کیے ہونگے کہا ان لوگوں نے ہاں سعدون نے کہا حدیث سنی میں ہے حج جس نے ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسے دوسرا حج کیا تو فرض دیار کو اپنے اور جسے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ بال کو اُسکے اور بس کو اُسکے آگ پر دنیا اور آخرت میں اور ترمذی روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو گا تو شہ اور سواری کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچائے پھر اُسے حج نہیں کیا یہودی ہو کے یا نصرانی ہو کے مرناسکو برابر ہے اور یہی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک بندہ کے جسم کو میں نے صحت دی اور اُسکی معاش میں کشائش کی اُسپر پانچ سال گذرے وہ میری طرف وفد ہو کے نہیں آیا یعنی بیت اللہ کی زیارت کے لیے نہیں آیا تو وہ بندہ البتہ محرم ہے اور حج ایک کن ہے ارکان اسلام ہے اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو آزاد و عاقل بالغ اور صحیح ہے اور استطاعت رکھتا ہو وہ اور منکر اسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے حج فی الفور کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنے کی اسی سال کرنا اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہو گا اور نزدیک امام شافعی کے فی الفور فرض نہیں مگر موت کا

یا مال تلف ہو نیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر ہونے کے سبب آئندہ جانے میں مشقت زائد ہو نیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہو اگر تاخیر کر گیا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندھنا اور کھڑا رہنا عرفات میں اور طواف زیارت حج کے فرائض سے بین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنی بال مؤنث یا اکثرنا اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور طواف وداع واجب ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کے اور مرد لقمہ میں توقف کرنا واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی و قربانے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے طواف قدوم اور پوسہ دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندھنا ڈاکا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ والو کا ذوالحلیفہ ہے اور عراق اور خراسان والو کا ذوات عرق اور شام اور مغرب اور عصر والو کا حنظل اور نجد والو کا قرن اور سین اور ہند والون کا یلمم اور احرام کے واسطے غسل کرنا اور ایک دو گانہ نفل چھنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تلبیہ کہنا واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور تلبیہ یہ کہے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَحْرَامُ حُرْمٍ كَوْخِشْبُولِ لَگَانَا اور شکار کرنا اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت کو سنہ ڈھانپنا اور مرد کو سر ڈھانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کے یا کسی عضو کے انداز کے برابر بناتے ہیں جیسے جبہ اور پاجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مرد کو منہ ڈھانپنا حرام ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عورت کو دستار نہین پہننا مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پہننا حرام ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اس سے حج فاسد ہوتا ہے مگر فاسد ہونے کے بعد بھی اسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہے اور عمرہ سنت ہو کہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ میں احرام اور طواف فرض میں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے واجب ہے۔

باب الاضحية

قربانی واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اس مقیم پر جس پر فطرہ واجب ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سنت ہے اس شخص پر جو قادر ہے قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے بعد نماز پڑھنے امام کے ہواں شہرن میں جہان عید کی نماز ہوتی ہے اور جہان عید کی نماز نہیں ہوتی ہواں طلوع فجر سے عید کے جائز ہے اور نزدیک امام مالک کے بعد نماز اور خطبہ اور فوج کرنے امام کے اور جہان نماز نہیں ہوتی ہے اور امام فوج نہیں کرتا ہواں بعد اتنے وقت کے کہ حسین امام نماز

پڑھ کر ذبح کر سکتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے بعد اتنے وقت کے جس میں عید کی نماز اور دو خطبے پڑھ سکتے ہیں خواہ اس شہر میں عید کی نماز ہو یا نہ ہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جو بان عید کی نماز پڑھتے ہیں اور عید کی نماز نہیں پڑھتے اس جگہ میں بعد اتنے وقت کے جس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور اتہامی وقت نزدیک امام شافعی کے تیرھویں کی مغرب تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بارہویں کی مغرب تک اور اونٹ اور گائے سے سات آدمی کی قربان ہوتی ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور ایک ہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے اور بکرے سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کے ایک بکرہ اسپاہل و عیال کی طرف سے کافی ہے اور جائز نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اونٹ پانچ سال سے کم اور گائے دو سال سے کم اور نزدیک امام مالک کے ضروری اونٹ پچھٹا سال شروع ہونا اور گائے پچھٹا سال اور بکرہ اینڈھے کی قسم سے ہونا چھ مہینوں کا اگر چھبیلی کی قسم سے ہو تو ایک سال کا رہنا ضروری ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور دونوں قسم میں نزدیک امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضروری ہے اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال چھبیلی ہو تو دو سال کامل ہونا ضروری ہے اور ذبح کے وقت بسم اللہ بولکر چار گین کاٹین یعنی حلقوم اور مری اور دو جین الرقین کٹین تو بھی کافی ہے لیکن حلقوم اور مری ضرور کئے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور چاروں کا کٹنا ضروری ہے نزدیک امام مالک کے اور کافی ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری کٹین تو اور حلقوم اسکو کہتے ہیں جو راستہ میں آنے جائیکہ اور مری حلقوم کے نیچے ہے کھانا پانی جانیکا راستہ اور دو جین وہ گین میں گردن کے دونوں جانب میں جگہ شاہ رگ کہتے ہیں الرقیم اللہ محمد بن بولکر ذبح کرے تو ذبیحہ حلال نہیں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور حلال ہے نزدیک امام شافعی کے اگر سہواً ترک کرے تو حلال ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانی کا چار نر ہے اور عیوب سے سالم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کرے اور ذبح کے سبب سے پیٹ کے اندر بچہ مر جاوے تو بچہ بھی حلال ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور حرام ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے۔

الخاتمة فی زیارة النبی صلی اللہ علیہ علی آلہ واصحابہ وسلم

یزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اپنے استاد سے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے تو واجب ہونی واسطے اسکے شفاعت میری اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کر کے میری قبر کی زیارت کرے بعد وفات میرے تو گویا اس نے زندگی میں میری زیارت کی اور ابن النجار نے روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری امت سے مالدار ہو اور میری زیارت نہ کرے تو اس تقصیر کا عذر ہرگز نہیں سنا جاوے گا اور دارقطنی اور ابن عدی روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی

عاشق علیہ السلام کے جس کے مینڈھوں میں ماواہ اور توست اور حسد پیر نہ ہونے کے الرقیقہ حشرہ ہو تو ایک سال کا رہنا ضروری ہے ائمہ

سے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی تو تحقیق اُسے مجھ پر ظلم کیا اور مستحسن ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کے وقت ہاتھ باندھنا جیسا کہ نماز میں باندھتے ہیں اور اُس وقت آنکھیں میچھے کر کے ہیبت و اجلال کے مقام میں دنیا کے علائق سے دل کو فارغ کرے اور جبکہ حضور میں کھڑا ہو اُنکی جلالت اور منزلت کو اپنے دل میں مستحضر رکھے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی قبر مکرم میں زندہ ہیں اور زائرین کو دیکھتے ہیں اور اُنکے کلام کو سنتے ہیں اور جانتے ہیں اختلاف اُنکے دلوں کا اور درجہ کا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کی اُسکے حال کے موافق مدد کرتے ہیں اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ساتھ کمال ادب کے متوسط آواز سے کہے اور نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں مگر جبکہ حوصلہ سننے کا نہیں ہے اُسکی سماعت میں نہیں آتا اور حضرت پر سلام کرنے کے بعد سیدھی جانب ایک ہاتھ کے مقدار ہٹ کر سلام کہے اور پر خلیفہ رسول اللہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کاندھے کے پاس ہے پشت کی طرف پھر ایک ہاتھ کی مقدار سیدھی طرف ہٹ کر سلام کہے اور پر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پشت کی طرف کاندھے کے پاس ہے اور روضہ مبارک میں حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پھر ایک مزار کی جگہ باقی ہے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ہے اور شیخین کے سلام سے فارغ ہونے کے بعد پھر پہلے موقف کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مواجہہ میں آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل کرے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے لیے شفاعت کی طلب کرے اور منقول ہے عتبے سے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یا رسول اللہ سمعت اللہ یقول ولو انهم اذ ظلموا انفسهم عماء وکف فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجہ واللہ تواباً رحیماء وقد جئتک مستغیراً من ذنوبی مستشفعاً بک الی ربی یعنی السلام علیک یا رسول اللہ میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اگر وہ لوگ جس وقت کہ ظلم کیا تھا انھوں نے جانوں پر اپنی آتے تمہارے پاس پھر بخشش مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور بخشش مانگتے واسطے اُنکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ بہت قبول کرنے والا ہر پان اور تحقیق کہ میں آیا ہوں نزدیک آپ کے اپنے گناہوں کو بخشوانے اور نماز چاہتا ہوں میں آپ کی نزدیک میرے رب کے اُسکے بعد یہ کہنے لگے یا خیر من دُفنت بالقاع اعظم

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِمُ الْقَاعُ وَالْأَكْمَامُ بہتران میں کے جو دفن کیے گئے ہیں زمین میں ان کے
استوان جنگی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلے پاکیزہ ہوئے ہیں نَفْسِ الْفِدَاءِ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنَةٌ فِيهِ
الْعَقَابُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ یعنی میری جان فدا ہے قبر پر سے حسین کہ آپ رہتے ہیں اس میں ہے
پارسائی اور اُس میں ہے بخشش اور کرم اور عقی کہتے ہیں کہ اعرابی یہہ کہہ کر چلا گیا اور میں وہاں سو گیا سو خواہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہیں کہ اُس شخص سے ملکر خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری
مغفرت کی۔ اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علمائے مذاہب اربعہ اپنی مناسک کی کتابوں میں اسکو
ذکر کرتے ہیں اور یہ کہنے کو مستحسن جانتے ہیں اور سلف سے منقول ہے جو شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی
قبر شریف کے نزدیک یہ آیت پڑھے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا بعد اسکے ستر بار یہ کہے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ تو فرشتہ آسمان سے ندا
کرتا ہے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ اے فلان آجکے دن تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوگی یعنی تیری سب
مرادیں برآئیں گی اور علما کہتے ہیں یا محمد کہنے سے یا رسول اللہ کہنا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جملہ خصائصوں سے یہ بھی ہے کہ آپ کا نام لیکر نہ اندانہ کرنا۔ اور بقیع کی قبروں
کی زیارت مستحب ہے اور وہاں چند قبے ہیں قبۃ اہلبیت کا اُس میں حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور
حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے فرار ہیں اور حضرت
فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا فرار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بازو میں ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ کا مدفن
آپ ہی کے مکان میں ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے روضہ مبارک کے بازو میں ہے اور زبیر بن بکر سے
روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے جبہ شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع میں
لا کر دفن کیا اور محمد بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ زید شقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے
مدینے کے عامل عمرو بن سعید بن العاص کے نزدیک روانہ کیا تو انہوں نے کفن میں لپیٹ کر بقیع میں
آپ کی والدہ کی قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا اور قبہ اہبات المومنین کا اور قبہ حضرت عقیل بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ حضرت
امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کا جو والدہ حضرت

علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بہن اور قبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
 کی پھوپھی بہن اور قبہ حضرت اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا اور قبہ حضرت مالک بن
 سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جو والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ
 آلہ وسلم کے بہن اور قبہ نفس ذکیہ یعنی حضرت سید المہدی محمد بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ بن الحسن بن علی
 بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کا اور شہداء احد کی زیارت مستحب ہے ابتداً حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت
 سے کرے اور حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپ کے سجادہ حضرت سلطان سید محمد فدس ستر
 کے مزار بھی بقیع میں ہیں اور کعب الاجار سے روایت ہے کہ تورات میں آیا ہے کہ مقبرے پر بقیع کے ملائک
 موکل ہیں جس وقت مقبرہ بھرا جاتا ہے تو اطراف کو اُسکے پکڑتے ہیں اور بہشت میں جھٹک دیتے ہیں اور حد
 شریف میں ہے کہ روشنی بقیع کے مقبرہ کی آسمان میں ایسی ہے کہ جیسی آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہے زمین
 میں اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن جبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے میں مرنے کی سکت رکھتا ہے
 تو وہاں مرے کس واسطے کہ وہاں جو مرے گا اُسکے لیے میں شفاعت کروں گا اور زمین کی روایت میں آیا ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شوق ہو کے اول میں اٹھوگا اُسکے بعد ابوبکر اُسکے بعد عمر
 میں اور ابوبکر اور عمر ملکر بقیع کو آویں گے وہاں کے لوگ جی اٹھیں گے اُسکے بعد مکے والوں کا میں انتظار کروں گا سو حرمین کے
 لوگوں کے درمیان میرا حشر ہوگا۔ بندہ عاصی کہتا ہے ہمارے مسلمان بھائیوں میں جبکہ یہ سعادت عظمیٰ حاصل
 کرنے کی آرزو ہے چاہیے کہ بقیع میں دفن ہونے کی دعا ہمیشہ کرتے رہیں اور بقیع میں دفن ہونے کی ایک
 عمدہ دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اسکا وظیفہ رکھیں تاکہ منزل مقصود کو پہنچیں اور وہ دعا یہ ہے
 اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مِنْ كَلِّ ضَيْقٍ + بِجَاهِ الْمُصْطَفَىٰ مُحَمَّدٍ اَبِيْ جَمِيْعٍ + وَهَبْ لِيْ فِيْ مَدِيْنَتِكَ قَرَارًا + يَا اِيْمَانَ
 وَدَفْنِيْ فِي الْبَقِيْعِ + یعنی نجات دے مجھ کو ہر تنگی سے طفیل سے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مرتبہ
 کے جو صاحب ہیں تمام کے اور اُسے مجھ کو مدینے میں آپ کے قرار ساتھ ایمان کے اور دفن کے بقیع میں اور دعا
 کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھیں کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہیں ہوتی ہر وہ دعا جسکے
 ساتھ درود شریف نہیں ہے اور درود کے افضل صیغوں سے یہ بھی ایک صیغہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلْ مَا صَلَّيْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ صَلَوَةً دَائِمَةً يَدُ وَاِمَاكَ يَا قَبِيْةَ بِبِقَابِكَ

صَلَوَاتُكَ تَكُونُ لَكَ رِضًا وَحَقِيقَةً أَدَاءُ صَلَوَاتِكَ مَقْبُولَةٌ لَدَيْكَ مَعْرُوضَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ أَوْ فَائِدے اور نتیجے درود شریف کے حد حصر اور بیان سے زیادہ ہیں اور ضبط اسکا زبان قلم سے
 دشوار ہے اور کہا شیخ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ملنگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت تو شروع کر اسکا
 ساتھ درود کے اور پرنبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود کے
 اور پرنبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے کیونکہ تحقیق اللہ سبحانہ ساتھ اپنے کرم کے قبول فرماتا ہے دونوں درود
 اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑے اس چیز کو جو درمیان اُن دونوں کے ہے یعنی بظیفیل درود کے
 دعا بھی قبول ہوتی ہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ
 وَهَدَىٰ لَهَا أَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَا بَأْسًا وَلَا مُهَاتِنًا وَمِنْ أَحْسَنِ الْيُنَاكِ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَوَاتُكَ دَائِمَةً
 بِدَوَامِ مَلِكِ اللَّهِ وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
 وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِالْحَمْدِ

خاتمہ الطبع ابھی تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب مستطاب نافع ہر شیخ و شاب انہارا رابع یعنی حادی
 مسائل مناہب اربعہ موسوم بہ شرائط المذاہب مصنفہ مولانا قدرت حسین سلمہ الکریم بعد تصحیح و
 ترمیم و درستی اغلاط حسب ایمائے جناب مولوی حافظ محمد عبدالاحد صاحب باہ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری

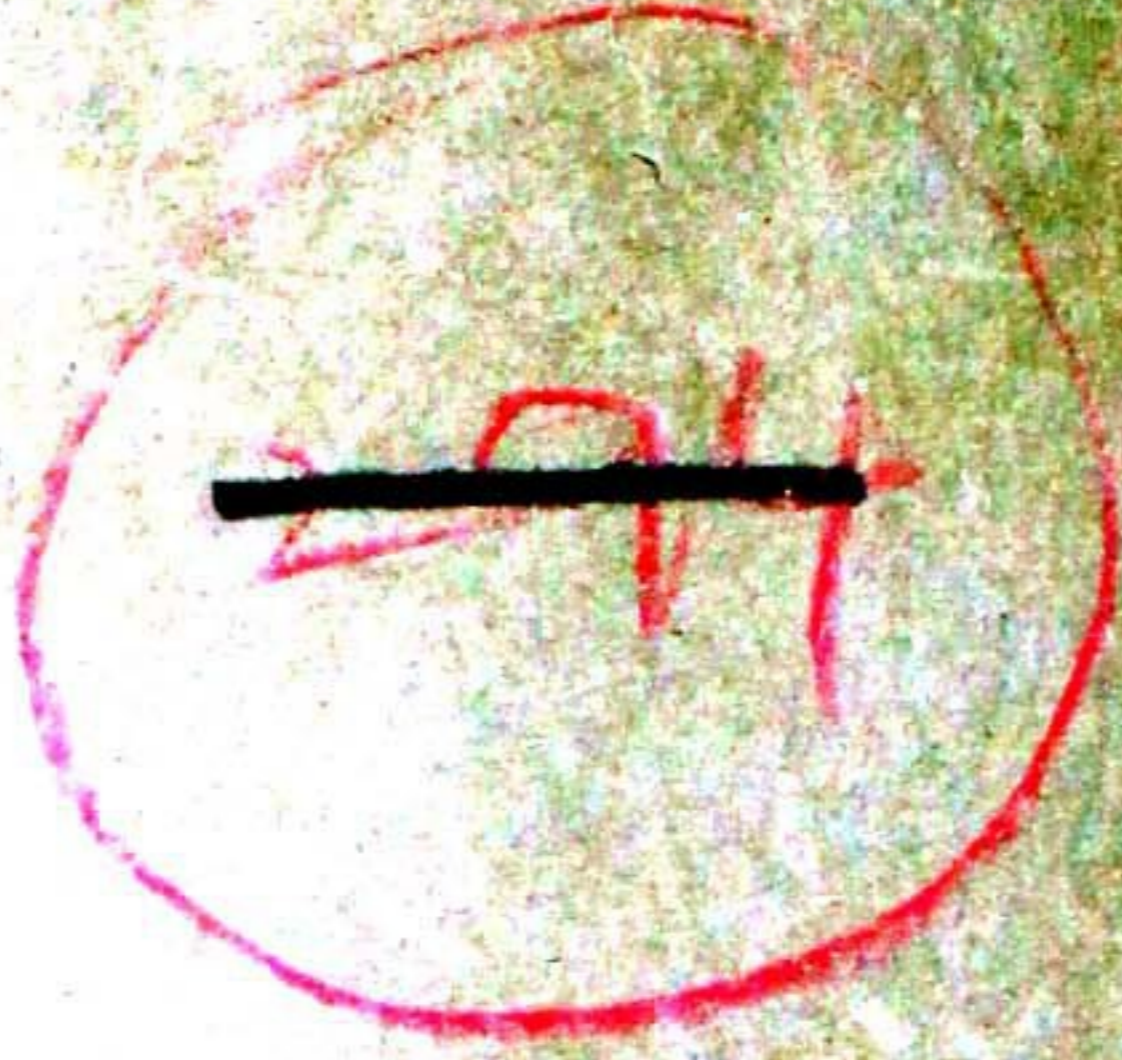
مطبع مجتہدی دہلی من طبع ہوتی





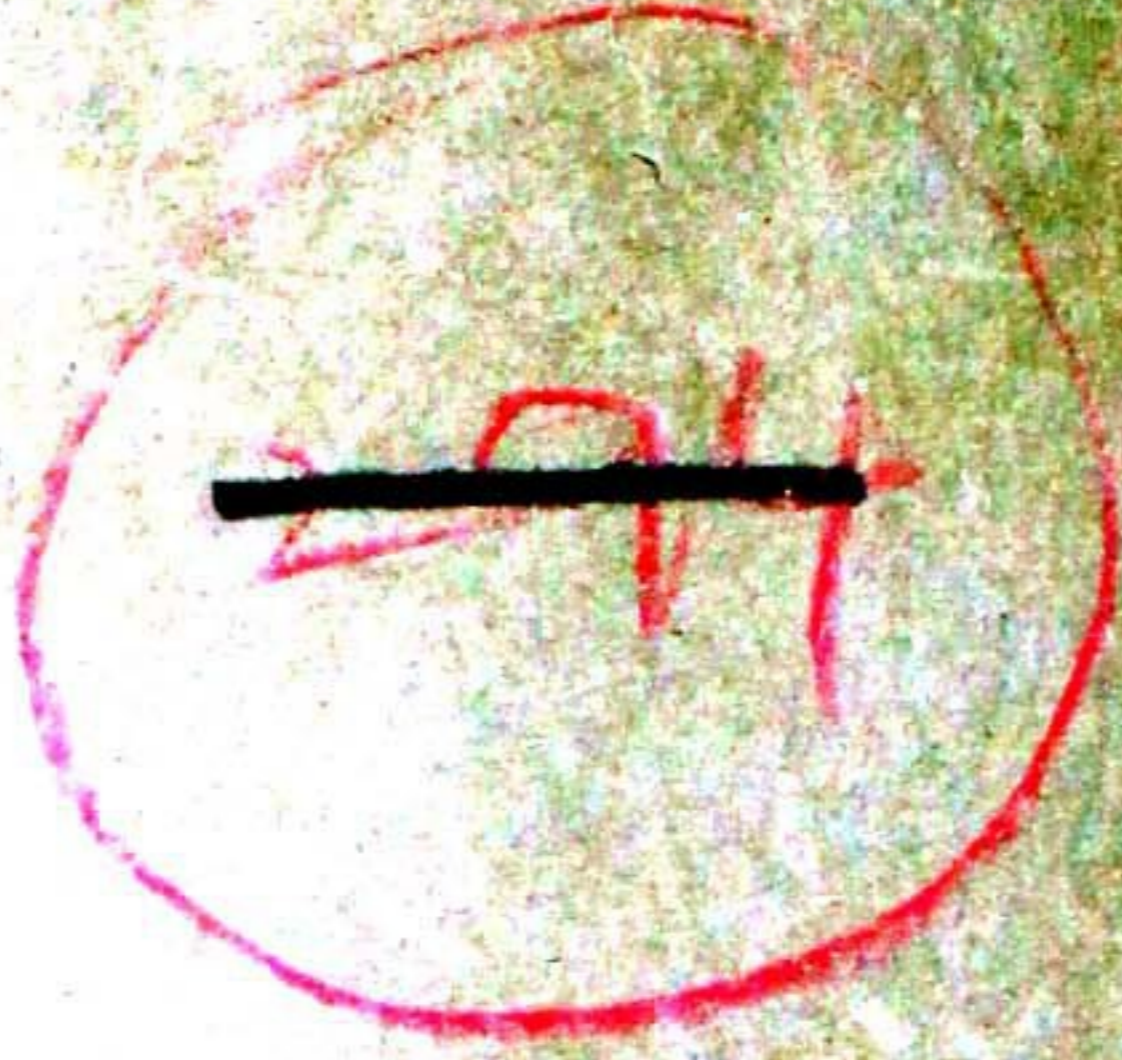


ف
٦٥



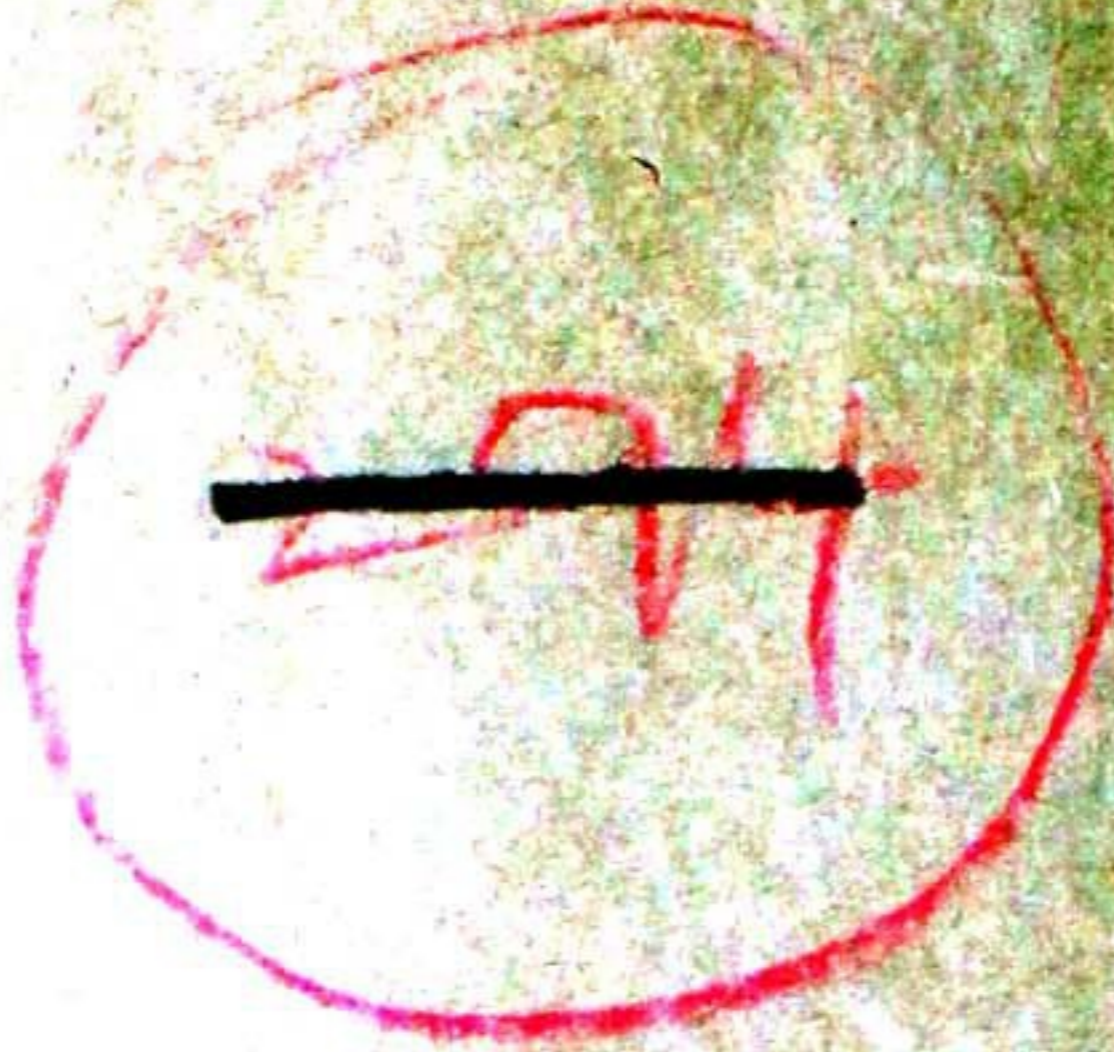
263

ف
٦٥



263

فنا
60



263